

حق سیز

# ٹوان ون

مکمل ناول

مظہر ہر جم ایم اے

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

## چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول ”ٹوان ون“ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ناول اسرائیل میں مکمل ہونے والے ایک مش پربنی ہے جس میں عمران نے ایک مشن کے اندر ہی دوسرا مشن بھی تکمیل کر لیا اور یہ ٹوان ون مشن جب تکمیل پذیر ہوا تو بلیک زیر و بھی حیرت زدہ رہ گیا۔ اسرائیل میں مکمل ہونے والے تمام مشنز قارئین کو بے حد پسند آتے ہیں اور اس مشن میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے جس تیز رفتاری سے اسرائیل میں داخل ہو کر مشن مکمل کیا وہ واقعی ان کے بے پناہ جوش و جذبہ کا منہ بولتا ثبوت بن گیا حالانکہ جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ اور دونی ایجنسیوں کے افراد عمران اور اس کے ساتھیوں کو روکنے اور ہلاک کرنے کے لئے سیسے پلاٹی دیوار بنے ہوئے تھے لیکن عمران کی ذہانت اور اس کے ساتھیوں کی مسلسل اور بے پناہ جدوجہد کے سامنے اسرائیلی ایجنسیاں ریت کا ڈھیر ثابت ہو گئیں اور عمران اور اس کے ساتھی ایجنٹوں کا قتل عام کرتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کی اس بے پناہ جدوجہد کے نتیجے میں جب اسرائیل کو شکست کا سامنا کرنا پڑا تو اسرائیل کے صدر نے کرنل ڈیوڈ کا کورٹ مارشل کر کے اسے فائرنگ اسکواڈ

شکریہ۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ نے طویل عرصہ خاموش قاری رہنے کے بعد خط لکھ دیا اور مجھے امید ہے کہ اب آپ باقاعدگی سے خط لکھتے رہے ہیں کیونکہ آپ کے خطوط حقیقتاً میری بے حد رہنمائی کرتے ہیں۔ میں جو کچھ لکھتا ہوں قارئین کے لئے لکھتا ہوں اور آپ قارئین کے خطوط سے مجھے معلوم ہوتا رہتا ہے کہ قارئین مجھ سے کیا چاہتے ہیں۔ جہاں تک آپ کی فرمائش کا تعلق ہے تو میں کوشش کروں گا کہ وقتاً فوقتاً پرانے کرداروں کو بھی کسی نہ کسی انداز میں سامنے لاتا رہوں۔ امید ہے آپ بھی اب وقتاً فوقتاً خط لکھتے رہیں گے۔

جیکب آباد سنده سے شار احمد ٹالانی بلوچ لکھتے ہیں۔ ”آپ کے ناول طویل عرصے سے پڑھ رہا ہوں لیکن آپ کے پرانے ناول موجودہ ناولوں سے زیادہ دلچسپ ہیں اس لئے کہ آپ سابقہ ناول ضخامت کی پرواہ کئے بغیر لکھتے تھے۔ آپ کے ماورائی ناول ”کالی دنیا“ میں ہندی زبان کے الفاظ کا کثرت سے استعمال کیا گیا ہے جو ذہن پر گراں گزرتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ اس کا خصوصی طور پر خیال رکھیں گے۔ موجودہ ناولوں کو مزید دلچسپ بنانے کے لئے مزاج، جسمانی فائمش اور نئے دلچسپ کردار سامنے لایں۔ مجھے امید ہے کہ آپ میری درخواست پر ضرور غور کریں گے۔

محترم شار احمد ٹالانی بلوچ صاحب۔ خط لکھنے اور طویل عرصے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کے سامنے کھڑا ہونے پر مجبور کر دیا لیکن عمران نے اسرائیل کے صدر کو فون کر کے کریل ڈیوڈ کو کورٹ مارشل سے بچانے کی کوشش کی لیکن کیا اس کوشش میں عمران کامیاب بھی ہو سکا۔ یہ سب آپ کو ناول کے مطالعے کے بعد ہی معلوم ہو سکے گا۔

مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی ہر لحاظ سے آپ کے اعلیٰ معیار پر پورا اترے گا اور آپ یقیناً ناول پڑھنے کے لئے بے چین ہو رہے ہوں گے لیکن ناول کے مطالعے سے پہلے اپنے چند خطوط، ای میلز اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

میر پور آزاد کشمیر سے محمد زاہد لکھتے ہیں۔ ”میں آپ کا خاموشی قاری تھا۔ پہلی بار خط لکھ رہا ہوں۔ گزشتہ چودہ سالوں سے آپ کے ناول پڑھ رہا ہوں اور اب بھی یہ حالت ہے کہ ایک بار ناول پڑھنا شروع کر دوں تو پھر اسے پورا پڑھے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آپ سے ایک درخواست ہے کہ آپ اپنے سابقہ ناولوں کے دلچسپ کردار جیسے خالہ جاد قاسم، ٹرین، آغا اور لیڈیز کرداروں کو وقتاً فوقتاً سامنے لایا کریں۔ ہمیں ان دلچسپ کرداروں کو بار بار پڑھنے کا بے حد شوق ہے۔ آپ کی سابقہ کتب میں سے اب بہت کم کتب مارکیٹ میں ملتی ہیں۔ برائے کرم سابقہ کتب کے نئے ایڈیشن شائع کرائیں۔ امید ہے آپ ضرور میری درخواست پر غور کریں گے۔“

محترم زاہد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد

سے ناول پڑھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے خود ہی پرانے ناولوں اور موجودہ ناولوں میں فرق کی ایک وجہ تلاش کی ہے کہ پہلے میں خنامت کی پرواہ کئے بغیر کھل کر لکھتا تھا جبکہ موجودہ ناولوں میں بقول آپ کے ایسا نہیں ہوتا۔ بنیادی طور پر آپ کی بات درست ہے لیکن ایک اور بات بھی قابل توجہ ہے کہ ہر قاری کی اپنی سوچ اور اپنا مخصوص تاثر ہوتا ہے اس لئے سابقہ ناول میں جو ناول آپ کو پسند آئے ہیں ان کا تاثر آپ کے ذہن پر موجود ہوتا ہے اور جو ناول اس تاثر پر پورا نہ اترے وہ آپ کو پسند نہیں آتا حالانکہ وہی ناول دوسرے قاری کو پہلے سے زیادہ پسند ہوتا ہے۔ اس کے باوجود میں کوشش کروں گا کہ آپ کی پسند پر ہر لحاظ سے پورا اتروں۔ جہاں تک ”کالی دنیا“ میں ہندی زبان کے الفاظ کا کثرت سے استعمال ہے تو یہ ایسے الفاظ نہیں جو ہماری سمجھ سے بالاتر ہوں لیکن کرداروں کا تاثر ان سے ابھرتا ہے اس لئے ان کی روزمرہ کی زبان کو نمایاں کرنا پڑتا ہے تاکہ کردار اپنے پورے تاثر کے ساتھ آپ کے سامنے آئیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ آئندہ بھی اپنے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ اب تک اپنے ذہن اور قلم سے عمران کو بچاتے آ رہے ہیں لیکن میرا مشورہ ہے کہ آپ کسی ناول میں عمران کو واقعی مار دیں اور پھر آئندہ ناول میں اسے دوبارہ زندہ کر دیں۔ اس طرح حیرت انگیز سپنس پیدا ہو گا ہیں اور یہ آپ کی تحریر کا جادو ہے کہ ہر شخص اپنی ذہنی سطح کے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

مطابق آپ کے ناولوں سے اپنی پسند تلاش کر لیتا ہے۔ البتہ آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنے سابقہ ناولوں میں شائع ہونے والے خطوط اور ان کے جوابات پر منی ایک کتاب شائع کریں۔ یہ کتاب بھی یقیناً ہاتھوں ہاتھ لی جائے گی اور بے حد پسند کی جائے گی۔

محترم اختر عباس صاحب۔ ای میل ارسال کرنے کا بے حد شکریہ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے کہ اس نے میری تحریر کو مقبولیت عامہ کا درجہ دیا ہے اور یہ واقعی اللہ کا ہی کرم ہے کہ قارئین کا ہر طبقہ اسے پسند کرتا ہے۔ دیے میری بھی ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ میں کسی خاص طبقے کے لئے نہیں بلکہ سب کے لئے لکھوں۔ آپ کا مشورہ پسند آیا ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ وقت نکال کر اس کتاب پر کام کروں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی ای میل ارسال کرتے رہیں گے۔

خیر پور نامیوالی ضلع بہاولپور سے راجہ زبیر احمد پنوار لکھتے ہیں۔ ”میں طویل عرصے سے آپ کے ناول پڑھ رہا ہوں۔ آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ اب تک اپنے ذہن اور قلم سے عمران کو بچاتے آ رہے ہیں لیکن میرا مشورہ ہے کہ آپ کسی ناول میں عمران کو واقعی مار دیں اور پھر آئندہ ناول میں اسے دوبارہ زندہ کر دیں۔ اس طرح حیرت انگیز سپنس پیدا ہو گا ہیں اور یہ آپ کی تحریر کا جادو ہے کہ ہر شخص اپنی ذہنی سطح کے

شائع کرتے رہتے ہیں۔ امید ہے آپ ضرور میرے مشورے پر عمل کریں گے۔

محترم راجہ زبیر احمد پنوار صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جو مشورہ دیا ہے وہ میرے لئے بھی حیرت انگیز ثابت ہوا ہے کیونکہ عمران کو مارنا اور پھر دوبارہ زندہ کرنا صرف اس کا کام ہے جو کائنات کا مالک ہے۔ آپ عمران کو مردا نا بھی چاہتے ہیں لیکن صرف آئندہ ناول تک کیونکہ عمران کے بغیر ناول آپ کو بھی پسند نہیں ہے۔ میرا تو مشورہ ہے کہ آپ عمران کی طویل زندگی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کریں تاکہ وہ پا کیشیا اور مسلم دنیا کی سلامتی کے لئے کام کرتا رہے اور مسلم دنیا کے دشمنوں کے ناپاک ارادے ناکام بناتا رہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

منظہر کلیم ایم اے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

بند دروازے پر ہلکی سی دستک کی آوازن کر فائل پر جھکے ہوئے آدمی نے سراٹھایا تو دروازے کے اوپر موجود ایک سکرین روشن تھی جس پر ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان گھرے نیلے رنگ کا سوت پہنے کھڑا تھا۔ فائل پر جھکے ہوئے ادھیز عمر نے کرسی کی پشت کے ساتھ کمر لگائی اور پھر میز کے کنارے پر موجود بٹنوں کی طویل قطار میں سے ایک بٹن پر لیں کر دیا۔ دوسرے لمبے دیوار پر موجود سکرین تاریک ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ خود بخود کھل گیا۔

یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجا�ا گیا تھا۔ مہاگنی کی بڑی سی میز کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر ادھیز عمر بیٹھا ہوا تھا جس نے براون رنگ کا سوت پہننا ہوا تھا اور آنکھوں پر نظر کا چشمہ تھا جبکہ چہرے پر ہلکی سی سختی کی تہہ نمایاں طور پر نظر آ رہی

”صرف اتنا معلوم ہے کہ اسے دنیا کی سب سے خطرناک اور فعال سروں سمجھا جاتا ہے لیکن ہمارا آج تک ان سے کبھی نکراو نہیں ہوا۔“..... کرنل سوبرز نے جواب دیا۔

”اس کے لئے کام کرنے والے علی عمران کے بارے میں بھی جانتے ہو۔“..... جزل مائیک نے پوچھا۔

”لیں جزل۔ لیکن صرف اتنا کہ وہ بظاہر معصوم اور سادہ سا نوجوان ہے۔ مزاجیہ باقی اور حرکتیں کرتا ہے لیکن ذہنی طور پر بے حد تیز، شاطر اور سفاک آدمی ہے۔ مارشل آرٹ کی تمام صلاحیتیں اس میں اعلیٰ سطح پر موجود ہیں۔“..... کرنل سوبرز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا تمہارا کبھی اس عمران سے نکراو ہوا ہے۔“..... جزل مائیک نے پوچھا۔

”نہیں۔“..... کرنل سوبرز نے جواب دیا۔

”اب تمہیں اتنا تو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ اس بار تمہارا مشن پاکیشیا میں مکمل ہونا ہے۔“..... جزل مائیک نے کہا۔

”ہاں۔“..... کرنل سوبرز نے جواب دیا۔

”کیا تم اب بھی مشن پر کام کرنے کے لئے تیار ہو۔“..... جزل مائیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”لیں جزل۔“..... کرنل سوبرز نے مختصر سا جواب دیا۔

”گذ۔“..... جزل مائیک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے مائیک نے پوچھا۔

تھی۔ دروازہ کھلتے ہی سکرین پر نظر آنے والا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے سر کے بال اس کے کانڈھوں پر پڑے ہوئے تھے اور وہ اپنے انداز سے کسی مار دھاڑ ٹاپ فلم کا ہیرودکھائی دے رہا تھا۔ وہ آدمی آگے بڑھ کر ہلاکا سا جھکا اور پھر میز کی دوسری طرف موجود ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ ادھیزر عمر آدمی اسے اس طرح غور سے دیکھ رہا تھا جیسے اس کے اندر کسی چیز کو چیک کر رہا ہو۔

”کیا تم مشن کے لئے تیار ہو کرنل سوبرز۔“..... ادھیزر عمر آدمی نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بھاری آواز میں کہا۔ اس کی آواز کے پس منظر میں ہلکی سی گونج نمایاں تھی۔ آواز اس طرح تھی جیسے کوئی گنبد کے نیچے کھڑا بول رہا ہو۔

”لیں جزل مائیک۔“..... اس آدمی نے بڑے سادہ سے لمحے میں کہا۔

”تمہارا ریکارڈ شاندار ہے کرنل سوبرز۔ اس لئے ریاست کارسیکا نے خصوصی طور پر اس مشن کے لئے تمہاری سفارش کی ہے اور اعلیٰ حکام نے بھی تمہارے ریکارڈ کو دیکھتے ہوئے تمہارا انتخاب کیا ہے۔“..... جزل مائیک نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

”ان سب کو معلوم ہے سر کے میں ان کے اعتماد پر پورا اتروں گا۔“..... کرنل سوبرز نے اسی طرح باعتماد لمحے میں کہا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تم کیا جانتے ہو۔“..... کرنل مائیک نے پوچھا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

ہوئے کہا اور پھر سامنے رکھی ہوئی فائل بند کر کے اس نے اسے انٹھایا اور کرنل سوبرز کی طرف بڑھا دیا۔  
”اسے پڑھو اور پھر مجھ سے اس پر ڈسکس کرو۔ یہ انہتائی اہم ترین معاملہ ہے اور میں نہیں چاہتا کہ معمولی سی کوتاہی سے ہمارے ملک کا بہت بڑا نقصان ہو۔“..... جزل مائیک نے کہا۔

”لیں جزل“..... کرنل سوبرز نے کہا اور فائل انٹھا کر اس نے فائل کھوئی تو فائل میں صرف ایک ہی صفحہ تھا جو انہتائی باریک حروف میں ٹاپ کیا گیا تھا۔ کرنل سوبرز نے اسے اطمینان سے پڑھنا شروع کر دیا جبکہ اوہ یہ عمر جزل مائیک خاموش بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کرنل سوبرز نے فائل بند کر کے میز پر رکھ دی۔

”میں نے فائل پڑھ لی ہے جزل۔ ہمیں پاکیشیا کی نیشنل لیبارٹری کے خصوصی ریکارڈ روم سے کراس فائل اڑانی ہے۔“..... کرنل سوبرز نے اسی طرح باعتماد لجھے میں کہا۔

”ہاں۔ اس میں تم نے پڑھا ہو گا کہ اس لیبارٹری کی حفاظت ملٹری انسٹیلو جنس کی ذمہ داری ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نہیں۔ تم اس سلسلے میں کیا لائچہ عمل اختیار کرو گے۔“..... جزل مائیک نے کہا۔

”اس فائل میں یہ درج نہیں ہے کہ کیا یہ اصل فائل لانی ہے یا اس کی کاپی لینی ہے۔“..... کرنل سوبرز نے جزل مائیک کے سوال کا

جواب دینے کی بجائے اٹا سوال کر دیا۔

”اصل فائل۔ کیونکہ یہ خصوصی کاغذ پر ہے جس کی کاپی نہیں ہو سکتی۔ نہ کسی مشین سے اور نہ ہی کسی کپرے سے۔“..... جزل مائیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لائچہ عمل وہاں جا کر بنانا ہو گا۔ یہاں بیٹھ کر نہیں بنایا جا سکتا۔ جیسے حالات ہوں گے ویسا ہی لائچہ عمل بنایا جائے گا۔“..... کرنل سوبرز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہاری بات درست ہے۔ اب تفصیل سے سن لو۔ یہ فائل پیش کروز میزائل کی میکنالوجی پر مبنی ہے۔ یہ کروز میزائل شوگران کا ایجاد کردہ ہے۔ اس بارے میں رپورٹ ملی ہے کہ یہ کروز میزائل ہر قسم کے دفاعی نظام کو ختم کر کے آگے بڑھنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور کسی بھی راڈار پر نہیں آتا اور ہر صورت میں اپنے ٹارگٹ کو ہٹ کرتا ہے چاہے اس کا ٹارگٹ حرکت ہی کیوں نہ کر رہا ہو۔ اس کے اندر خصوصی کمپیوٹر میں ٹارگٹ فیڈ کر دیا جاتا ہے۔ یہ اس ٹارگٹ کو ہر لحاظ سے ٹریس کر کے ہٹ کر دیتا ہے۔ ایسے کروز میزائل صرف ایکریکیا، رویاہ اور کارمن کے پاس ہیں لیکن یہ ان سے بھی زیادہ ایڈوانس ہے۔ ایکریکیا نے اس کروز میزائل پر اپنے ڈنپس کی بنیاد رکھی ہوئی ہے اس لئے ایکریکیا نے اسے اس حد تک ٹاپ سیکرٹ رکھا ہوا ہے کہ اسرائیل سے بھی اس کروز میزائل کی میکنالوجی ٹاپ سیکرٹ رکھی گئی ہے اور تمہیں معلوم نہیں ہو گا کہ

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

ریاست کارسیکا اسرائیل کی طفیلی ریاست ہے۔ بظاہر یہ ریاست مکمل طور پر خود مختار اور آزاد ہے اور علیحدہ ملک کے طور پر اقوام متحده کی ممبر ہے لیکن اصل میں یہ اسرائیل کی طفیلی ریاست ہے۔ ریاست کارسیکا ہمارے ملک اسوان کی ہمسایہ ریاست ہے اور اسرائیل کی وجہ سے ہم سب سے بہت زیادہ طاقتور بھی ہے۔ اصل میں اسرائیل یہ کراس فائل حاصل کرنا چاہتا ہے تاکہ وہ پاکیشیا کے کروز میزاں کا حقیقی توڑ تیار کر سکے کیونکہ اسے خطرہ ہے کہ پاکیشیا اس کروز میزاں کو تیار کر کے اسرائیل کے قریب کسی بھی مسلم ملک کو دے سکتا ہے اور پھر اس کروز میزاں سے اسرائیل کی انتہائی حساسیاتی تنصیبات کو انتہائی آسانی سے تباہ کیا جا سکتا ہے لیکن اسرائیل براہ راست اپنے ایجنٹوں کے ذریعے اسے حاصل نہیں کر سکتا اور نہ کرنا چاہتا ہے کیونکہ اگر اس کے ایجنٹ اسے حاصل بھی کر لیں تب بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس اسے واپس حاصل کرنے کے لئے اسرائیل پہنچ جائے گی اور یہ لوگ اسرائیل کو پہلے بھی ناقابل تلافی نقصان پہنچا چکے ہیں اور آئندہ بھی وہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اس لئے اسرائیل نے یہ کام حکومت کارسیکا کے ذمے یہ کہہ کر لگایا ہے کہ وہ کسی دوسرے ملک کے کسی اہم ترین ایجنٹ کے ذریعے یہ فائل حاصل کرے۔ چنانچہ حکومت کارسیکا نے ہماری حکومت سے رابطہ کیا کیونکہ ہماری ایجنٹی ڈبل ریڈ کے بارے میں وہ بہت کچھ جانتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت کارسیکا نے تمہارا انتخاب

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کیا اور پھر ہماری حکومت کے اعلیٰ حکام نے بھی تمہارا شاندار ریکارڈ دیکھتے ہوئے تمہیں اس مشن کے لئے منتخب کیا ہے۔ اگر تم یہ فائل یہاں لے آؤ تو ہماری حکومت کی طرف سے یہ فائل حکومت کارسیکا کو بھجوادی جائے گی اور حکومت کارسیکا اسے اسرائیل بھجوائے گی۔ اس کے عوض اسرائیل اور کارسیکا دونوں ملکوں کی طرف سے ہماری معیشت کو ترقی کے لئے ناقابل اندازہ امداد دی جائے گی اور ہمارا ملک انتہائی خوشحال ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کو یہ اندازہ بھی ہے کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو معلوم ہو گیا تو وہ اسوان آئے گی لیکن یہاں چونکہ ڈبل ریڈ کے بارے میں کوئی نہیں جانتا اس لئے وہ ملکریں مار کر واپس چلی جائے گی لیکن ہماری حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ فائل بھی یہاں پہنچ جائے لیکن وہاں کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے کہ یہ کام ڈبل ریڈ یا حکومت اسوان نے کیا ہے۔ جزل مائیک نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”لیں جزل۔ ایسا ہی ہو گا۔ فائل بھی یہاں پہنچ جائے گی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس تو ایک طرف ملٹری ائیجی جنس کو بھی اس بات کا نقصان پہنچا چکے ہیں اور آئندہ بھی وہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اس لئے اسرائیل نے یہ کام حکومت کارسیکا کے ذمے یہ کہہ کر لگایا ہے کہ وہ کسی دوسرے ملک کے کسی اہم ترین ایجنٹ کے ذریعے یہ

فائل حاصل کرے۔ چنانچہ حکومت کارسیکا نے ہماری حکومت سے رابطہ کیا کیونکہ ہماری ایجنٹی ڈبل ریڈ کے بارے میں وہ بہت کچھ مائیک نے کہا۔

”تو پھر اسے ختم ہونا پڑے گا۔“..... کرل سوبرز نے جواب

دیتے ہوئے کہا تو جزل مائیک بے اختیار مسکرا دیا۔

”گذ۔ تمہارا یہی اعتماد ہمیں بے حد پسند ہے۔ کیا تم پورا سیکشن لے جاؤ گے؟“..... جزل مائیک نے کہا۔

”نہیں۔ میں اپنی بیوی لا لیکا اور اپنے دو آدمیوں کو ساتھ لے جاؤں گا بلکہ میرے سیکشن کے دو آدمی پہلے وہاں پہنچیں گے اور ہم دونوں میاں بیوی سیاحت کرتے ہوئے بعد میں وہاں پہنچیں گے۔

اس دوران میرے دونوں آدمی نیشنل لیبارٹری کا محل وقوع اور اس ریکارڈ روم کے بارے میں تمام معلومات حاصل کر لیں گے اور پھر میں جا کر یہ فائل حاصل کرلوں گا اور فائل لے کر لا لیکا اکیلی واپس یہاں آ جائے گی اور میرے دونوں آدمی اس کی نگرانی کرتے ہوئے واپس آئیں گے جبکہ میں کافرستان چلا جاؤں گا اور پھر وہاں سے اسوان واپس آ جاؤں گا۔“..... کرنل سوبرز نے جواب دیا۔

”کیا تم یا تمہارے آدمی پہلے کبھی پاکیشیا گئے ہیں؟“..... جزل مائیک نے پوچھا۔

”میں اور میرا سیکشن کافرستان میں چار پانچ مشن مکمل کر چکے ہیں اور پاکیشیا اور کافرستان پہلے ایک ہی ملک تھا اس لئے دونوں ایک جیسے ہی ہیں۔“..... کرنل سوبرز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”گذ۔ فائل لے جاؤ اور میں تمہیں اس کام کے لئے صرف دو ہفتے دے رہا ہوں۔ اس سے زیادہ وقت نہیں،“..... جزل مائیک

نے کہا۔

”اس سے بھی پہلے یہ کام ہو جائے گا،“..... کرنل سوبرز نے فائل اٹھا کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ دش یو گذ لک،“..... جزل مائیک نے کہا تو کرنل سوبرز نے تھینک یو جزل کہہ کر سر ہلاایا اور پھر مژ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

عمران اپنے فلیٹ کے سینگ روم میں بیٹھا ایک سائنسی کتاب  
کے مطالعہ میں مصروف تھا جبکہ سلیمان شاپنگ کے لئے مارکیٹ گیا  
ہوا تھا۔ ان دنوں چونکہ سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہیں تھا  
اس لئے عمران اپنا زیادہ تر وقت مطالعہ میں ہی صرف کرتا تھا۔  
عمران کتاب پڑھنے میں اس قدر مصروف تھا کہ اسے وقت گزرنے  
کا احساس ہی نہ ہوا۔ پھر جیسے ہی اس کے کانوں میں بیرونی دروازہ  
کھلنے کی آواز پڑی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر  
حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اس کے خیال کے مطابق تو  
سلیمان ابھی مارکیٹ گیا تھا اور اسے معلوم تھا کہ سلیمان شاپنگ میں  
کافی وقت لگاتا ہے۔ اسی لمحے سلیمان کے قدموں کی آواز سنائی  
دی۔

”کیا ہوا۔ کیا آج ہڑتاں ہے“..... عمران نے اوپھی آواز میں

کہا۔  
”کس بات کی ہڑتاں“..... سلیمان نے سینگ روم میں آتے  
ہوئے جواب دیا جس نے دونوں ہاتھوں میں شاپنگ بیگز پکڑے  
ہوئے تھے۔

”تم جو اتنی جلدی واپس آ گئے ہو۔ سامان تو تم خرید لائے ہو  
لیکن آج سورج شاید مغرب سے طلوع ہوا ہے کہ نہ تمہارے  
چہرے پر پسینہ نظر آ رہا ہے اور نہ تم تنگے ہارے دکھائی دے رہے  
ہو۔ اس کے باوجود تم اتنی جلدی شاپنگ بھی کر آئے ہو“..... عمران  
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ آپ میں صبر و رضا جیسی اعلیٰ صفات  
پیدا ہو گئی ہیں۔ یہ واقعی قابل مبارک پاد بات ہے“..... سلیمان نے  
جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ گیا۔

”ارے۔ ارے۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ صبر و رضا تو تمہاری وجہ  
سے اس روز ہی میرے اندر پہنچ گئے تھے جب تم نے یہاں کا  
چارج سنچالا تھا“..... عمران نے اوپھی آواز میں کہا۔

”میں آ رہا ہوں۔ پھر بات ہو گی“..... دور سے سلیمان کی  
آواز سنائی دی تو عمران نے مسکراتے ہوئے دوبارہ کتاب پر نظریں  
جمادیں۔ اب تک کتاب کے مطالعہ سے اس کے ذہن پر جوششی  
طاری ہوئی تھی وہ سلیمان سے دو باتیں کرتے ہی غائب ہو گئی تھی  
اس لئے اب عمران بڑے مطمئن انداز میں دوبارہ کتاب پڑھنے

میں مصروف ہو گیا تھا۔

”تو جناب۔ اب چونکہ آپ میں صبر و رضا کی اعلیٰ صفات پیدا ہو گئی ہیں اس لئے اب کم از کم ایک آئیٹم میں بچت ہو جائے گی۔“..... سلیمان نے دوبارہ سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

”کیا مطلب۔ کس آئیٹم کی بات کر رہے ہو۔“..... سلیمان نے حیران ہو کر پوچھا۔

”چائے کی بات کر رہا ہوں۔“..... سلیمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”ارے ہاں۔ تم خالی ہاتھ آگئے ہو۔ پہلے تو تم آتے وقت ساتھ چائے کی پیالی بھی لاتے تھے۔ کیا ہوا ہے تمہیں اور یہ میرے صبر و رضا کا چائے سے کیا تعلق پیدا ہو گیا ہے۔“..... عمران نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”یہی بات تو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں دو گھنٹوں بعد واپس آیا ہوں لیکن آپ میں چونکہ صبر و رضا کی اعلیٰ صفت پیدا ہو چکی ہے اس لئے آپ کو چائے کی طلب ہی محسوس نہیں ہوئی۔ اس طرح ایک آئیٹم تو کم ہوا۔ اب آپ کو اس صبر و رضا پر ہی قائم رہنا ہوگا۔“..... سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ گیا۔

”ارے۔ ارے۔ ایک منٹ۔ ایک منٹ۔“..... عمران نے چینختے ہوئے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”اب کیا ہے۔“..... سلیمان نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

”میرے صبر و رضا کو نہ دیکھو اور اپنے اعلیٰ اخلاق کو دیکھو اور چائے کی ایک پیالی لا دو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمہاری ہونے والی اولاد بشرطیکہ وہ ہوئی، صبر و رضا کے اعلیٰ مقام پر فائز ہو گی۔“..... عمران نے منت بھرے لجھے میں کہا۔

”اتنی جلدی صبر و رضا کا دامن آپ کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ اس کی سزا یہ ہے کہ دو ہفتے تک کے لئے چائے صرف میں پی سکتا ہوں آپ نہیں۔“..... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور واپس مز گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے دوبارہ کتاب پر نظریں جما دیں کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اب چائے کی پیالی اسے مل جائے گی۔ اسی لمحے پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نجاح اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”حقیر فقیر پر تقسیر فائز بمقام صبر و رضا علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آئسن) بربان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں۔“..... عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

”صفدر بولی رہا ہوں عمران صاحب۔ یہ آپ آج صبر و رضا جیسے اعلیٰ مقام پر کیسے فائز ہو گئے ہیں۔“..... دوسری طرف سے صدر رہنا ہوگا۔“..... سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ گیا۔ دوہرا دی۔

”ٹھیک ہے۔ میں آپ کے فلیٹ پر آ رہا ہوں اور میں تو اس

مقام پر فائز نہیں ہوں اس لئے لازماً مجھے چائے پیش کی جائے گی اور مجھے سلیمان کے اعلیٰ اخلاق سے قوی امید ہے کہ میرے ساتھ آپ کو بھی چائے مل جائے گی۔ ..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

”سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب“ ..... عمران نے رسیور رکھتے ہی اوپھی آواز میں کہا۔

”جی صاحب“ ..... سلیمان نے کمرے میں آ کر کہا۔

”صفدر چائے پینے آ رہا ہے“ ..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ مہمان تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتے ہیں“ ..... سلیمان نے مرتے ہوئے کہا۔

”اور میزبان“ ..... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”میزبان نہیں بلکہ میزبانوں کے باور پھی اللہ تعالیٰ کی رحمت خاص ہوتے ہیں۔ جہاں تک میزبانوں کا تعلق ہے تو میز آپ کے سامنے ہے آپ جس طرح چاہیں اسے چلاتے رہیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جس طرح گاڑی بان گاڑی چلاتا ہے، کوچوان تانگہ چلاتا ہے“ ..... سلیمان نے ترکی بہتر کی جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ارے۔ ارے۔ عالم فاضل صاحب۔ میز فارسی کا لفظ ہے جس کا ایک مطلب ضیافت اور سامان ضیافت بھی ہوتا ہے تو ضیافت تو ہونی چاہئے اور ظاہر ہے ضیافت کا مطلب بہت سا

سامان ہوتا ہے“ ..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ خود اپنے آپ کو سامان ضیافت کہہ رہے ہیں۔ اس کے باوجود ضیافت کی بات کر رہے ہیں۔ سامان ضیافت چائے کی پیالی ہوتی ہے۔ اب اگر مہمان چائے پی سکتا ہے تو آپ بھی چائے پی سکتے ہیں“ ..... سلیمان نے چائے کی پیالی میز پر رکھتے ہوئے جواب دیا اور واپس مڑ گیا تو عمران اس کی حاضر جوابی پر بے اختیار کھکھلا کر ہنس پڑا۔

”تم جیسے عالم فاضل باورچیوں کی وجہ سے تم ہم جاہل رہ گئے ہیں“ ..... عمران نے کہا اور چائے کی پیالی اٹھا کر منہ سے لگا لی۔ پھر اس نے جیسے ہی چائے کی پیالی ختم کی کال بیل کی آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ صفر آیا ہو گا۔ سلیمان کے قدموں کی آواز راہداری میں سنائی دی۔

”کون ہے“ ..... سلیمان نے اوپھی آواز میں پوچھا اور پھر باہر سے جواب سن کر اس نے دروازہ کھول دیا۔

”عمران صاحب بتا رہے تھے کہ تم نے انہیں صبر و رضا کے اعلیٰ مقام پر قائز ہونے کی وجہ سے چائے پلانا چھوڑ دی ہے“ ..... صفر کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”میں نے تو کوشش کی تھی کہ صاحب اس بلند اور اعلیٰ مقام پر پہنچ جائیں لیکن اب کیا کیا جائے۔ برتن اپنے سائز کے مطابق ہی ہوتا ہے“ ..... سلیمان نے جواب دیا تو صفر کے ساتھ ساتھ سنگ

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”لکھ کر یا زبانی“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ اسے مذاق سمجھ رہے ہیں جبکہ ہم واقعی سنجیدہ ہے“۔  
صفدر نے اور زیادہ سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”محھ سے خصوصی طور پر پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ تم سب  
سیکرٹ سروں کے ممبرز ہو۔ جو چاہو کرو۔ ویسے اگر علیحدہ علیحدہ لکھ  
کر دے دیتے تو چلو چیف چارپیے اس کے کمالیتا“..... عمران نے  
کہا اور پھر اس سے پہلے کہ صدر کوئی جواب دیتا سلیمان ٹرائی دھکیلتا  
ہوا اندر داخل ہوا اور اس نے چالی کی دو پیالیاں اٹھا کر ان دونوں  
کے سامنے رکھیں اور پھر دوسرے لوازمات کی پلٹیں اٹھا کر رکھنا  
شروع کر دیں۔

”میں نے ابھی چائے پی ہے اس لئے ایک پیالی کافی ہے“۔  
عمران نے کہا۔

”پہلی صبر کے مقام سے گرنے کی تھی اور دوسری رضا کے مقام  
سے گرنے کی“..... سلیمان نے سنجیدہ لمحے میں کہا اور واپس مڑ گیا تو  
صفدر بے اختیار نہیں پڑا۔

”تمہیں تمہارے سوال کا جواب مل گیا ہے“..... عمران نے  
صفدر سے کہا تو صدر بے اختیار چونک پڑا۔

”سوال کا جواب۔ کیا مطلب“..... صدر نے چونک کر پوچھا۔

”اللہ تعالیٰ نے تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروں کا رکن بنایا کر ایک  
مقام دیا ہے کہ تم سترہ کروڑ افراد کے تحفظ کا کام کرو۔ یہ بہت بڑا  
لمحے میں کہا۔

روم میں بیٹھا عمران بھی اس کے عالمانہ و فلسفیانہ جواب پر بے  
اختیار نہیں پڑا اور پھر چند لمحوں بعد صدر سنگ روم میں داخل ہوا۔  
”سلیمان کا جواب آپ نے سنا ہو گا“..... سلام کے بعد صدر  
نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”تم نے تو آج سنا ہے۔ میں روزانہ سنتا رہتا ہوں“..... عمران  
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”عمران صاحب۔ میں آپ کے پاس ایک خصوصی درخواست  
لے کر آیا ہوں“..... صدر نے یک لمحت سنجیدہ لمحے میں کہا تو عمران  
چونک پڑا۔

”کہاں ہے درخواست۔ پیش کرو“..... عمران نے کہا تو صدر  
بے اختیار نہیں پڑا۔

”فی الحال زبانی درخواست ہے“..... صدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”کیا خطبہ نکاح یاد کر لیا ہے تم نے“..... عمران نے پوچھا۔

”اسی لئے تو حاضر ہوا ہوں“..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ اچھا۔ ویری گذ۔ پھر تو تمہاری درخواست بغیر نے منظور  
ہے بلکہ تین بار قبول ہے“..... عمران نے کہا تو صدر ایک بار پھر  
نہیں پڑا۔

”عمران صاحب۔ پوری سیکرٹ سروں نے فیصلہ کیا ہے کہ  
چیف کو اجتماعی استغفاری بھجو دیا جائے“..... صدر نے اس بار سنجیدہ  
لمحے میں کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

مصروف کر دیں۔ اس طرح معاشرہ سماجی برائیوں سے بھی پاک ہوتا رہے گا۔ ہم واقعی فارغ رہ کر اب مر جانے کی حد تک بور ہو چکے ہیں،”..... صدر نے کہا۔

”مسئلہ یہ ہے کہ مجھے نہ تنخواہ ملتی ہے نہ الاؤنس اور نہ ہی کوئی دوسری مرااعات ورنہ میں ان کے جواز بنانے کے لئے روزانہ دس بین الاقوامی کیس تیار کر لیتا،”..... عمران نے کہا تو صدر بے اختیار چونک پڑا۔

”بین الاقوامی کیس۔ وہ کس طرح،”..... صدر نے حیرت بھرے لمحے میں پوچھا۔

”ناڑان کی آواز میں تمہارے چیف کوفون کر کے کہہ دیتا کہ کافرستان میں پاکیشیا کے خلاف کوئی خوفناک سازش ہو رہی ہے اور چیف فورائیم کو بھجوادیتا۔ اس طرح ملک سے باہر موجود کسی دوست کو کہہ دیتا کہ وہ سرسلطان کے نام کوئی خوفناک چھٹی بھجوادے اور بین الاقوامی کیس تیار ہو جاتا۔ یہ کون سا مشکل کام ہے،”..... عمران نے کہا تو صدر بے اختیار کھکھلا کر ہنس پڑا۔

”تو آپ اس سلسلے میں ہماری کوئی مدد نہیں کر سکتے،”..... صدر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ۔ کیا مطلب۔ ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ تمہیں بھاری تنخواہیں، الاؤنس اور دیگر مرااعات مفت میں مل رہی ہیں اور اب تم مدد کی بات کر رہے ہو،”..... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

اعزاز ہے اور تم استعفی دے کر اس اعلیٰ مقام سے گرنا چاہتے ہو تو پھر یہی خ Shr ہو گا کہ ایک پیالی چائے ہی ملا کرے گی،”..... عمران نے کہا تو صدر بے اختیار ہنس پڑا۔

”ہم سب اس وجہ سے استعفی دینا چاہتے ہیں کہ اس اعلیٰ مقام پر ہم فارغ بیٹھ کر تنگ آ گئے ہیں اور ہمیں اپنی تنخواہیں، الاؤنس اور دیگر مرااعات لیتے ہوئے شرم آنے لگ گئی ہے اس لئے اب یہی ہو سکتا ہے کہ ہم اجتماعی استعفی دے دیں تاکہ ملک و قوم کا یہ سرمایہ جو ہماری تنخواہوں اور الاؤنس پر خرچ ہو رہا ہے کسی دوسرے اچھے کام پر خرچ ہو سکے،”..... صدر نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

”مطلوب ہے کہ تمہارے سوئے ہوئے ضمیر جاگ اٹھے ہیں،”..... عمران نے کہا۔

”اب آپ جو چاہیں کہیں۔ میں نے واقعی بیج کہا ہے،”..... صدر نے جواب دیا۔

”تو پھر کیس پیدا کرو اور کوئی کیس نہیں بنتا تو چیف کی رونمائی کو مشن بنا کر کام شروع کر دو۔ اب تمہارا چیف مجرموں سے درخواست تو کرنے سے رہا کہ وہ یہاں آ کر جرم کریں تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ضمیروں پر بوجھنا پڑ سکے،”..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ہم بھی فور شارز اور سنیک کلرز کی طرح اپنے آپ کو چھوٹے چھوٹے کاموں میں

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”میرا مطلب مالی مدد سے نہیں تھا بلکہ یہ تھا کہ آپ چیف سے کہہ کر ہمیں اجازت دلوادیں کہ ہم اپنے طور پر یہاں کام کر سکیں“..... صدر نے کہا۔

”فورسائز کو کام مل رہا ہے“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ وہ بھی کئی ماہ سے فارغ ہیں“..... صدر نے جواب دیا۔

”تو پھر تم کیا کرو گے۔ کیا عام غنڈوں اور بدمعاشوں سے لڑتے پھر گے“..... عمران نے اس بار سمجھدہ لمحے میں کہا۔

”تو پھر آپ بتائیں کہ ہم کیا کریں“..... صدر نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

”استعفی دے دو اور کیا ہو سکتا ہے“..... عمران نے کہا تو صدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”آپ گارنٹی دیتے ہیں کہ ہمارے استعفے منظور کر لئے جائیں گے“..... صدر نے کہا۔

”تو تمہارا چیف اور کیا کرے گا۔ جب ایک آدمی کام ہی نہیں کرنا چاہتا تو چیف کیسے اس سے کام کرائے گا“..... عمران نے کہا۔

”مسئلہ تو یہی ہے کہ ہم کام کرنا چاہتے ہیں لیکن کوئی کام نہیں ہے“..... صدر نے کہا۔

”تو پھر ایک درمیانی راستہ نکل سکتا ہے“..... عمران نے کہا۔

”وہ کون سا“..... صدر نے چونک کر کہا۔

”تم سب جس عرصے سے فارغ ہو اپنی تھنوا ہیں، الاونز اور دیگر مراعات آغا سلیمان پاشا کو جمع کرتے رہو تاکہ وہ تمہاری طرف سے انہیں فلاجی کاموں میں خرچ کرتا رہے۔ اس طرح تمہارے اندر حب مال بھی پیدا نہ ہوگی اور تمہارے ضمیر پر بھی بوجہ نہیں پڑے گا اور اجر و ثواب علیحدہ“..... عمران نے کہا تو صدر بے اختیار ہنس پڑا۔

”اس کام کے لئے سلیمان کو تکلیف کیا دینی۔ یہ کام تو ہم کرتے رہتے ہیں“..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”پھر تمہارے دلوں پر اتنا بوجہ کیوں ہے“..... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ صدر کوئی جواب دیتا سلیمان اندر داخل ہوا اور اس نے ایک طرف موجود ٹرالی میں ٹلپٹیں اور پیالیاں رکھنا شروع کر دیں۔

”سلیمان۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں وافر عقل عطا کی ہے۔ صدر اور اس کے ساتھیوں کا ایک مسئلہ ہے وہ تو حل کر دو“..... عمران نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں نے سن لیا ہے صدر صاحب کا مسئلہ اور یہ بالکل ایسا ہی مسئلہ ہے کہ آپ مسلسل ناشتہ، لفخ اور ڈر ہوٹل میں کرنا شروع کر دیں اور ساتھ ہی میرے لئے بھی پیک کرا کے لے آئیں تو پھر میں کیا کروں گا تو اس کا بڑا آسان حل ہے“..... سلیمان نے جواب دیا تو صدر چونک کر سلیمان کو دیکھنے لگا۔ عمران کی نظر میں بھی

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”کوئی خاص بات ہے مس جولیا“..... صدر رسیور کان سے لگاتے ہوئے پوچھا۔

”تمہارے جانے کے بعد میں نے چیف سے اس سلسلے میں بات کی ہے کہ ہم فارغ رہ رہ کر مر جانے کی حد تک بور ہو چکے ہیں اس لئے کیونکہ نہ ہم باقاعدہ ملازمت سے استعفی دے دیں اور کام کی بنیاد پر معاوضہ لیا کریں“..... جولیا نے کہا تو صدر کے ساتھ ساتھ عمران بھی چونک پڑا۔

”پھر چیف نے کیا جواب دیا ہے“..... صدر نے اشتیاق آمیز لمحے میں پوچھا۔

”چیف نے کہا ہے کہ جب ہم فارغ ہوں تو تعلیم بالغان کے کسی سنٹر میں داخلہ لے لیا کریں اور اگر آئندہ ہم نے استعفے کی بات کی تو ہماری وہ رات قبروں میں ہی گزرے گی۔ اس کے ساتھ ہی چیف نے رابطہ ختم کر دیا“..... جولیا نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ چیف نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ میں اسی لئے عمران صاحب کے پاس آیا تھا۔ تم نے جلدی کی۔ بہر حال اب سوائے صبر کے اور کیا ہو سکتا ہے“..... صدر نے کہا۔

”عمران نے کیا کرنا ہے سوائے ہمارا مذاق اڑانے کے۔ تم نے خواہ مخواہ اس سے بات کی۔ تم ایسا کرو کہ میرے فلیٹ پر آ جاؤ تاکہ اب ہم کسی جگہ تفریح کے بارے میں پروگرام بنائیں۔ جب ساتھ ہی اس نے لاڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

اس پر جمی ہوئی تھیں۔

”کیا حل“..... صدر سے شاید اس کی خاموشی برداشت نہ ہو سکی تو اس نے جلدی سے پوچھا۔

”وہی جو آپ نے سوچا ہے۔ استعفی دینے کا، اور کیا حل ہو سکتا ہے“..... سلیمان نے جواب دیا اور ٹراں دھکیل کر باہر چلا گیا تو صدر بے اختیار ہنس پڑا۔

”پھر بات کرو چیف سے۔ میرے کچھ جاننے والے ہیں۔ بے چارے کافی عرصہ سے بے روزگار ہیں۔ چلو ان کو روزگار مل جائے گا۔ باقی رہے تم۔ تو تمہیں اللہ تعالیٰ صبر و رضا کے اعلیٰ مقام پر فائز کر دے گا۔ جسے کہتے ہیں صبر جمیل“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں“۔ عمران نے کہا۔

”جولیا بول رہی ہوں۔ صدر یہاں موجود ہے“..... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

”ہاں۔ بنفس نفس موجود ہے اور اجتماعی استعفی دینے یا علیحدہ علیحدہ استعفی دینے کے بارے میں فیصلہ ہو رہا ہے“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور صدر کی طرف بڑھا دیا اور ساتھ ہی اس نے لاڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

گیا ہے اس لئے میں نے دانتہ آپ کو فون نہیں کیا۔ ویسے عمران صاحب۔ یہ واقعی ایک مسئلہ ہے۔ مجھے تو بہر حال یہاں رہنے کی عادت سی ہو گئی ہے لیکن سیکرٹ سروس کے ممبران واقعی کام نہ ہونے کی وجہ سے شدید بور ہو رہے ہیں اور یہ ان کے زندہ ضمیر ہونے کی نشانی کی ہے اب وہ اپنی تختواہوں کو بھی اپنے آپ پر بوجھ سمجھنے لگ گئے ہیں لیکن اس کا حل کیا کیا جائے؟..... بلیک زیرو نے کہا۔

”حل تو تم نے جولیا کو بتا دیا ہے لیکن وہ اس حل سے اٹا ناراض ہو گئی ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”تو اور میں کیا کہتا اس سے؟..... بلیک زیرو نے ہستے ہوئے کہا۔

”تم انہیں ٹریننگ کیپ میں بھجوادو یا پھر پیش کیپ میں۔ پھر ان پر چھائی ہوئی ساری سُستی خود بخود دور ہو جائے گی۔“..... عمران نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ دیری گذ عمران صاحب۔ یہ بہترین تجویز ہے۔ ویسے بھی کافی عرصے سے کیپ نہیں لگایا گیا۔ کیا آپ بھی یہ کیپ اٹنڈ کریں گے؟..... بلیک زیرو نے کہا۔

”میں نے تم سے شکایت کی ہے۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

”ٹھیک ہے۔ میں کرتا ہوں انتظامات۔ اللہ حافظ۔“..... بلیک

چیف مطمئن ہے تو ہمیں کیا ضرورت ہے خواہ مخواہ کے مسائل پیدا کرنے کی؟..... دوسری طرف سے جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”عمران صاحب۔ اب اجازت۔“..... صدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”جولیا تو خواہ مخواہ غصہ کھا گئی ہے۔ چیف کا مطلب تھا کہ فراغت کے دنوں میں تم سب سائنسی کتابیں پڑھا کرو۔ ایسے علوم حاصل کرو جن سے تمہارے کام میں مزید نکھار آ جائے۔“..... عمران نے کہا۔

”یہ تو آپ کی ہمت ہے عمران صاحب کہ آپ مسلسل ایسی خشک کتابیں پڑھتے رہتے ہیں۔“..... صدر نے ہستے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑ کر سٹنگ روم سے باہر چلا گیا۔ جب عمران نے بیرونی دروازہ بند ہونے کی آواز سنی تو اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”ایکسٹو۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

”عمران بول رہا ہوں ظاہر۔ صدر ابھی میرے پاس آیا تھا۔“..... عمران نے کہا۔

”مجھے جولیا نے فون کر کے بتایا تھا کہ صدر آپ کے فلیٹ پر

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

زیرو نے ہستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ ابھی اسے رسیور رکھے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ فون کی گھنٹی نجٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔“  
عمران نے کہا۔

”سلطان بول رہا ہوں۔ تم میرے آفس میں آ جاؤ اور فوراً۔“

دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سرسلطان بے حد مصروف ہوں گے اور انہیں معلوم ہے کہ عمران نے لمبی بات کئے بغیر رابطہ ختم نہیں کرنا اس لئے انہوں نے خود ہی رسیور رکھ دیا تھا۔ عمران اٹھا اور ڈرینگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے سنشیل سیکرٹریٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ویسے وہ سرسلطان کے اس انداز میں فون کرنے پر سمجھ گیا تھا کہ شاید صدر اور اس کے ساتھیوں کا مسئلہ حل ہونے والا ہے۔

”کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟“..... عمران نے سرسلطان کے آفس کے دروازے میں رک کر کہا۔

”آؤ۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔“..... سرسلطان نے کہا۔

”السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔“..... عمران نے اندر داخل ہوتے

ہی باقاعدہ خشوع و خضوع سے سلام کرتے ہوئے کہا۔  
”وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ۔“..... سرسلطان نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر عمران کو کسی پر بیٹھنے کے لئے کہ دیا۔

”اب آپ فون پر بہت مختصر بات کرتے ہیں۔ کیا ہوا ہے۔ کیا آپ فون سے الرجک ہو گئے ہیں؟“..... عمران نے کسی پر بیٹھنے ہوئے کہا۔

”تم سے بات کرنے کو تو بہت دل چاہتا ہے لیکن مجھے دراصل اتنی فرصت ہی نہیں ملتی۔ البتہ میں نے کئی بار سوچا ہے کہ تمہاری آنٹی کو لے کر اتوار کو تمہارے فلیٹ پر آ جایا کروں تاکہ تم سے دل بھر کر باتیں ہو سکیں۔“..... سرسلطان نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”آپ اجازت دیں تو اتوار کو میں خود آپ کی اور آنٹی کی خدمت میں حاضر ہو جایا کروں،“..... عمران نے بھی شرارت بھرے لبجے میں کہا۔

”پھر تو آئندہ اتوار تک مجھے تمہاری آنٹی کی وہ باتیں بھی سننا پڑیں گی جو تمہارے بھڑکانے سے وہ کرتی ہے۔“..... سرسلطان نے کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ سرسلطان نے میز کی دراز کھولی اور ایک فائل نکال کر عمران کے سامنے رکھ دی۔

”یہ اسوان کا ہمسایہ ملک ہے ماڈرڈ۔ اس کے سیکرٹری دا خلم نے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

اسی بات نے مجھے پریشان کر دیا ہے۔۔۔ سرسلطان نے کہا۔  
 ”ہاں۔ واقعی یہ بات تشویشاًک ہے۔ بہر حال آپ بے فکر رہیں۔ میں اس سلسلے میں کوشش شروع کر دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو سرسلطان کے سمتے ہوئے چہرے پر یکخت اس طرح گھرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے جیسے بادل ہٹ جانے سے دھوپ نکل آتی ہے۔ انہیں واقعی عمران کی بات پر ایسا اعتماد تھا جسے اندھا اعتماد کہا جاتا ہے۔ عمران سلام دعا کر کے فائل اٹھائے سیکرٹریٹ سے سیدھا داش منزل پہنچ گیا۔

”عمران صاحب۔ آپ کے ہاتھ میں کوئی خاص فائل ہے۔ سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے پوچھا۔

”ساری ٹیم نے مل کر اللہ تعالیٰ سے دعا میں مانگی ہیں کہ کام ملے اور اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کی دعا میں فوراً قبول کر لیتا ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل بلیک زیرو کی طرف بڑھا دی۔ بلیک زیرو نے فائل لے کر کھوئی اور اسے پڑھنے لگا جبکہ عمران خاموش بیٹھا رہا۔

”لیکن اس میں تو کوئی وضاحت نہیں ہے۔۔۔ بلیک زیرو نے فائل پڑھنے کے بعد کہا۔

”جو کچھ انہیں معلوم ہو سکا ہے اس کی انہوں نے اطلاع دی کہا۔ سرسلطان نے سیکرٹری داخلہ ماؤڑ کوفون کر کے ان سے بات

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

یہ فائل بھجوائی ہے۔۔۔ سرسلطان نے کہا تو عمران نے فائل کھوئی تو اس میں ایک کاغذ تھا۔ کاغذ سرکاری تھا اور اس پر ماؤڑ کی سرکاری مہریں بھی موجود تھیں۔ عمران نے اس کاغذ کو پڑھنا شروع کر دیا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کی اور اسے میز پر رکھ دیا۔

”آپ نے یقیناً انہیں فون کیا ہو گا اس معاملے میں۔ کیا کہا ہے انہوں نے۔۔۔ عمران نے سرسلطان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں۔ میں نے انہیں فون کیا تھا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ انہیں روپورٹ ملی ہے کہ اسوان کی ایک خفیہ سرکاری ایجنسی ہے جسے ڈبل ریڈ کہا جاتا ہے۔ اس کے ذمے کوئی مشن لگایا گیا ہے لیکن مشن کے بارے میں انہیں کوئی تفصیلی اطلاع نہیں مل سکی۔ البتہ انہوں نے یہ بتایا ہے کہ یہ سلسلہ کارسیکا حکومت اور اسرائیل کے ساتھ جڑتا ہے کیونکہ اسرائیل حکام، کارسیکا اور اسوان تینوں کے خفیہ نمائندے ایک دوسرے سے ملتے جلتے رہتے ہیں لیکن باوجود کوشش کے اصل بات کا علم نہیں ہو سکا لیکن انہوں نے اس لئے ہمیں اطلاع بھجوادی ہے کہ ہم محتاط رہیں۔۔۔ سرسلطان نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”لیکن کارسیکا اور اسوان تو بہت چھوٹی چھوٹی ریاستیں ہیں۔ وہ لوگ یہاں پاکیشیا میں کیا مشن لے کر آ سکتے ہیں۔۔۔ عمران نے

”کوئی ایسا مشن بہر حال ہے جس میں اسرائیل کو ڈچپی ہے اور

کی ہے لیکن وہ کوئی خاص وضاحت نہیں کر سکتے۔ البتہ انہوں نے یہ بتایا ہے کہ یہ سلسلہ اسرائیل کے ساتھ جا جڑتا ہے کیونکہ اسرائیل، کارسیکا اور اسوان تینوں کے خفیہ نمائندے آپس میں ملاقاتیں کرتے رہے ہیں۔ عمران نے کہا۔

”اگر اسرائیل اس میں شامل ہے تو پھر لازماً یہ کوئی بڑا کام ہو گا۔ اسرائیل کسی چھوٹے کام کے لئے دوسری حکومت کو درمیان میں نہیں ڈالتا۔“..... بلیک زیر و نے کہا۔

”ماڑو کے سیکرٹری داخلہ نے سرسلطان کو یہ بھی بتایا ہے کہ اسوان کی کوئی خفیہ سرکاری تنظیم ہے جس کا نام ڈبل ریڈ ہے۔ اس تنظیم کو بھی حرکت میں لایا جا رہا ہے۔ تم وہ عمرو عیار کی زنبیل مجھے دو۔ شاید اس میں سے کوئی حرہ نکل آئے۔“..... عمران نے کہا تو بلیک زیر و نے مسکراتے ہوئے میز کی دراز کھوئی اور اس میں موجود سرخ جلد والی ضخیم ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران اسے عمرو عیار کی زنبیل کہا کرتا تھا۔

”تم مجھے ایک کپ چائے اپنے مبارک ہاتھوں سے بناؤ کر پلاو تاکہ نیک کام کا آغاز ہو سکے۔“..... عمران نے کہا تو بلیک زیر و مسکراتا ہوا اٹھا اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے ڈائری کھوئی اور اس کے صفحے پلنے شروع کر دیے۔ مسلسل صفحے پلنے پلتے ایک صفحہ پر اس کی نظریں جم سی گئیں۔ کافی دیر تک وہ اس صفحہ کو دیکھتا رہا اور پھر اس نے ڈائری بند کر کے میز پر رکھی اور ہاتھ بڑھا کر

رسیور اٹھایا اور نمبر پر لیں کرنے لگا۔

”انکوائری پلیز۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”یہاں سے براعظم یورپ کے ملک بارن اور اس کے دار الحکومت ساناما کا کوڈ نمبر بتا دیں۔“..... عمران نے کہا۔

”ہولڈ کریں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران سمجھ گیا کہ انکوائری آپریٹر کمپیوٹر سے نمبر معلوم کر کے بتائے گی۔

”ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں۔“..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

”لیں۔“..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے دونمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”کیٹو کلب۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”ماشہ جمیکا سے بات کرائیں۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔“..... عمران نے کہا۔

”پاکیشیا سے۔ اوہ اچھا۔“..... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

”ہیلو۔ جمیکا بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ کرخت ساتھا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) برا عظم ایشیا کے ملک پاکیشیا سے بول رہا ہوں،“..... عمران نے کہا۔ اسی لمحے بلیک زیر و چائے کی دو پیالیاں اٹھائے واپس آیا۔ ایک پیالی اس نے عمران کے سامنے رکھی اور دوسری پیالی اٹھائے وہ اپنی مخصوص کری پر بیٹھ گیا اور اس نے چائے کی پیالی اپنے سامنے رکھ لی۔

”اوہ۔ اوہ۔ آپ کی ڈگریوں کی وجہ سے مجھے یاد آ گیا ہے ورنہ تو کافی طویل عرصہ گزر گیا ہے آپ سے ملاقات ہوئے۔“ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

”چلو شکر ہے کسی کو تو میری ڈگریاں یاد رہ گئی ہیں۔ سناو۔ کیسا چل رہا ہے تمہارے کلب کا بزنس،“..... عمران نے کہا۔

”بہت اچھا جا رہا ہے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”تم نے مجھے بتایا تھا کہ تم اسوان کے رہنے والے ہو اور وہاں تمہارا تعلق کسی سرکاری تنظیم سے بھی رہا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ میں نے درست بتایا تھا۔ کیوں۔ کیا ہوا ہے۔“..... ماشر جمیکا نے چونک کر کہا۔

”اسوان کی ایک خفیہ سرکاری تنظیم ہے ڈبل ریڈ۔ اس بارے میں چند معلومات چاہئیں تھیں۔ معاوضہ منہ مانگا مل سکتا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”اسوان کا تو کوئی تعلق پاکیشیا سے نہیں ہے۔ پھر آپ کو کیوں معلومات حاصل کرنے کی ضرورت پڑ گئی؟“..... ماشر جمیکا نے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”میں ایک انسائیکلو پیڈیا مرتب کر رہا ہوں سرکاری تنظیموں کے بارے میں۔“..... عمران نے سمجھیدہ لمحے میں جواب دیا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیر و چائے اختیار مسکرا دیا جبکہ دوسری طرف سے ماشر جمیکا، عمران کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

”اوہ کے۔ چونکہ آپ نے منہ مانگے معاوضہ کی بات کی ہے اس لئے بتائیں کیا معلومات چاہئیں آپ کو۔“..... ماشر جمیکا نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ڈبل ریڈ پاکیشیا کے خلاف کوئی مشن حاصل کر رہی ہے۔ اس بارے میں تم جو معلومات حاصل کر سکتے ہو وہ بتا دینا۔“..... عمران نے کہا۔

”ڈبل ریڈ اور پاکیشیا۔ بہر حال ٹھیک ہے۔ اگر ایسا ہے تو معلوم ہو جائے گا لیکن اگر ایسا نہیں ہے تب بھی معلومات کے حصول کے لئے میری رقم تو بہر حال خرچ ہو جائے گی۔“..... ماشر جمیکا نے کہا۔

”مجھے تم پر مکمل اعتماد ہے ماشر جمیکا اس لئے تمہیں معاوضہ بھی منہ مانگا ملے گا اور معاوضہ بھی بتا دو اور اپنا اکاؤنٹ نمبر اور بینک کا نام بھی بتا دو۔“..... عمران نے کہا۔

”اس اعتماد کے لئے شکریہ مسٹر عمران۔ آپ کس نمبر پر بات کر رہے ہیں۔“..... ماشر جمیکا نے پوچھا۔

”تم کتنی دیر میں معلومات حاصل کر سکتے ہو۔“..... عمران نے

”اگر آپ فوری طور پر معلومات چاہتے ہیں تو دو گھنٹوں کے اندر اندر ورنہ دو روز کے اندر۔ پہلی صورت میں معاوضہ ڈبل ہو گا۔“..... ماشر جیکا نے کہا۔

”میں دو گھنٹوں کے بعد خود ہی دوبارہ فون کر لوں گا۔“ - عمران نے کہا۔

”ایک لاکھ ڈالر معاوضہ ہو گا۔“..... ماشر جیکا نے کہا اور ساتھ ہی بینک اور اکاؤنٹ کے بارے میں تفصیل بھی بتا دی۔

”اوکے۔ رقم پہنچ جائے گی۔ میں دو گھنٹوں کے بعد فون کروں گا۔“..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ لاڈر چونکہ اس فون کا مستقل آن رہتا تھا اس لئے فون پر ہونے والی بات چیت بلیک زیر و بھی سنتا رہتا تھا اور جب بھی رقم بھیجنے کی بات ہوتی تھی تو بلیک زیر و بھی سنتا رہتا تھا اور دیگر تفصیلات نوٹ کر لیا کرتا تھا۔

”رقم بھجوں دو اس اکاؤنٹ میں کیونکہ اس کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں ہے ہمارے پاس۔“..... عمران نے کہا تو بلیک زیر و نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھا لیا جبکہ عمران نے میز پر پڑی ہوئی ڈائری اٹھائی اور ایک بار پھر اس کی ورق گردانی شروع کر دی لیکن پھر ڈائری بند کر کے میز پر رکھ دی۔

”عمران صاحب۔ دیے یہ بات تو حیران کن ہے کہ اسوان جیسے چھوٹے ملک کی سرکاری تنظیم پاکیشیا کے خلاف کام کرنے پر

آمادہ ہو گئی ہے۔“..... بلیک زیر و نے کہا۔

”یہی شکوہ پر پاورز کو پاکیشیا سے ہے کہ پاکیشیا جیسے چھوٹے سے ملک کی سیکرٹ سروس ان کے خلاف کام کرتی ہے۔“..... عمران نے کہا تو بلیک زیر و بے اختیار ہنس پڑا۔

”آپ واقعی دوسروں کو لا جواب کر دیتے ہیں۔“..... بلیک زیر و نے شرمندہ سے لمحے میں کہا۔

”دراصل تم ملک کے ربی اور آبادی کے لحاظ سے چھوٹے بڑے کا اندازہ لگاتے ہو جبکہ اصل میں کام کرنے والوں کا مقابلہ کاؤنٹ کیا جاتا ہے۔ پاکیشیا چھوٹا سا ملک ہے لیکن اس کی سیکرٹ سروس جس حصے اور جذبے سے کام کرتی ہے وہ اصل حقیقت ہے۔“..... عمران نے کہا تو بلیک زیر و نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ دونوں دو گھنٹے تک اسی طرح باتیں کرتے رہے۔ دو گھنٹے گزرنے کے بعد عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پر لیں کرنے لگا۔

”کیٹو کلب۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نسوائی آواز سنائی دی جس نے پہلے بات کی تھی۔

”پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ماشر جیکا سے بات کراؤ۔“..... عمران نے کہا۔

”لیں سر۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ماشر جیکا بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ماشر جیکا کی آواز سنائی دی۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

لڑکی ہے۔ اس سے زیادہ مجھے اور کچھ معلوم نہیں ہے۔..... ماشر جمیکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ شکریہ۔..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔  
”اس کا مطلب ہے کہ ڈبل ریڈ والی بات غلط ہے۔..... بلیک زیو نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ کوئی نہ کوئی گڑبڑ بہر حال ہے ضرور اور اس گڑبڑ کو مادرڈ کے سیکرٹری داخلہ بھی چھپا گئے ہیں۔..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”یہ اندازہ آپ نے کس طرح لگایا ہے۔..... بلیک زیو نے چونک کر پوچھا۔

”دوسری کسی حکومت کو خصوصی طور پر مراسلہ صرف امکانات پر نہیں بھیجا جاتا لیکن واضح طور پر کچھ لکھا بھی نہیں جاتا کیونکہ کل کو اگر دونوں ملکوں کے تعلقات میں تینی آجائے تو پھر یہ خط و کتابت اوپن ہو جاتی ہے اس لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ مادرڈ حکومت صرف امکانات کی بنیاد پر خصوصی مراسلہ پاکیشیا کو بھیج دے۔ کوئی نہ کوئی بات بہر حال ہے ضرور۔..... عمران نے کہا۔

”اس کا تو مطلب ہوا کہ ماشر جمیکا اصل بات کا سراغ نہیں لگا سکا۔..... بلیک زیو نے کہا۔

”نہیں۔ میں اس کی فطرت کو جانتا ہوں۔ میری اس سے دو چار ملاقاتیں ہو چکی ہیں اور آدمی کو تو ایک نظر میں پرکھ لیا جاتا

”یقیناً تمہارے اکاؤنٹ میں رقم اب تک ٹرانسفر ہو چکی ہو گی۔..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ ابھی چند لمحے پہلے مجھے اطلاع ملی ہے۔ شکریہ۔..... ماشر جمیکا نے کہا۔

”پھر کیا رپورٹ ہے۔..... عمران نے پوچھا۔

”عمران صاحب۔ ڈبل ریڈ کے پاس کوئی مشن پاکیشیا کے لئے نہیں ہے۔ یہ بات تو حصتی ہے البتہ ایک اطلاع ایسی ہے جس نے مجھے چونکا دیا ہے کہ ڈبل ریڈ کا سب سے ٹاپ ایجنٹ کرنل سوبرز اپنی بیوی لایکا کے ساتھ اچانک کافرستان روانہ ہو گیا ہے۔ اسے گئے ہوئے تین روز ہو چکے ہیں۔ اس پر میں نے مزید معلومات حاصل کیں تو پہنچ چلا کہ کرنل سوبرز اور اس کا سیکشن دو چار بار پہلے بھی کافرستان جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں ہے۔..... ماشر جمیکا نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”کرنل سوبرز کا قد و قامت اور اس کی کوئی ایسی نشانی جسے میک اپ کے باوجود شناخت کیا جاسکے۔..... عمران نے کہا۔

”وہ لمبے قد اور ورزشی جسم کا مالک ہے۔ اس کے بال اس کے کاندھوں پر پڑے رہتے ہیں اور اپنے حلیئے کے لحاظ سے وہ کسی مار دھاڑ سے بھر پور فلم کا ہیرو دکھائی دیتا ہے۔ بس۔ اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے کیونکہ اس سے دو چار بار ہی میرا ملکراو ہوا ہے۔ البتہ لایکا کے بارے میں سنا ہے کہ وہ انتہائی خوبصورت اور سمارٹ

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

ممبران پر چھا چکی ہے۔..... عمران نے سرد لبجے میں کہا۔  
”سر۔ آپ حکم فرمائیں۔ ہم ہر لحاظ سے مستعد ہیں۔“ صدیقی  
نے جواب دیا۔

”ایک مرد اور ایک عورت کے بارے میں تفصیلات نوٹ کرو۔“  
عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرنل سوبرز کے بارے  
میں وہ تفصیل بتا دی جو ماسٹر جیکا نے بتائی تھی اور ساتھ ہی اس کی  
بیوی لا لیکا کے بارے میں بھی بتا دیا۔

”ان دونوں کا تعلق یورپی ملک اسوان کی خفیہ سرکاری تنظیم ڈبل  
ریڈ سے ہے اور یہ اطلاع ملی ہے کہ یہ دونوں پاکیشیا میں اسرائیل  
کے لئے کسی اہم مشن پر کام کرنا چاہتے ہیں۔ یہ دونوں اسوان سے  
کافرستان گئے ہیں۔ چونکہ یہ دونوں تربیت یافتہ اور سپر ایجنٹ ہیں  
اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ دونوں میک اپ میں ہوں اور یہ بھی ہو  
سکتا ہے کہ اصل حلیوں میں ہوں۔ بہر حال میک اپ کے باوجود  
اس کرنل سوبرز کو پہچانا جا سکتا ہے کیونکہ یہ اپنے انداز، چال ڈھال  
اور چہرے کے خدوخال سے کسی ایکشن سے بھرپور فلم کا ہیرو دکھائی  
دیتا ہے۔ تم ایئر پورٹ سے گزشتہ چار پانچ دنوں کا ریکارڈ چیک  
کرو اور دارالحکومت کے تمام بڑے بڑے ہوٹلوں کو بھی چیک کرو۔  
ان کے بارے میں اگر کوئی بات معلوم ہو تو مجھے رپورٹ دو۔“ عمران  
نے تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”لیں سر۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

ہے۔ کرنل سوبرز کا کافرستان جانا اور ڈبل ریڈ میں پاکیشیا کے  
خلاف کوئی سلسلہ نہ ہونے کا مطلب یہی ہے کہ وہاں انتہائی خفیہ  
سیٹ اپ کیا گیا ہے۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس  
نے رسیور اٹھانے کے لئے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون  
کی گھنٹی نجاح اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

”ایکسٹو۔“..... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لبجے میں کہا۔

”جو لیا بول رہی ہوں چیف۔“ اس وقت سیکرت سروس کے تمام  
ممبران بھی میرے فلیٹ میں موجود ہیں اور چونکہ سیکرت سروس کے  
پاس آج کل کوئی مشن نہیں ہے اس لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ  
ایک ہفتہ کی پرفا مقام پر گزار آئیں تاکہ ہمارے اعصاب پر چھا  
جانے والی ستی ختم ہو جائے۔..... جولیا نے بڑے جذباتی لبجے میں  
کہا۔

”صدیقی موجود ہے۔“..... عمران نے جولیا کی بات کا جواب  
دینے کی بجائے پوچھا۔

”لیں سر۔“..... جولیا نے چونک کر کہا۔

”اے رسیور دو۔“..... عمران نے کہا۔

”سر۔ میں صدیقی بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد صدیقی کی  
موڈبانہ آواز سنائی دی۔

”تمہاری سروس تو کسی نہ کسی حد تک کام میں مصروف رہتی ہے  
اس لئے اس کے اعصاب پر تو وہ ستی نہیں ہو سکتی جو دوسرے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”رسیور جولیا کو دو“..... عمران نے کہا۔

”لیں سر۔ جولیا بول رہی ہوں سر۔ اگر کوئی کام شروع ہو گیا ہے تو ہم بھی کام کرنے کے لئے تیار ہیں“..... جولیا نے کہا۔

”تم نے اپنے فقرے میں اگر کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں یہ یقین نہیں کہ کوئی کام شروع ہو چکا ہے یا نہیں اور میں تمہیں ہدایات دینے کے لئے رسیور اٹھانا ہی چاہتا تھا کہ تمہاری کال آگئی اس لئے میں اگر اب ہدایات دیتا تو تم نے یہی سمجھنا تھا کہ میں تمہیں پنک پر جانے سے روکنے کے لئے یہ بات کر رہا ہوں اس لئے میں نے یہ ڈیوٹی فورسٹارز کی لگائی ہے۔ تم فورسٹارز سے ہٹ کر باقی ممبران سمیت کسی بھی پرفضا مقام پر جا سکتی ہو۔ میری طرف سے اجازت ہے“..... عمران نے سرد لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

”آپ نے جولیا کو ایک لحاظ سے لگ ہٹ کر دیا ہے۔“ بلیک زیو نے کہا۔

”اگر میں یہ سب کچھ نہ کرتا تو لازماً وہ لوگ یہی سمجھتے کہ میں نے انہیں خواہ مخواہ کے ایک کام میں لگا دیا ہے اس لئے وہ پوری تندی سے کام نہ کرتے اور اس سے پاکیشیا کو ناقابل تلافی نقصان بھی ہو سکتا تھا لیکن اب ایسا نہیں ہو گا اور جہاں تک جولیا اور اس کے دوسرے ساتھیوں کا تعلق ہے تو جولیا کا ابھی فون آئے گا۔“

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہوا ہی تھا کہ

فون کی گھنٹی نجٹھی تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

”ایکسٹو“..... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لمحے میں کہا۔

”جولیا بول رہی ہوں سر۔ کیا ہمیں بھی اجازت ہے کام کرنے کی۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم بھی کام کریں گے“..... جولیا نے رندھے ہوئے لمحے میں کہا۔

”اگر تم کام کرنے کے لئے تیار ہو تو یہ تمہاری ڈیوٹی میں شامل ہے۔ صدیقی کو رسیور دو“..... عمران نے کہا۔

”لیں سر۔ صدیقی بول رہا ہوں سر“..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد صدیقی کی آواز سنائی دی۔ لمحہ انتہائی موڈبانہ تھا۔

”صدیقی۔ اب تم نے اور فورسٹارز نے جولیا کے تحت کام کرنا ہے اور اسے ہی رپورٹیں دینی ہیں“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے ایک طرف پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور“..... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”لیں بس۔ ٹائیگر بول رہا ہوں۔ اوور“..... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی موڈبانہ آواز سنائی دی تو عمران نے اسے بھی کرنل سوبرز اور لایکا کے بارے میں تفصیل بتا کر انہیں تلاش کرنے کا کہا اور پھر اور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ناڑان کی ڈیوٹی بھی لگا دینی

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ انہیں وہاں تلاش کر لے۔ ..... بلیک زیر و نے کہا۔

”ہاں۔ یقیناً اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ تم اسے کہہ دو۔ میں بھی اب ان دونوں کو تلاش کرنے کا کام کرتا ہوں۔“ ..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھا اور قدم بڑھاتا ہوا پیروں دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

پاکیشیائی دارالحکومت کی ایک مضافاتی کالونی میں اس وقت کرنل سوبرز اپنی بیوی لایکا اور اپنے سکیشن کے دو افراد رچڈ اور نارمن کے ساتھ ایک کمرے میں بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا۔ کرنل سوبرز نے نہ صرف چہرے پر نیا میک اپ کر لیا تھا بلکہ اس نے اپنے سر پر اس انداز کی وگ لگائی تھی کہ اس کے بال چھوٹے چھوٹے دکھائی دے رہے تھے۔ میک اپ کے لحاظ سے وہ ایکریمین تھا۔ اسی طرح لایکا کا نہ صرف میک اپ تبدیل کیا گیا تھا بلکہ اس کے سنبھرے بالوں کا رنگ بھی تبدیل کر دیا گیا تھا اور وہ بھی اب ایکریمین لڑکی دکھائی دے رہی تھی۔ رچڈ اور نارمن بھی ایکریمین میک اپ میں تھے۔ ان سب کے کاغذات بھی انہی خلیوں اور اسی قومیت کے تھے اور کاغذات کی رو سے وہ چاروں ایکریمیا کے ایک ادارے کے ملازم تھے جو سیاحت کے لئے آئے

سوبرز نے اس میک اپ میں اپنا نام ہیری اور لالیکا کا نام جو لین  
رکھا ہوا تھا جبکہ رچڈ اور نارمن کے کاغذات ان کے اصل ناموں  
پر ہی تھے۔

”رچڈ بول رہا ہوں“..... رچڈ نے رسیور اٹھا کر کہا اور ساتھ  
ہی لاڈر کا بٹن پر لیس کر دیا۔

”ہاشم بول رہا ہوں۔ تمہارا کام ہو گیا ہے۔ فوری طور پر کہاں  
ملات ہو سکتی ہے“..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی  
دی۔

”تم اس وقت کہاں سے بول رہے ہو“..... رچڈ نے پوچھا۔

”ڈریگن بار کے باہر پلک فون بوتھ سے کال کر رہا ہوں“۔  
دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔ میں وہیں آ رہا ہوں“..... رچڈ نے کہا اور رسیور رکھ  
دیا۔

”میں اس سے مل لوں بآس۔ یہ آدمی سیکورٹی میں ملازم ہے۔  
ایک آدمی کے ذریعے اس سے بات ہوئی تھی۔ میں نے اسے کہا  
تھا کہ وہ سیکورٹی کے تمام انتظامات سمیت اور ریکارڈ روم کو کھولنے  
اور وہاں سے کسی فائل کی کاپی کرانے کے بارے میں اقدامات کی  
تفصیل بتائے گا۔ اس نے ایک لاکھ ڈالر معاوضہ پر تمام تفصیلات  
مہیا کرنے کا وعدہ کیا تھا اور اب اس نے کال کی ہے تو وہ یہ  
تفصیلات لے آیا ہوگا“..... رچڈ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

تھے اور ان کے پاس باقاعدہ سیاحت کے بین الاقوامی کارڈز بھی  
تھے جنہیں ہر قسم کے شک و شبہ سے بالآخر سمجھا جاتا تھا۔

”یہاں ہمیں کون جانتا تھا سوبرز کہ تم نے ہم سب کے اس  
انداز میں میک اپ تبدیل کئے ہیں“..... لالیکا نے کرنل سوبرز سے  
مخاطب ہو کر کہا۔

”احتیاط اچھی چیز ہے لالیکا اور ہمارا یہ مشن تو ایسا ہے کہ ہم  
نے وہ فائل یہاں سے اس انداز میں حاصل کرنی ہے کہ کسی کو  
کانوں کا ن خبر تک نہ ہو سکے“..... کرنل سوبرز نے مسکراتے ہوئے  
جواب دیا۔

”پاکیشیا کی نیشنل لیبارٹری کا محل وقوع تو معلوم ہو چکا ہے لیکن  
اس کی اندروںی تفصیل اور اس کے ریکارڈ روم تک پہنچنے کے بارے  
میں ابھی تک کوئی فول پروف کام نہیں ہوسکا“..... رچڈ نے کہا۔

”میں نے تمہیں اسی لئے اسوان سے براہ راست یہاں بھیجا تھا  
کہ تم ہماری آمد سے پہلے سارے کام مکمل کر سکو کیونکہ میں یہاں کم  
سے کم وقت گزارنا چاہتا ہوں۔ یہاں کی سیکرٹ سروس انتہائی فعال  
اور تیز ہے۔ اگر ان کے کانوں میں معمولی سی بھنک پڑ گئی تو  
معاملات کسی بھی وقت خراب ہو سکتے ہیں“..... کرنل سوبرز نے منہ  
بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس  
پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو رچڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور  
اٹھا لیا کیونکہ یہ کوئی اس کے نام پر حاصل کی گئی تھی تھی۔ کرنل

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

دیا کیونکہ وہ سورز کی فطرت جانتی تھی۔ وہ جس کام کا فیصلہ کر لیتا تھا وہ ہر صورت میں کر گزرتا تھا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد رچڑ اور نارمن دونوں ایک مقامی آدمی کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئے تو کرنل سورز اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی لایکا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

”بیٹھیں“..... باہمی تعارف کے بعد کرنل سورز نے کہا۔

”ہاشم۔ یہ میرے باس ہیں“..... رچڑ نے کہا تو ہاشم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”پہلے مجھے رقم دی جائے پھر میں فائل کی کاپی آپ لوگوں کو دوں گا“..... ہاشم نے قدرے گھبراۓ ہوئے لجھے میں کہا۔

”رچڑ۔ مسٹر ہاشم کو گارینفڈ چیک دے دو۔ سنو ہاشم۔ ہم وعدہ ہر صورت میں نبھاتے ہیں“..... کرنل سورز نے مسکراتے ہوئے کہا

تو رچڑ نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چیک بک نکالی اور پھر ایک چیک پر رقم لکھ کر اس نے دستخط کئے اور پھر چیک کو بک سے

علیحدہ کر کے اس نے چیک ہاشم کی طرف بڑھا دیا۔ ہاشم نے غور سے چیک کو دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھلتے چلے گئے۔ اس نے چیک کو تہہ کر کے اپنی جیب میں ڈالا اور

پھر کوٹ کی اندوری جیپ سے ایک مڑی ہوئی فائل نکال کر اس نے رچڑ کی طرف بڑھا دی۔ رچڑ نے فائل کھولے بغیر کرنل سورز کی طرف بڑھا دی۔ کرنل سورز نے فائل کھولی تو اس میں

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”کیا یہ تفصیلات وہ زبانی بتائے گا یا تحریری طور پر“..... کرنل سورز نے پوچھا۔

”باس۔ یہ سیکورٹی کی فائل کی کاپی لے آئے گا۔ اس میں تمام تفصیلات موجود ہوتی ہیں“..... رچڑ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اسے پہیں لے آتا تاکہ اس سے مزید تفصیلات بھی معلوم کی جاسکیں“..... کرنل سورز نے کہا۔

”وہ یہ جگہ دیکھ لے گا باس“..... رچڑ نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”میں آج رات ہی یہ کام مکمل کر لینا چاہتا ہوں اس لئے کل صبح تک وہ یہاں بے ہوش پڑا رہے گا۔ پھر اسے رہا بھی کر دیا جائے گا تو وہ کوئی گڑبردناہ کر سکے گا“..... کرنل سورز نے کہا۔

”لیں باس۔ ٹھیک ہے۔ میں اسے یہاں لے آتا ہوں۔ آؤ“..... رچڑ نے کہا تو نارمن سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر وہ دونوں کمرے سے باہر نکل گئے۔

”رچڑ ٹھیک کہہ رہا تھا۔ اسے یہاں نہیں لانا چاہئے تھا۔ ہو سکتا ہے کہ آج رات کام نہ ہو سکے اور اگر سیکورٹی کے آدمی کو ہلاک کر دیا گیا تو وہ لوگ چونک بھی سکتے ہیں“..... لایکا نے کہا۔

”تم فکر مت کرو۔ آج رات ہی کام ہو جائے گا۔ میرے لئے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ مجھے صرف معلومات چاہیں“..... کرنل سورز نے بڑے باعتماد لجھے میں کہا تو لایکا نے اثبات میں سر ہلا

دس کا غذ تھے۔ یہ اصل فائل کی کاپی تھی۔

”کیا میں جا سکتا ہوں؟“..... ہاشم نے کہا۔

”بیٹھو ہاشم۔ ہو سکتا ہے کہ فائل کے بارے میں تم سے زبانی

معلومات بھی حاصل کرنا پڑیں۔ اس کا معاوضہ تمہیں علیحدہ دیا جائے گا۔ رچڈ۔ ہاشم کو شراب پلاو۔ ایکریمیا کی سب سے قیمتی شراب“..... کرنل سوبرز نے پہلے ہاشم اور پھر رچڈ سے مناطب ہو کر کہا۔

”شکریہ جناب“..... ہاشم نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور رچڈ اٹھ کر اندر ونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ کرنل سوبرز خاموش بیٹھا فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا۔ رچڈ نے شراب کی ایک بوتل اور ایک گلاس لا کر ہاشم کے سامنے رکھ دیا اور ہاشم ندیدوں کی طرح شراب گلاس میں ڈال کر پینے لگا۔ تھوڑی دیر بعد کرنل سوبرز نے فائل بند کر کے میز پر رکھ دی۔

”رچڈ۔ مسٹر ہاشم نے واقعی اچھا کام کیا ہے اس لئے انہیں طے شدہ معاوضے کے علاوہ بھی دس ہزار ڈالر کا چیک انعام میں دے دو“..... کرنل سوبرز نے کہا تو ہاشم کا چہرہ جو شراب پینے کی وجہ سے قدھاری انار کی طرح سرخ ہو رہا تھا بے اختیار کھل اٹھا۔

”بہت شکریہ جناب۔ آپ واقعی قدر شناس ہیں“..... ہاشم نے صرت بھرے لبجے میں کہا جبکہ رچڈ نے دوسرا چیک لکھ کر ہاشم کی طرف بڑھا دیا۔ ہاشم نے شکریہ ادا کر کے چیک رچڈ کے ہاتھ

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

سے چھپنا اور اسے بھی جیب میں ڈال لیا۔

”کیا تم نیشنل لیبارٹری کی سیکورٹی سے متعلق ہو؟“..... کرنل سوبرز نے ہاشم سے پوچھا۔

”جی ہاں۔ میں وہاں اسٹینٹ ریکارڈ کپر ہوں۔ اسی لئے تو میں اس فائل کی کاپی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا ہوں،“..... ہاشم نے جواب دیا اور پھر کرنل سوبرز اس سے مسلسل سوالات کرتا رہا اور ہاشم اس کے سوالوں کے جواب اس انداز میں دیتا رہا جیسے یہ سب کچھ بتانا بھی اس کی ڈیوٹی میں شامل ہو۔

”اب تمہاری ڈیوٹی کب ہے؟“..... کرنل سوبرز نے پوچھا۔

”کل صبح میں ڈیوٹی پر جاؤں گا“..... ہاشم نے جواب دیا۔

”کتنے بچے“..... کرنل سوبرز نے پوچھا۔

”نو بچے ڈیوٹی شروع ہوتی ہے۔ ہم ایک گھنٹہ پہلے وہاں پہنچ جاتے ہیں“..... ہاشم نے جواب دیا۔

”رچڈ۔ ہاشم کو جہاں یہ کہیں چھوڑ آؤ“..... کرنل سوبرز نے مخصوص اشارہ کرتے ہوئے رچڈ سے کہا۔

”لیں باس“..... رچڈ نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی نارمن بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

”اجازت جناب“..... ہاشم نے کرنل سوبرز سے کہا۔

”اوکے۔ وش یو گڈ لک“..... کرنل سوبرز نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہاشم مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد

رچڑ واپس آ گیا۔

”اسے بے ہوش کر دیا گیا ہے باس اور تھہ خانے میں ڈال دیا گیا ہے“..... رچڑ نے کہا۔

”اس کی گردن توڑ دو اور دونوں چیک اس کی جیب سے نکال لو۔ ہم نے رات کو مصروف رہنا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اسے ہوش آ جائے اور ہمارے لئے مسئلہ بن جائے“..... کرنل سوبرز نے کہا تو رچڑ سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

”اب تمہارا کیا پروگرام ہے سوبرز“..... لایکا نے کہا۔

”وہی جو پہلے تھا۔ آج رات مطلوبہ فائل ہمارے قفسہ میں ہو گی۔ تم صبح اسے لے کر پہلی فلاٹ سے نکل جانا۔ تمہارے ساتھ رچڑ اور نارمن بھی جائیں گے۔ میں ایک روز بعد یہاں سے کافرستان جاؤں گا اور پھر وہاں سے واپس اسوان“..... کرنل سوبرز نے کہا۔

”کیا تم مطمئن ہو کہ یہ کام آج رات ٹھیک طرح سے ہو جائے گا“..... لایکا نے کہا۔

”یہاں۔ میں نے سیکورٹی کی وہ مخصوص کمزوریاں چیک کر لی ہیں اور پھر تمہیں معلوم ہے کہ میں ڈائریکٹ ایکشن کرتا ہوں“..... کرنل سوبرز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا یہ ضروری ہے کہ تم یہاں رہو۔ ہم اکٹھے بھی تو جا سکتے ہیں“..... لایکا نے کہا۔

”نہیں۔ صبح کو فائل کی گمشدگی کی اطلاع ملتے ہی یہاں قیامت برپا ہو جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ ایرپورٹ پر چیکنگ شروع ہو جائے۔ تم عورت ہو اور یہاں کے لوگ عورتوں کی اس انداز میں تلاشی نہیں لیتے جس انداز میں یورپ اور ایکریمیا والے لیتے ہیں اس لئے تم اس فائل کو مخصوص انداز میں چھپا کر لے جاؤ گی۔ تمہاری طرف کوئی متوجہ نہیں ہو گا۔ رچڑ اور نارمن تم سے علیحدہ رہیں گے۔ وہ صرف تمہاری نگرانی کریں گے اور انہائی مجبوری کے تحت وہ تمہاری مدد کریں گے“..... کرنل سوبرز نے کہا تو لایکا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

لے کر نیشنل لیبکارڈی کی طرف چلا گیا تھا۔ وہاں ملٹری ائیلی جنس کا چیف کریل شہاب موجود تھا۔ عمران نے اس کے ساتھ مل کر ساری صورت حال کو بغور نہ صرف چیک کیا بلکہ اس نے وہاں موجود افراد سے بھی پوچھ چکھ کی۔ اس کے بعد وہ وہاں سے سیدھا دانش منزل آیا تھا۔

”کیا ہوا عمران صاحب؟.....سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے تشویش بھرے لجھے میں کہا کیونکہ عمران کے ساتھ اتنا طویل عرصہ رہنے کی وجہ سے وہ عمران کا چہرہ دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔

”وہی جس کا خطرہ تھا؟.....عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ساری تفصیل بتا دی تو بلیک زیرو کا چہرہ بھی لٹک گیا۔

”کریل سوبرز اور لاپتا کے بارے میں کوئی اطلاع؟.....عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں۔ ابھی تک کوئی اطلاع نہیں ملی،“.....بلیک زیرو نے جواب دیا۔

”ناڑان کی طرف سے بھی کوئی اطلاع نہیں ملی،“.....عمران نے پوچھا تو بلیک زیرو نے نفی میں سر ہلا دیا تو عمران نے تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”جو لیا بول رہی ہوں،“.....رابطہ قائم ہوتے ہی جو لیا کی آواز

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو اس کا چہرہ ستا ہوا تھا۔ اس وقت دوپھر کا وقت تھا اور اسے صبح دس بجے سرسلطان کی طرف سے نیشنل لیبکارڈی کے ریکارڈ روم سے ایس ایس کروز میزائل کے فارمولے کی فائل غائب کر دیئے جانے کی اطلاع مل گئی تھی۔ گواں سلسلے میں ملٹری ائیلی جنس کام کر رہی تھی لیکن فائل کی اہمیت کے پیش نظر پاکیشیا کے صدر نے سرسلطان کو اطلاع دے دیں اور وہ بھی اس فائل کو ملک سے باہر جانے سے روکنے کے لئے حرکت میں آسکیں۔

سرسلطان نے عمران کے فلیٹ پر فون کر کے تفصیل بتا دی اور جب سرسلطان نے اس فارمولے کے بارے میں تفصیل بتائی تو عمران کو اس کی اہمیت کا بخوبی احساس ہو گیا۔ چنانچہ وہ فوراً کار

سنائی دی۔

”ایکسٹو“..... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لجھے میں کہا۔

”لیں سر“..... دوسری طرف سے موڈبانہ لجھے میں کہا گیا۔

”ایئر پورٹ پر کرنل سوبرز اور لا یکا کی چینگنگ کے لئے تم نے کسی کی ڈیوٹی لگائی تھی یا نہیں“..... عمران نے مخصوص لجھے میں کہا۔

”لیں سر۔ صدر کل سے مسلسل وہاں ڈیوٹی دے رہا ہے۔ رات

دو بجے کے بعد صبح سات بجے تک چونکہ فلاٹس میں وقفہ تھا اس

لئے صدر رات دو بجے مجھے رپورٹ دے کر اپنے فلیٹ پر چلا گیا اور پھر صبح سات بجے وہ دوبارہ وہاں ڈیوٹی پر پہنچ گیا اور اب تک

کوئی مشکوک آدمی یا عورت نظر نہیں آ رہی“..... جو لیا نے تفصیل

سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”اے ٹرانسمیٹر پر کال کر کے کہو کہ وہ مجھے فون کرے“۔ عمران نے سرد لجھے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”کیا یہ لوگ فوراً یہاں سے نکلنے کی کوشش کریں گے“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ انہوں نے جس مہارت اور مستعدی سے سیکورٹی کے انتظامات کو زیرو کیا ہے اور جس انداز میں واردات کی ہے اس سے لگتا ہے کہ یہ لوگ اس کام میں مہارت رکھتے تھے اور ایسے لوگوں کی نفیات ہوتی ہے کہ وہ جس قدر مستعدی سے کام کرتے ہیں

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

اتنی ہی مستعدی سے وہ بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ ساری کارروائی رات کے پچھلے پھر ہوئی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ صبح پہلی فلاٹ سے نکلنے کی کوشش کریں اور اس وقت دوپھر ہے۔ عمران نے اور پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی نجاح اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”ایکسٹو“..... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لجھے میں کہا۔

”صدر بول رہا ہوں سر۔ مس جو لیا نے کہا ہے کہ آپ کو کال کروں“..... صدر نے موڈبانہ لجھے میں کہا۔

”ابھی ابھی مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ رات کے پچھلے پھر نیشنل لیبارٹری کے ریکارڈ روم سے انتہائی اہم میزائل فارموں کی فائل وہیں ہے۔ اس نے ابھی دس منٹ پہلے مجھے رپورٹ دی ہے کہ کوئی مشکوک آدمی یا عورت نظر نہیں آ رہی“..... جو لیا نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”میں ساڑھے چھ بجے پہنچ گیا تھا اور تب سے مستقل یہیں ہوں“..... صدر نے جواب دیا۔

”اب تک تم نے کوئی ایسی بات چیک کی ہے جو تمہاری نظر میں مشکوک ہو سکتی ہو“..... عمران نے پوچھا۔

”مشکوک۔ صرف ایک بات میرے ذہن میں کھلکھلی تھی سر۔ میں اس وقت پنجھ لاؤخ سے باہر کھڑا تھا کہ ٹیکسی ایریا میں ایک ٹیکسی آ کر رکی۔ اس میں سے ایک ایکریمین عورت اور دو ایکریمین مرد

باہر آئے۔ ایک مرد نے میکسی ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا جبکہ وہ عورت رکے بغیر لاونچ میں داخل ہو گئی اور اس نے اپنا بورڈنگ کارڈ لیا۔ وہ ایکریمیا جانے والی فلاٹ کی پسنجر تھی جبکہ دونوں مردوں نے علیحدہ علیحدہ بورڈنگ کارڈ لئے اور اصل بات جس پر میں چونکا تھا وہ یہ تھی کہ یہ تینوں ایک ہی میکسی پر آئے تھے لیکن پھر عورت ان دونوں مردوں سے اس طرح لتعلق ہو گئی تھی جیسے وہ انہیں سرے سے جانتی ہی نہ ہو۔ لیکن چونکہ یہ دونوں مردا اس قد و قامت کے نہ تھے جن کو ہم چیک کر رہے تھے اس لئے میں نے زیادہ خیال نہ کیا تھا۔ اب آپ کے پوچھنے پر مجھے یہ خیال آیا ہے”..... صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا وہ دونوں مردا اس عورت کی نگرانی کر رہے تھے؟..... عمران نے پوچھا۔

”نگرانی۔ لیں سر۔ میرا خیال ہے کہ وہ واقعی اسے نگرانی کے انداز میں ہی چیک کر رہے تھے“..... صدر نے جواب دیا۔

”کس فلاٹ پر گئے تھے وہ؟..... عمران نے پوچھا۔

”فلاٹ تو ایکریمیا کے لئے تھی سر۔ تفصیل مجھے معلوم کرنا پڑے گی“..... صدر نے کہا۔

”تمام تفصیلات معلوم کر کے مجھے کال کرو۔ ان کے نام اور دیگر تفصیلات بھی معلوم کرو“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ایک اور اس نے رسیور رکھ دیا۔

”صدر بے حد ہوشیار آدمی ہے۔ اگر یہ لوگ واقعی مشکوک ہوتے تو لامحالہ وہ پہلے ہی ہوشیار ہو جاتا“..... بلیک زیر دنے کہا۔

”ہم ایک مخصوص قد و قامت کو چیک کرتے رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کرنل سوبرز یہیں رک گیا ہو اور اس نے اپنے دوسرے ساتھیوں کو بھیج دیا ہو۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ کام کرنل سوبرز یا اس کے ساتھیوں کا نہ ہو بلکہ کسی اور گروپ نے کیا ہو۔ ابھی تو کچھ بھی واضح نہیں ہے“..... عمران نے کہا تو بلیک زیر دنے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً میں منٹ کے وقفے کے بعد فون کی گھنٹی نجھ تھا۔ تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”ایکسٹو“..... عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

”صدر بول رہا ہوں جناب“..... دوسری طرف سے صدر کی آواز سنائی دی۔

”لیں“..... عمران نے کہا۔

”سر۔ میں نے ان تینوں کے بارے میں تمام تفصیلات معلوم کر لی ہیں۔ اس عورت کا نام جولین ہے اور اس کا تعلق ناراک کے ایک بنس ادارے سے ہے۔ ویسے وہ سیاحت کے لئے یہاں دو روز پہلے پہنچی۔ ان دونوں مردوں میں سے ایک کا نام رچڈ اور دوسرے کا نام نارمن ہے اور یہ دونوں چار روز پہلے پاکیشیا پہنچ تھے۔ جولین کافرستان سے یہاں آئی تھی۔ اس کے ساتھ ایک اور مرد ہیری تھا جو ابھی واپس نہیں گیا۔ ان تینوں نے ناراک کے نکت

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

لئے ہیں۔۔۔ صدر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم نے جولین کے ساتھ آنے والے ہیری کی تصویر دیکھی ہے۔۔۔ عمران نے مخصوص لمحے میں پوچھا۔

”لیں سر۔ لیکن وہ یکسر مختلف آدمی ہے۔۔۔ صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس ہیری کا پیشہ کیا ہے۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”ادہ سر۔ نہ صرف وہ ہیری بلکہ یہ رچڑ اور نارمن بھی ایک ہی ادارے سے تعلق رکھتے ہیں۔ دیسے ان کے کاغذات میں میں الاقوامی سیاحتی کارڈ بھی شامل ہیں۔۔۔ صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کاغذات میں ان کا ایڈریس کیا ہے۔۔۔ عمران نے پوچھا تو صدر نے ایک بزنس کارپوریشن کا ایڈریس بتا دیا۔

”اس ٹیکسی کا نمبر یاد ہے تمہیں جس میں یہ تینوں آئے تھے۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”لیں سر۔۔۔ صدر نے کہا اور ساتھ ہی ٹیکسی کا نمبر بتا دیا۔

”تم وہیں ایئر پورٹ پر ہی رکو۔ اگر یہ ہیری وہاں پہنچے تو تم نے اسے انداز کر کے دالش منزل پہنچانا ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”لیں سر۔۔۔ صدر نے کہا۔

”ہیری کا حلیہ جو کاغذات میں ہے وہ جولیا کوفون کر کے بتا دو اور اسے کہہ دو کہ تمام ممبرز کو یہ حلیہ بتا کر انہیں اسے تلاش کرنے کا

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

حکم دے دے۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے پاس پڑا ہوا ٹرانسیمیٹر اٹھایا اور سامنے رکھ کر اس نے اس پر ٹائیگر کی فریکٹوئی ایڈ جست کی اور پھر اسے کال کرنے لگا۔

”لیں باس۔ ٹائیگر بول رہا ہوں۔ اور۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

”ایک ٹیکسی کا نمبر نوٹ کرو اور اسے جس قدر جلد ممکن ہو سکے ہر صورت میں تلاش کرو۔ اور۔۔۔ عمران نے اپنے اصل لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا اور ٹیکسی کا نمبر بتا دیا۔

”باس۔ اسے ٹریس کر کے کیا کرنا ہے۔ اور۔۔۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

”اس ٹیکسی ڈارسیور نے صحیح ایک عورت اور دو مردوں کو ایئر پورٹ پر ڈریپ کیا ہے۔ تم نے اس سے معلوم کرنا ہے کہ اس نے انہیں کہاں سے پک کیا تھا اور پھر مجھے ٹرانسیمیٹر پر رپورٹ کرنی ہے لیکن یہ کام جس قدر جلد ممکن ہو سکے کرنا ہے۔ اور۔۔۔ عمران نے کہا۔

”لیں باس۔ اور۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اور ایئڈ آں کہہ کر ٹرانسیمیٹر آف کر دیا۔

”تو آپ کنفرم ہیں کہ یہی فائل اڑانے والے مجرم ہیں۔۔۔ بلیک زیو نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اب اس میں کوئی شک بھی نہیں ہے۔ یہ چاروں ایک

”باس۔ میں نے اس نیکسی ڈرائیور کو ٹریس کر لیا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ اس نے ان تینوں کو ایک مضافاتی کالونی شاہ کالونی کی ایک کوٹھی جس کے بیرونی ستون نیلے رنگ کے پتھروں سے بنے ہوئے ہیں، سے پک کیا اور انہیں ایئر پورٹ پر ڈرائپ کر دیا ہے۔ اور،“..... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کس طرف ہے یہ شاہ کالونی۔ اور،“..... عمران نے پوچھا۔

”انڈسٹریل اسٹیٹ ختم ہونے کے بعد آتی ہے۔ نو تعمیر شدہ کالونی ہے باس۔ اور،“..... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم وہاں پہنچو۔ میں وہاں پہنچ رہا ہوں۔ اور اینڈ آل،“..... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اٹھ کھڑا ہوا۔

”صفر یا جولیا کی کال آئے اور اس کوٹھی سے بھی کوئی سراغ مل جائے تو اسے لازماً گھیرنا ہے۔ مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دے دینا۔“..... عمران نے بلیک زردو سے کہا اور مڑ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے شاہ کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جب وہ اس نو تعمیر کالونی کے آغاز میں پہنچا تو وہاں ٹائیگر کی کار موجود تھی اور وہ کار سے نکل کر باہر کھڑا تھا۔ عمران نے کار اس کے قریب لے جا کر روک دی۔

”میں نے وہ کوٹھی چیک کر لی ہے باس۔ وہ کوٹھی خالی معلوم ہوتی ہے۔“..... ٹائیگر نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

ہی ادارے سے مسلک ہیں۔ رچڑ اور نارمن چار روز پہلے آئے اور براہ راست ناراک سے آئے جبکہ ہیری اور جولین دو روز پہلے کافرستان سے آئے۔ پھر عورت اور دونوں مردا کمپنی میں ایک پورٹ پہنچے لیکن یہاں وہ ایک دوسرے سے لاتعلق ہو گئے اور مجھے اندازہ ہے کہ اس عورت جولین یا لا لیکا جو بھی اس کا نام ہے یہ فائل لے کر گئی ہے اس لئے رچڑ اور نارمن کو اس سے علیحدہ رکھ کر اس کی گنگانی کرائی گئی ہے۔“..... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”آپ کا تجزیہ درست ہے لیکن کریل سوبرز کیوں یہاں رہ گیا ہے۔“..... بلیک زردو نے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ اسے یہ اطلاع مل گئی ہو کہ اس کے بارے میں پوچھ گچھ کی گئی ہے یا ویسے ہی احتیاطاً اس نے یہ کام کیا ہو۔“..... عمران نے کہا تو بلیک زردو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو گئی۔ عمران نے اپنی فریکیوں پہلے ہی اس پر ایڈ جسٹ کر دی تھی اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ کال ٹائیگر کی ہو گی اس لئے اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ٹائیگر کا لنگ۔ اور،“..... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کی آواز سنائی دی۔

”لیں۔ علی عمران اشٹنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اور،“..... عمران نے کہا۔

”کہاں ہے وہ۔ آؤ۔“..... عمران نے کہا تو نائیگر اپنی کار میں بیٹھ گیا اور پھر نائیگر کی رہنمائی میں دونوں کاریں اس کوٹھی کے سامنے پہنچ کر رک گئیں۔ کوٹھی کے ستوں پر کوئی نیم پلیٹ موجود نہ تھی۔ البتہ کال بیل کا بٹن موجود تھا۔ عمران نے چھوٹے پھانک کو دبایا تو وہ کھلتا چلا گیا۔ کوٹھی واقعی خالی دکھائی دے رہی تھی۔ عمران اندر داخل ہوا اور اس کے پیچھے نائیگر بھی تھا۔

”کوٹھی واقعی خالی کر دی گئی ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”میں اسے چیک کرتا ہوں بآس۔ آپ یہاں ٹھہریں۔“ نائیگر نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا جبکہ عمران وہیں رک گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ یہ کوٹھی ان لوگوں نے لازماً کسی ڈیلر کے ذریعے حاصل کی ہو گی اس لئے اس ڈیلر کا پتہ چلانا ضروری ہے۔ تھوڑی دیر بعد نائیگر واپس آتا دکھائی دیا۔

”باس۔ کوٹھی تو خالی ہے البتہ تہہ خانے میں ایک مقامی آدمی کی لاش پڑی ہوئی ہے۔“..... نائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”مقامی آدمی کی لاش۔“..... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

”لیں بآس۔“..... نائیگر نے کہا تو عمران آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں تہہ خانے میں پہنچے تو وہاں واقعی ایک مقامی آدمی کی لاش پڑی تھی۔ اس کی گردن توڑ کر اسے ہلاک کیا گیا تھا۔ لاش کی حالت بتا رہی تھی کہ اسے ہلاک ہوئے ایک روز ہو چکا ہے۔

عمران نے جھک کر اس کی تفصیلی تلاشی لی تو اس کی ایک جیب سے سرکاری کارڈ نکل آیا اور عمران اس کارڈ کو دیکھ کر چونک پڑا کیونکہ یہ کارڈ نیشنل لیبارٹری کا تھا اور کارڈ اس آدمی کا تھا۔ اس کا نام ہاشم تھا اور وہ وہاں اسٹنٹ ریکارڈ کیپر تھا۔

”اوہ۔ تو اس ہاشم نے انہیں سیکورٹی کی تفصیلات بتائی ہیں اور انہوں نے اسے ہلاک کر کے یہاں ڈال دیا۔“..... عمران نے بڑبراتے ہوئے کہا تو نائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”یہاں فون ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”لیں بآس۔ اوپر ایک کمرے میں ہے۔“..... نائیگر نے جواب دیا تو عمران اس کمرے میں آ گیا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا تو اس میں ٹون موجود تھی۔

”تم ارڈر گرد سے معلوم کرو کہ یہاں کتنے آدمی رہتے رہے ہیں۔“..... عمران نے نائیگر سے کہا تو نائیگر سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔ عمران نے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”کرنل شہاب بول رہا ہوں۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ملٹری انسٹیلی چنس کے چیف کی بھاری سی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں کرنل صاحب۔“..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”اوہ عمران صاحب۔ کوئی نئی بات۔“..... کرنل شہاب نے چونک کر کہا تو عمران نے اسے ہاشم کی لاش اور اس کے کارڈ کے بارے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

میں تفصیل بتا کر کوٹھی کی نشاندہی بھی کر دی۔  
”اوہ۔ ہاشم آج غائب تھا۔ اس کے گھر سے بھی معلوم کیا گیا  
تھا تو یہ بتایا گیا تھا کہ وہ کل سے واپس نہیں آیا۔“..... کرنل شہاب  
نے کہا۔

”اس کی لاش آپ اٹھوا لیں اور پھر معلوم کرائیں کہ یہ کوٹھی کس  
کی ہے اور کس نے اسے ہاڑ کیا تھا۔“..... عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ میں پہنچ رہا ہوں۔“..... کرنل شہاب نے کہا تو عمران  
نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے  
سے باہر آیا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جب  
عمران بیرونی گیٹ پر پہنچا تو اسی لمحے ٹائیگر واپس اندر داخل ہو رہا  
تھا۔

”باس۔ ساتھ والی کوٹھی کا چوکیدار بتا رہا ہے کہ یہاں تین  
ایکریکین مرد اور ایک ایکریکین عورت رہتی رہی ہے۔ چار پانچ روز  
پہلے دو ایکریکین مرد یہاں آئے تھے۔ ان کے آنے کے دو روز  
بعد ایک مرد اور ایک عورت آئی اور آج صبح ایک نیکسی یہاں آئی۔  
ایک عورت اور دو مرد اس میں بیٹھ کر چلے گئے اور پھر دو گھنٹے بعد  
ایک اور نیکسی آئی اور تیسرا مرد بھی اس میں بیٹھ کر چلا گیا۔“ ٹائیگر  
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”وہ چوکیدار کہاں ہے۔“..... عمران نے باہر نکلتے ہوئے پوچھا۔  
”وہ ساتھ والی کوٹھی کا ہے۔ کوٹھی ابھی زیر تعمیر ہے۔“..... ٹائیگر

نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں اس زیر  
تعمیر کوٹھی کی طرف بڑھ گئے۔ اسی لمحے ایک ادھیڑ عمر آدمی جس نے  
کامدھے پر گن لٹکائی ہوئی تھی اور اس کے جسم پر باقاعدہ کسی  
پرائیویٹ سیکورٹی ایجنٹ کی یونیفارم بھی تھی باہر آ گیا۔ اس کا انداز  
بتا رہا تھا کہ وہ ریٹائرڈ فوجی ہے۔ اس نے عمران کو دیکھ کر بڑے  
موڈبانہ انداز میں سلام کیا۔ شاید وہ عمران سے متاثر ہو گیا تھا۔

”آپ یہاں کب سے ہیں۔“..... عمران نے پوچھا۔

”جناب۔ گزشتہ چار ہفتوں سے میں دن رات یہاں رہتا ہوں۔“  
چوکیدار نے جواب دیا۔

”آپ پڑھے لکھے لگتے ہیں۔ کیا ریٹائرڈ فوجی ہیں آپ۔“  
عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں۔ میں نے دس جماعتیں پڑھی ہیں اور میں فوج سے  
ہی ریٹائر ہوا ہوں۔ اب ایگل سیکورٹی میں ہوں اور میرا نام  
عبدالرحیم ہے۔“..... چوکیدار نے جواب دیا۔

”دوسری نیکسی جس میں اکیلا ایکریکی گیا تھا اس نیکسی کا نمبر یاد  
ہے آپ کو۔“..... عمران نے پوچھا۔

”نیکسی کا نمبر۔ جی نہیں۔ میں نے اسے غور سے تو نہیں دیکھا  
تھا۔ کیوں کیا ہوا ہے۔ کوئی خاص بات۔“..... چوکیدار نے چونک کر  
اور قدرے مشکوک سے لبھے میں کہا۔

”ابھی ملٹری اٹیلی جنس کے چیف یہاں پہنچنے والے ہیں کیونکہ

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

سیکورٹی میں پہلے ڈرائیور رہا ہے۔ مجھے اس کا نام یاد ہے۔ اس کا نام ابرار حسین ہے۔ ویسے میں نے نمبر نہیں دیکھا تھا،..... چوکیدار نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

”بس کافی ہے۔ اب ہم اسے ٹریس کر لیں گے۔ شکریہ۔“ عمران نے کہا اور واپس اپنی کار کی طرف بڑھ گیا جبکہ چوکیدار جلدی سے واپس اپنی کوٹھی میں چلا گیا۔

”ٹیکسی اسٹینڈ چلو،.....“ عمران نے اپنی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاایا اور اپنی کار کی طرف بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد دونوں آگے پیچھے شہر کے میں ٹیکسی اسٹینڈ پر پہنچ گئے۔ ٹائیگر کار سے اتر اور اسٹینڈ کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران ویسے ہی اپنی کار میں بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واپس آگیا۔

”باس۔ وہ اس وقت مہاراجہ بازار میں مہاراجہ ہوٹل میں کھانا کھاتا ہے اور چائے وغیرہ پیتا ہے،..... ٹائیگر نے واپس آ کر کہا۔

”ٹھیک ہے۔ چلو۔ مجھے تو معلوم نہیں کہ مہاراجہ بازار کہاں ہے،.....“ عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تقریباً چالیس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک گنجان آباد علاقے کے قریب پہنچ گئے۔ یہاں ایک محلی جگہ پر ٹائیگر نے کار روکی تو عمران نے بھی اس کے پیچھے کار روک دی۔

”میں اسے ٹریس کر کے لے آتا ہوں بس،..... ٹائیگر نے کار

یہ غیر ملکی دشمن تھے اور اس ساتھ والی کوٹھی کے تہہ خانے میں ایک لاش بھی موجود ہے،..... عمران نے کہا تو چوکیدار کا چہرہ یکخت زرد پزگیا۔

”مم۔ مم۔ مگر جناب میں تو غریب آدمی ہوں۔ مجھے تو کچھ معلوم نہیں ہے،..... چوکیدار نے بری طرح گھبرائے ہوئے لجھ میں کہا۔

”تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم ریٹائرڈ فوجی ہو اور فوجی تو بے حد محبت وطن ہوتے ہیں۔ تم اپنے ذہن پر زور دے کر اس دوسری ٹیکسی کا نمبر یا کوئی ایسی نشانی بتاؤ کہ جس سے ہم اس ٹیکسی کو ٹریس کر لیں،.....“ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک بڑی مالیت کا نوٹ نکال کر چوکیدار کے ہاتھ میں تھما دیا۔

”اوہ۔ اوہ جناب،..... چوکیدار اتنی بڑی مالیت کا نوٹ دیکھ کر گھبرا گیا تھا۔

”یہ تھفہ ہے میری طرف سے۔ رکھ لو،.....“ عمران نے کہا۔

”شکریہ جناب۔ آپ واقعی غریب پرور ہیں۔ مجھے یاد کرنے دیجئے۔ میرے ذہن میں ایک بات موجود ہے لیکن سامنے نہیں آ رہی،..... چوکیدار نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نوٹ بھی جیب میں ڈالا اور ساتھ ہی آنکھیں بھی بند کر لیں۔

”اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ مجھے یاد آ گیا۔ اس ٹیکسی کا ڈرائیور ایگل

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

سے اتر کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران نے اثبات میں سر بلایا۔ البتہ وہ کار سے اتر کر اس سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد ٹائیگر ایک درمیانے قد اور ورزشی جسم کے نوجوان کے ساتھ واپس آتا دکھائی دیا۔

”یہ ابرار حسین ہے بس۔ ٹیکسی ڈرائیور“..... ٹائیگر نے قریب آ کر عمران سے کہا تو ابرار حسین نے عمران کو سلام کیا۔

”جناب۔ مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہو تو میں معافی چاہتا ہوں“۔ ابرار حسین نے گھبرائے ہوئے لبجھ میں کہا۔ نجانے ٹائیگر نے عمران کے بارے میں اسے کیا بتایا تھا۔

”پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم صرف یہ بتا دو کہ تم نے شاہ کالونی کی کوئی، جس کے ستونوں پر نیلے رنگ کا پتھر لگا ہوا ہے، سے ایک ایکر بیمین کو پک کیا تھا۔ اسے کہاں ڈراپ کیا ہے“..... عمران نے کہا تو ابرار حسین چونک پڑا۔

”اوہ۔ یہ سر۔ مجھے یاد ہے کیونکہ اسٹینڈ پروفون کر کے باقاعدہ ٹیکسی کال کی گئی تھی۔ ان کے پاس ایک بیگ تھا۔ میں نے انہیں ہوٹل ایور شائن کے سامنے ڈراپ کیا تھا۔ انہوں نے مجھے خاصی بڑی ٹپ بھی دی تھی“..... ابرار حسین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اب اس کے لبجھ میں گھبراہٹ نہیں تھی۔

”کیا وہ تمہارے سامنے ہوٹل کے اندر گیا تھا“..... عمران نے پوچھا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”لیں سر۔ میں وہاں پسخت کے انتظار میں رک گیا تھا۔ پھر کچھ دیر بعد مجھے پسخت ملا تو میں گیا تھا“..... ابرار حسین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”راستے میں وہ کہاں کہاں رکا تھا“..... عمران نے پوچھا۔ ”انہیں جناب۔ وہ کہیں بھی نہیں رکا۔ انہوں نے مجھے ہوٹل ایور شائن کا ہی کہا تھا اور میں سیدھا وہیں گیا تھا“..... ابرار حسین نے جواب دیا۔

”اوکے۔ شکریہ“..... عمران نے کہا تو ابرار حسین نے سلام کیا اور واپس مڑ گیا۔

”اب وہاں چیک کرنا پڑے گا“..... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد دونوں کاریں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتی ہوئیں ہوٹل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو کر دونوں کاریں پارکنگ کی طرف مڑ گئیں۔ عمران نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے کار لاک کی ہی تھی کہ پارکنگ بوائے نے آ کر اسے پارکنگ کارڈ دیا۔ عمران سر ہلاتا ہوا کارڈ جیب میں ڈال کر ہوٹل کے میں گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ ٹائیگر بھی اس کے پیچھے تھا۔ اس ہوٹل کا ابھی حال ہی میں افتتاح ہوا تھا اور عمران یہاں پہلی بار آ رہا تھا۔ ویسے اس نے سن تھا کہ یہ ہوٹل غیر ملکیوں اور خصوصاً درمیانے طبقے کے غیر ملکی سیاحوں میں خاصا مشہور ہے۔ عمران جب ہال میں داخل ہوا تو اس

کہا۔

”اوہ سوری۔ میری ڈیوٹی تو چار بجے سے رات بارہ بجے تک ہے۔..... لڑکی نے اس بار نرم لمحے میں مسکراتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے عمران کے فقرے سے وہ جو بات بھی تھی ویسی نہ تھی اور پھر عمران نے اس کی تعریف بھی خوبصورت انداز میں کر دی تھی اس لئے لڑکی کا رویہ اور چہرے کے تاثرات بھی یکنہت بدلتے تھے۔

”صحح کے وقت کس کی ڈیوٹی ہوتی ہے اور وہ اس وقت کہاں مل سکتی ہے۔..... عمران نے کہا۔

”بھی۔ صحح کو ڈیوٹی مس ارم کی ہوتی ہے لیکن وہ گھر پر کسی سے نہیں ملا کرتی۔ آپ کل صحح آ کر ان سے بات کر لیجئے۔..... لڑکی نے جواب دیا۔

”اوہ نہیں۔ اگر آج میرے ان دوست سے میری ملاقات نہ ہو سکی تو میرا لاکھوں ڈالر کا نقصان ہو جائے گا۔ آپ فون پر مس ارم سے بات کر دیں۔..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔..... لڑکی نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس قدر خوبصورت ہیں کہ عالمی مقابلہ حسن میں حصہ لے سکتی ہیں نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”سائز بول رہی ہوں۔ کاؤنٹر پر دو صاحبان آئے ہیں۔ ان کا ایک دوست کل صحح دس بجے ہوٹل میں آ کر ٹھہرا ہے۔ انہیں اس کا نام یاد نہیں رہا البتہ اس کا حلیہ بتا سکتے ہیں۔ میں نے تو انہیں کہا کہ وہ کل صحح آ کر تم سے بات کر لیں لیکن ان کا کہنا ہے کہ اگر

کے چہرے پر خود بخود تحسین کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ ہال کو بے حد خوبصورت انداز میں سجا یا گیا تھا۔ ایک طرف بیضوی کاؤنٹر تھا جس کی ایک سائیڈ پر ایک خوبصورت لڑکی سٹول پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سامنے جدید ساخت کا فون رکھا ہوا تھا۔ ساتھ ہی ایک رجسٹر بھی موجود تھا جبکہ ایک اور لڑکی آنے جانے والوں کو ڈیل کرنے میں مصروف تھی۔ عمران کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر اس لڑکی کے سامنے رک گیا۔

”لیں سر۔..... لڑکی نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”آپ کی یہاں ڈیوٹی کس وقت شروع ہوتی ہے اور کس وقت ختم ہوتی ہے۔..... عمران نے کہا تو لڑکی کے چہرے کا رنگ یکنہت بدلتا گیا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔..... لڑکی نے ہونٹ چباتے ہوئے قدرے غصیلے لمحے میں کہا۔

”تاراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے مس۔ یہ ٹھیک ہے کہ آپ اس قدر خوبصورت ہیں کہ عالمی مقابلہ حسن میں حصہ لے سکتی ہیں لیکن میں نے یہ بات اس لئے پوچھی ہے کہ میرا ایک دوست کل صحح تقریباً دس بجے یہاں آیا تھا۔ مجھے اس کا نام یاد نہیں رہا اس لئے اس کا حلیہ بتا سکتا ہوں اور یہ بات اسے بتائی جا سکتی ہے جس کی ڈیوٹی بھی صحح دس بجے ہوتی ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

آج ان کی اس دوست سے ملاقات نہ ہوئی تو ان کا لاکھوں ڈالر کا نقصان ہو جائے گا۔ تم ان سے اس کا حلیہ سن لو۔ اگر یاد آجائے تو انہیں نام بتا دو۔ کاؤنٹر پر بیٹھی ہوئی لڑکی نے کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سن کر اس نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

”تکلیف دینے کی معدودت چاہتا ہوں مس ارم“..... عمران نے رسیور لے کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

”جی کوئی بات نہیں۔ آپ حلیہ بتائیں“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے صدر کا بتایا ہوا ہیری کا تفصیلی حلیہ بتا دیا جو صدر نے ایئر پورٹ کے کاغذات میں موجود تصویر دیکھ کر بتایا تھا۔

”اوہ۔ میں سر۔ آپ کے دوست کا نام ہیری ہے۔ انہوں نے کل دس بجے کے قریب آ کر ہوٹل میں کمرہ لیا تھا۔ وہ ایکریمین ”اوہ۔ ان کا کمرہ نمبر دو سو بارہ ہے“..... مس ارم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”بے حد شکر یہ مس ارم“..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”اب مجھے بھی یاد آ گیا ہے۔ ان کا نام ہیری ہی ہے اور مس ارم کے مطابق انہیں کمرہ نمبر دو سو بارہ دیا گیا تھا“..... عمران نے کاؤنٹر پر موجود لڑکی سے کہا تو لڑکی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رجسٹر کھولا اور پھر اس نے مرکر کاؤنٹر کے پیچھے کمروں کی چاہیوں کو چیک کیا۔ کمرہ نمبر دو سو بارہ کی چاہی موجود نہ تھی۔

”وہ کمرے میں ہیں۔ کیا نام انہیں بتایا جائے“..... لڑکی نے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

رسیور کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

”ماستر جیکا“..... عمران نے کہا تو لڑکی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ عمران اس وقت اپنی اصل شکل میں تھا۔ اس لئے ظاہر ہے وہ پاکیشیائی تھا اور پاکیشیائیوں کے ایسے نام نہ ہوتے تھے۔

”یہ میرا نک نیم ہے“..... عمران نے کہا تو لڑکی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے نمبر پر لیس کر دیئے۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا۔

”حیرت ہے۔ کوئی کال اٹھد ہی نہیں کر رہا۔ چاہی بھی کی بورڈ پر نہیں ہے“..... لڑکی نے حیرت بھرے لبھے میں کہا۔

”وہ سونے کا بے حد شو قین ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ سو رہا ہو۔ ہم خود جا کر دیکھ لیتے ہیں۔ تھیںک یو“..... عمران نے کہا اور لفت کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر جواب تک خاموش کھڑا تھا اسی طرح خاموشی سے عمران کے پیچھے لفت کی طرف بڑھ گیا۔ کمرے کا نمبر بتا رہا تھا کہ کمرہ دوسری منزل پر ہے کیونکہ ہوٹلوں کے رواج کے مطابق دو سو کا مطلب دوسری منزل اور تین سو کا مطلب تیسرا منزل ہوتا ہے۔ دوسری منزل پر پہنچ کر جب عمران اور ٹائیگر کمرہ نمبر دو سو بارہ کے سامنے پہنچے تو دروازہ بند تھا۔ دیوار پر ہیری کے نام کی چٹ موجود تھی۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پر لیس کر دیا۔

کافی دیر تک پر لیس کئے رکھا لیکن کوئی رسپانس نہ ملا تو اس نے

جب سے ایک مری ہوئی تارنکالی اور اسے لاک میں ڈال کر اس نے دائیں بائیں گھمانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد کلک کی آواز کے ساتھ ہی لاک کھل گیا تو عمران نے تار باہر نکالی اور پینڈل گھما کر دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

”کمرہ خالی ہے“..... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

”وہ چابی بھی ساتھ لے گیا ہو گا“..... عمران کے پیچھے اندر داخل ہوتے ہوئے ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازہ بند کر دیا۔ کمرہ واقعی خالی تھا۔ عمران نے کمرے کی تلاشی لینا شروع کر دی لیکن وہاں کوئی چیز بھی نہیں تھی۔ الماری خالی پڑی تھی۔ ٹائیگر ایک طرف پڑی ہوئی رہی کی ٹوکری کی طرف بڑھ گیا لیکن ٹوکری بھی بانجھ عورت کی گود کی طرح خالی تھی۔ عمران تپائی پر پڑے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا اور پھر فون کو دیکھتے ہی اس کی آنکھوں میں چمک آگئی۔ فون پر میموری موجود تھی۔ عمران کو شاید پہلے ہی اس کی توقع تھی کیونکہ ان دونوں جدید ہوٹلوں میں میموری والے فون ہی استعمال ہوتے تھے تاکہ پسنجر کی عدم موجودگی میں کوئی فون آئے تو پیغام ریکارڈ کرانے کا کاشن خود بخود کال کرنے والے کو مل جاتا ہے اور اس کا پیغام میموری میں محفوظ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہاں سے کی جانے والی کال بھی میموری میں اس وقت تک محفوظ رہتی ہے جب تک اسے باقاعدہ واش نہ کیا جائے۔

عمران نے فون کے مختلف بائیں دبائے تو ایک کال کی نشاندہی

ہونا شروع ہو گئی۔ یہ کال اسی فون سے کی گئی تھی۔ عمران نے ایک بار پھر مختلف بائیں پر لیں کئے تو کال کے الفاظ سکرین پر ابھرنے شروع ہو گئے۔ عمران خاموش کھڑا نہیں دیکھتا رہا۔ کال کسی جیگر کو کی گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد جب کال ختم ہو گئی تو عمران نے مختلف بائیں مزید دبائے تو سکرین پر وہ نمبر آ گیا جہاں یہ کال کی گئی تھی۔ عمران نے فون آف کیا اور پھر فون کے نچلے حصے میں موجود بائیں پر لیں کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور رسیور اٹھا کر نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”انکوائری پلیز“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”ہوٹل ایورشاں سے ڈپٹی ڈائریکٹر سنٹرل انسلی جنس بیورو بول رہا ہوں“..... عمران نے لبجھ کو باوقار اور سخت بناتے ہوئے کہا۔

”لیں سر۔ حکم سر“..... دوسری طرف سے مواد بانہ لبجھ میں کہا گیا۔

”ایک فون نمبر کرو اور چیک کر کے بتاؤ کہ یہ فون نمبر کس کے نام سے اور کہاں نصب ہے اور یہ بھی سن لو کہ یہ انتہائی اہم سرکاری معاملہ ہے اس لئے کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہئے“..... عمران نے سخت لبجھ میں کہا۔

”کوئی کوتاہی نہیں ہو گی سر“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے سکرین پر آنے والا وہ فون نمبر بتا دیا جہاں کال کی گئی

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”میں چیک کرتی ہوں سر“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔ عمران نے کال کرتے ہوئے ہوٹل کا ریفرنس دیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہ پہلے یہ معلوم کرے گی کہ فون کہاں سے کیا جا رہا ہے۔

”ہیلو سر“..... تھوڑی دیر بعد انکواڑی آپ پیٹر کی آواز سنائی دی۔ ”لیں“..... عمران نے کہا۔

”جناب۔ یہ نمبر جیگر کے نام پر بندرگاہ پر واقع ہوٹل ریڈی سی میں نصب ہے“..... انکواڑی آپ پیٹر نے جواب دیا۔

”کیا اچھی طرح چیک کر لیا ہے“..... عمران نے کہا حالانکہ جیگر کا نام سن کر اس کی تسلی ہو گئی تھی کہ انکواڑی آپ پیٹر نے درست چینگ کی ہے لیکن اس نے جان بوجھ کر یہ فقرہ کہا تھا تاکہ انکواڑی آپ پیٹر پر رعب قائم رہے اور وہ جیگر کو فون کر کے اطلاع نہ دے۔

”لیں سر۔ دو بار چیک کیا ہے“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اب یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں کہ اٹ از اسٹیٹ سیکرٹ“۔ عمران نے سرد لبجھ میں کہا۔

”میں اپنی ذمہ داری سمجھتی ہوں سر“..... انکواڑی آپ پیٹر نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

”تم نے ریڈی سی ہوٹل دیکھا ہوا ہے“..... عمران نے مرکر ٹائیگر

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

سے کہا۔

”جی ہاں۔ ایک چھوٹا سا ہوٹل ہے بندرگاہ پر“..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

”اس ہیری نے یہاں سے جیگر کو کال کی ہے اور اس کو اسوان کے روپرٹ کا حوالہ دے کر اس سے کہا کہ وہ اسے کافرستان فوراً بھجوانے کا انتظام کر سکتا ہے یا نہیں جس پر جیگر نے کہا کہ ایسا کل ہو سکے گا آج نہیں۔ اس کے بعد ہیری نے اس کے پاس پہنچنے کی بات کر کے کال ختم کر دی۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اس وقت بھی وہاں موجود ہے اور یقیناً یہاں اس نے میک اپ تبدیل کر لیا ہو گا اس لئے وہ چاپی ساتھ لے گیا کیونکہ چاپی دیتے وقت اسے خدشہ تھا کہ کاؤنٹر گرل اس کا مختلف روپ دیکھ کر چونکہ نہ پڑئے۔“ عمران نے کہا۔

”پھر اسے چیک کر لیتے ہیں باس“..... ٹائیگر نے کہا۔ ”ہو سکتا ہے اس نے نام بھی تبدیل کر لیا ہو۔ اس جیگر کو پکڑنا ہو گا۔ میں جوانا کو وہاں بھیج دیتا ہوں۔ تم بھی وہاں پہنچ جاؤ اور اس جیگر کو وہاں سے اس انداز میں اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچاؤ کہ ہوٹل والوں کو اس کے اغوا کا علم نہ ہو سکے“..... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرنل سو برز اس وقت ہوٹل ریڈی کے ایک کمرے میں بیٹھا تھا۔ اس نے اپنا میک اپ تبدیل کر لیا تھا اور اب نئے میک اپ میں وہ کارمن نشاد تھا۔ گواں کے پاس اس نے میک اپ کے بارے میں بھی کاغذات موجود تھے اور ان کا غذاء کی رو سے اس کا نام رابرٹ تھا لیکن چونکہ اس نے اسمگل ہو کر پاکیشیا سے کافرستان پہنچنا تھا اس لئے یہ کاغذات اس کے کام نہ آ سکتے تھے۔

رات کو اس نے لایکا، رچڑ اور نارمن کے ذریعے نیشنل لابریری میں ریڈ کر کے دہاں دس افراد کو ہلاک کر کے ایس ایس کروز میزاں کی فائل ریکارڈ روم سے نکال لی تھی اور پھر وہ سب بغیر کسی کے سامنے آئے دہاں سے واپس اس مضافاتی کالونی کی کوٹھی میں پہنچ گئے۔ چونکہ ایکریمیا کے لئے فلاٹ صبح کو جانی تھی اس لئے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

انہوں نے فون کر کے لا لیکا، رچڑ اور نارمن کے لئے ٹکٹیں بک کرالی تھیں۔ کرنل سو برز اس لئے ساتھ نہیں جانا چاہتا تھا کہ اگر مشری ائمیل جنس یا سیکرٹ سروس کو کوئی اطلاع پہنچی بھی ہو گی تو اس کے بارے میں پہنچی ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ ایئر پورٹ پر نگرانی ہو رہی ہو یا ہر مسافر کی تلاشی لی جائے اس لئے اس نے لا لیکا اور اس کی نگرانی کے لئے رچڑ اور نارمن کو بھج دیا تھا۔

پھر فون کر کے اس نے میں ٹکسی اسٹینڈ سے ٹکسی منگو والی گئی تھی اور لا لیکا، رچڑ اور نارمن تینوں ٹکسی پر بیٹھ کر ایئر پورٹ پہنچ گئے تھے۔ پھر وہاں سے رچڑ نے فون کر کے اسے اطلاع دی تھی کہ انہوں نے ایک آدمی کو ایئر پورٹ پر مارک کیا ہے۔ وہ ان کی طرف متوجہ ہے اور یوں لگتا ہے کہ اسے کسی خاص آدمی کی تلاش ہے۔ کرنل سو برز نے انہیں مزید محتاط رہنے کا کہہ دیا تھا اور پھر اسے دوبارہ فون ملا تو یہ فون لا لیکا کی طرف سے تھا۔ لا لیکا نے پاکیشیا کے بعد آنے والے طیارے کے پہلے شاپ کے ایئر پورٹ سے اسے فون کیا تھا اور اس نے بتایا تھا کہ اس کی کیا، کسی کی بھی تلاشی نہیں لی گئی اور وہ فائل سمیت یہاں پہنچ گئے ہیں تو کرنل سو برز نے اسے بتایا کہ وہ بھی کوٹھی چھوڑ کر ہوٹل میں شفت ہو رہا ہے کیونکہ یہاں اکیلے رہ کر وہ کسی کو مشوک نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے وہ ناراک پہنچ کر اسے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دے۔

اس کے بعد کرنل سو برز نے فون کر کے ٹکسی اسٹینڈ سے اپنے

لئے نیکی مانگوائی اور اس میں بیٹھ کر وہ ہوٹل ایور شائن پہنچ گیا۔ اس ہوٹل کے بارے میں اسے بتایا گیا تھا کہ یہاں غیر ملکی کافی تعداد میں آتے جاتے رہتے ہیں اس لئے وہ اس ہوٹل میں مشکوک نہ ہو گا۔ وہاں کمرہ لے کر اس نے سب سے پہلے تو اپنا نیا میک اپ تبدیل کیا اور پھر اس نے ہوٹل ریڈی کے مالک و منیجر جیگر کو ایک ٹپ کے حوالے سے کال کر کے اس سے پاکیشیا سے بھری راستے کے ذریعے کافرستان پہنچنے کی بات کی۔ جیگر نے اسے بتایا کہ آج رات ایسا ممکن نہیں ہے البتہ کل رات فول پروف بندوبست ہو سکتا ہے۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

بتایا کہ اس نے جو شپ دی تھی جیگر نے اس سے فون پر بات کی تھی اور اس نے اس شپ کو اوکے کیا ہے اس لئے اب وہ کام کرنے کے لئے تیار ہے اور یہ کام آج رات بھی ہو سکتا ہے۔ جیگر نے اسے بتایا کہ اس نے کل رات کی بات اس کے ٹالنے کے لئے کی تھی۔ البتہ اسے انتظار کرنے میں دو گھنٹے لگ جائیں گے اور وہ ایک خفیہ لائچ میں اس کے ساتھ کافرستان جائے گا۔ چنانچہ ان دو گھنٹوں کے لئے اس نے کرٹل سوبرز کو یہ کمرہ دے دیا تھا اور یہ دو گھنٹے گزرنے کے لئے کرٹل سوبرز ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بجھی تو کرٹل سوبرز نے رسیوٹ کنٹرول کے ذریعے ٹی وی کی آواز بند کی اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

”لیں۔ رابرٹ بول رہا ہوں“..... کرٹل سوبرز نے کہا۔

”جیگر بول رہا ہوں۔ تمام انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔ میرا خاص آدمی ٹوپی آپ کو لینے کے لئے آ رہا ہے۔ آپ اس کے ساتھ آ جائیں تاکہ ہم کافرستان روانہ ہو سکیں“..... دوسری طرف سے جیگر کی آواز سنائی دی۔

”کوئی چیکنگ وغیرہ تو راستے میں نہیں ہو گی“..... کرٹل سوبرز نے پوچھا۔

”اوہ نہیں۔ یہاں سے کافرستان تک معاملات کلیئر کر دیئے گئے ہیں۔ آپ بے قدر رہیں“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرٹل سوبرز نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے رسیوٹ کنٹرول یہاں پہنچ کر اس نے جیگر سے ملاقات کی اور جیگر نے اسے

چنانچہ اس دوران کرٹل سوبرز نے ریڈی ہوٹل میں ہی رہنے کا فیصلہ کر لیا تاکہ وہ کسی طرح بھی مشکوک نہ ہو۔ چونکہ وہ میک اپ تبدیل کر چکا تھا اس لئے اب تبدیل شدہ میک اپ میں وہ کاؤنٹر پر کمرے کی چابی دینے نہ جا سکتا تھا اس لئے چابی جیب میں ڈالے اور بیگ اٹھائے وہ ہوٹل سے باہر آ گیا اور پھر نیکی میں بیٹھ کر پہلے وہ میں مارکیٹ گیا اور وہاں نیکی چھوڑ کر وہ مارکیٹ میں گھومتا پھرتا رہا۔ اس کے بعد اس نے نئی نیکی لی اور ہوٹل ریڈی ٹپنچ گیا۔ اس طرح وہ ہر قسم کی چیکنگ اور شک و شبہ سے بالآخر رہنا چاہتا تھا اور دیسے بھی یہ ساری احتیاطیں اس کے مزاج کا حصہ تھیں۔

یہاں پہنچ کر اس نے جیگر سے ملاقات کی اور جیگر نے اسے

اٹھا کر ٹوپی بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو کرنل سوبرز نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔  
”میرا نام ٹونی ہے جناب۔ باس نے آپ کو کال کیا ہو گا۔“  
باہر موجود آدمی نے مودبانہ لمحے میں کہا۔

”ہاں۔ کہاں جانا ہے۔“..... کرنل سوبرز نے پوچھا۔

”یہاں سے جیپ میں سوناک ساحل پر پہنچنا ہے۔ وہاں خصوصی لانچ موجود ہے اور باس بھی وہاں موجود ہیں۔ وہ آپ کے ساتھ جائیں گے۔“..... ٹونی نے کہا تو کرنل سوبرز نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر مڑ کر اس نے ایک طرف رکھا ہوا اپنا بیگ اٹھایا اور کمربے سے باہر آ گیا۔ ٹونی نے دروازہ بند کیا اور اسے ساتھ لے کر ہوٹل سے باہر آ گیا۔ یہاں ایک بڑے پہیوں اور چوڑے ٹاروں والی مخصوص جیپ موجود تھی۔ کرنل سوبرز جانتا تھا کہ یہ بارگورمانا مخصوص جیپ ہے جو ریت پر بھی اتنی ہی آسانی سے چل سکتی ہے جتنی عام جیپ پختہ سڑک پر چلتی ہے۔

”کیا یہ جیپ جیگر کی ہے۔“..... کرنل سوبرز نے جیپ کی سائیڈ پر بیٹھتے ہوئے ٹونی سے مخاطب ہو کر کہا جو ڈرائیور گ سیٹ پر بیٹھ رہا تھا۔

”یہ سر۔ ہمیں بنس کے سلسلے میں ریت پر خاصے فاصلے پر جانا پڑتا ہے۔“..... ٹونی نے جیپ کو شارٹ کرتے ہوئے کہا تو کرنل سوبرز نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جیپ ساحل کے ساتھ ساتھ

ریت پر تقریباً ایک گھنٹے تک دوڑتی رہی۔ پھر ایک موڑ آتے ہی انہیں دور سے ایک بڑی لانچ کنارے پر کھڑی نظر آنے لگ گئی۔ جیپ اس لانچ کے قریب جا کر کچھ تو کرنل سوبرز بیگ اٹھائے نیچے اتر آیا۔ لانچ میں سے لمبے قد اور بھاری جسم کا جیگر بھی اتر آیا تھا۔ لانچ میں دو آدمی اور تھے۔

”ٹونی۔ تم جیپ لے کر واپس جاؤ۔ میں صاحب کو کافرستان پہنچا کر واپس آ جاؤں گا۔ تم نے اس دوران ہر طرح کا خیال رکھنا ہے۔“..... جیگر نے ٹونی سے کہا۔

”لیں باس۔ آپ بے فکر رہیں۔“..... ٹونی نے مودبانہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سنو۔ اگر کوئی میرے بارے میں پوچھے تو تم نے کوئی بات نہیں بتانی۔“..... کرنل سوبرز نے ٹونی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”آپ بے فکر رہیں جناب۔ ٹونی اس معاملے میں بے حد ذمہ دار آدمی ہے۔“..... جیگر نے کہا تو کرنل سوبرز نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر ٹونی جیپ لے کر واپس چلا گیا تو کرنل سوبرز لانچ میں سوار ہو گیا۔ جیگر بھی سوار ہو گیا۔ لانچ خاصی جدید تھی۔ جیگر کے حکم پر لانچ شارٹ ہوئی اور تیزی سے سمندر کی اندر ٹوٹنی طرف کو بڑھتی چلی گئی۔

”آپ نیچے کی بن میں چلے جائیں۔ وہاں شراب بھی موجود ہے۔ ہم چار گھنٹوں کے اندر اندر کافرستان پہنچ جائیں گے۔“..... جیگر

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

دلوں۔ وہ مجھے بڑی مالیت کے ایک کرنی نوٹ کا نصف حصہ دے گا جس کا نمبر کے اور ایس ایس چھپا ہوا ہو گا۔ پھر یہ نصف نوٹ میں ہیڈ کوارٹر پہنچا دلوں۔ چنانچہ میں کارسیکا سفارت خانے گئی۔ وہاں سینڈ سیکرٹری تھامسن کو فائل دے دی۔ اس نے مجھے نصف نوٹ دیا جو میرے پاس ہے۔ میں اب کل اسوان جاؤں گی۔ اور، لایکا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”گذ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ مش مکمل ہو گیا۔ دیری گذ۔ اور،..... کرنل سوبرز نے انتہائی سرت بھرے لجھے میں کہا۔

”تم کہاں ہو اور کیا کر رہے ہو۔ اور،..... لایکا نے کہا۔ ”تمہارا کیا خیال ہے۔ میں کیا کر رہا ہوں گا۔ اور،..... کرنل سوبرز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کسی مقامی لڑکی کو لئے پڑے ہو گے۔ اور،..... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل سوبرز بے اختیار ہلکھلا کر ہنس پڑا۔

”مجھے معلوم تھا کہ تم یہی کہو گی۔ میں اس وقت ایک لائچ میں موجود ہوں اور کافرستان جا رہا ہوں۔ اور،..... کرنل سوبرز نے ہستے ہوئے جواب دیا۔

”کوئی گڑ بڑ تو نہیں ہوئی۔ اور،..... لایکا نے پوچھا۔ ”نہیں۔ اور،..... کرنل سوبرز نے جواب دیا۔

”اوکے۔ پھر کب پہنچوں گے اسوان۔ اور،..... لایکا نے کہا۔ ”کل میں کسی بھی فلاں سے ناراک اور پھر ناراک سے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

نے کہا تو کرنل سوبرز کے سر ہلانے پر ایک آدمی اسے ساتھ لے کر نیچے بنے ہوئے کیمین میں آ گیا۔ یہاں بیڈ بھی تھا اور کریاں، میزیں بھی ایک طرف موجود تھیں جس پر مختلف برائند کی شراب کی بوئیں موجود تھیں۔ وہ آدمی کرنل سوبرز کو وہاں چھوڑ کر واپس اور پر چلا گیا تھا۔ کرنل سوبرز اطمینان سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ ابھی اسے بیٹھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اس کی جیب میں موجود پیشل ٹرانسمیٹر کی سیٹی سنائی دی تو اس نے چونک کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور ٹرانسمیٹر نکال کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ لایکا کالنگ۔ اور،..... لایکا کی آواز سنائی دی۔ ”لیں۔ سوبرز بول رہا ہوں۔ اور،..... کرنل سوبرز نے جواب دیا۔ اس نے جان بوجھ کر کرنل کا لفظ نہ بولا تھا کیونکہ اس طرح جیگر اور اس کے ساتھی بھی خوفزدہ ہو سکتے تھے کہ اس کا تعلق غیر ملکی ملٹری سے ہے جبکہ دیے بھی اس کا کوئی تعلق ملٹری سے نہ رہا تھا۔ یہ اس کی ایجنسی ڈبل ریڈ کا مخصوص انتظام تھا کہ وہاں ملٹری رینکس کو ساتھ استعمال کیا جاتا تھا۔ اس کا چیف جزل تھا جبکہ وہ کرنل اور اس کا نائب کیپین، کیونکہ اس طرح ان کے ناموں کا رباع پڑ جاتا تھا۔

”وکٹری سوبرز۔ میں ٹھیک ٹھاک ناراک پہنچ گئی ہوں اور یہاں میں نے چیف کو کال کر کے بتا دیا ہے۔ چیف نے حکم دیا ہے کہ میں کارسیکا سفارت خانے جا کر اس کے سینڈ سیکرٹری کو فائل دے

اسوان۔ زیادہ سے زیادہ کل شام کو میں تمہارے پاس ہوں گا۔  
اوور،..... کریل سوبرز نے کہا۔

”اوکے۔ میں شدت سے تمہارا انتظار کروں گی۔ اوور اینڈ  
آل،..... لا لیکا نے کہا تو کریل سوبرز نے مسکراتے ہوئے ٹرانسپر  
آف کر دیا۔ فارمولہ کی فائل پہنچ جانے کی خبر نے اسے واقعی بے  
حد سرت بخشی تھی۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
®  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں پہنچا تو بلیک زیرو احتراماً  
اثھ کھڑا ہوا۔

”بیٹھو،..... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور اپنی مخصوص کرسی  
پر بیٹھ گیا۔ بلیک زیرو بھی اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

”کوئی رپورٹ،..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ پوری ٹیم ان لوگوں کو تلاش کر رہی ہے۔ آپ گئے  
تھے شاہ کالونی۔ کیا ہوا،..... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے  
شاہ کالونی سے ایور شائن ہوٹ تک ہونے والی ساری پیش رفت بتا  
دی۔

”یہ تو طے ہو گیا کہ فائل پاکیشیا سے نکل چکی ہے،..... بلیک  
زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ہاں،..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور

اٹھا کر تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”رانا ہاؤس“..... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں“..... عمران نے کہا۔

”لیں باس“..... دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ لمحے میں کہا گیا۔

”جوانا سے کہو کہ وہ کار لے کر بندرگاہ پر واقع ریڈسی ہوٹل پہنچ جائے۔ ٹائیگر وہاں پہلے سے موجود ہے۔ وہاں اس ہوٹل کے مالک اور منیر جیگر کو اس طرح اغوا کر کے لے آتا ہے کہ ہوٹل میں کسی کو اس بارے میں معلوم نہ ہو سکے۔ جب یہ آدمی رانا ہاؤس پہنچ جائے تو مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دینا“..... عمران نے کہا۔

”لیں باس“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”جولیا بول رہی ہوں“..... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

”ایکسٹو“..... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لمحے میں کہا۔

”لیں سر“..... دوسری طرف سے اس بار انتہائی مودبانہ لمحے میں کہا گیا۔

”عمران نے ٹائیگر کے ساتھ مل کر انہیں ٹریس کر لیا ہے۔ صدر نے جس عورت اور مردوں کو مشکوک سمجھ کر ان کی نشاندہی کی تھی

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

وہی اصل مجرم تھے۔ وہ فائل لے کر نکل گئے ہیں۔ البتہ وہ آدمی جس کا حلیہ بتایا گیا تھا وہ ابھی پاکیشیا میں ہے اور عمران اور ٹائیگر اس کے پیچے ہیں اس لئے تم صدر اور باقی ٹیم کو ان کی تلاش سے روک دو۔..... عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

”لیکن فائل کو بھی تو واپس لانا ہو گا“..... جولیا نے کہا۔

”ابھی اس سلسلے میں اعلیٰ حکام سے بات ہو گی اور پھر فیصلہ کیا جائے گا“..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”آپ وہاں ریڈسی ہوٹل جا کر اس کو پکڑ لیتے۔ آپ نے اچانک فیصلہ کیوں بدل دیا“..... بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”وہ تربیت یافتہ آدمی ہے۔ اس نے جس انداز میں نیشنل لیبارٹری میں واردات کی ہے اور جس انداز میں وہ کام کر رہا ہے اس پر تشدد کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ البتہ اسے ٹریس کر کے اس کو چیک کیا جائے تو کسی ٹرانسمیٹر کال یا ٹیپ فون کے ذریعے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ فائل کو کہاں پہنچایا گیا ہے“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ نے مجھے بتایا تھا کہ اس کے پیچے اسرائیل ہے تو لامحالہ یہ فائل اسرائیل ہی پہنچے گی“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہا۔ دیسے تو میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق اس فائل کی کاپی کسی صورت نہیں ہو سکتی۔ لیکن اسرائیل کے

پاس ہو سکتا ہے کوئی ایسی مشینری ہو جس کے ذریعے وہ اس کی کاپی کر سکتے ہوں۔ ایسی صورت میں معاملات کو اور انداز میں ڈیل کرنا ہو گا۔..... عمران نے کہا۔  
”اور انداز میں۔ کیا مطلب؟“..... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”یہ فارمولہ شوگران کا ہے۔ دیے تمام سپر پاؤرز پیش کروز میزائل تیار کر رہی ہیں لیکن انہوں نے ایسے میزائلوں کو انہائی خفیہ رکھا ہوا ہے حتیٰ کہ سرداور کے مطابق ایکریمیا نے پیش کروز میزائل کا فارمولہ اسرائیل کو بھی نہیں دیا۔ پاکیشیا جو میزائل تیار کر رہا ہے اس کا کوئی توڑ نہیں ہے۔ یہ میزائل ہر صورت میں ٹارگٹ کو ہٹ کرتا ہے اور تمام دفاعی نظاموں سے پنج نکلنے کی قوت رکھتا ہے۔ جب اسرائیل کے پاس یہ فائل پہنچے گی تو پھر دو صورتیں سامنے آسکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اسرائیل اس کی کاپی کر کے فارمولہ واپس کارسیکا یا اسوان بھجوادے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اسرائیل کا رخ نہ کرے اور کارسیکا یا اسوان میں کام کر کے فائل واپس لے جائے اور مطمئن ہو جائے۔ دوسری صورت یہ کہ اس کی کاپی نہیں ہو سکتی تو اسرائیل خفیہ طور پر اسے اپنی کسی میزائل لیبارٹری میں بھجوادے اور ایک تو ایسا میزائل تیار کرائے اور دوسرا اس کا ایٹھی تیار کرائے تاکہ اگر پاکیشیا ایس ایس کروز میزائل کسی مسلم ریاست کو دے دے اور وہ اسے اسرائیل پر فائر کرے تو اسرائیل اس کا توڑ کر سکے اور خود

اسرائیل اس کروز میزائل کے ذریعے مسلم ممالک یا پاکیشیا پر حملہ کر سکے۔ پاکیشیا پر حملہ کے لئے وہ اسے کافرستان کی طرف سے بھی فائر کر سکتا ہے۔ تیسرا صورت ایک اور بھی ہے۔ میں نے سرداور سے کہا تھا کہ وہ شوگران کے سائنس و انوں سے بات کریں کہ اگر اس فارمولے میں کوئی ایسی تبدیلی کی جاسکتی ہے کہ جس سے اگر اسرائیل اس کا ایٹھی بنا بھی لے تو اسے پاکیشیا پر استعمال نہ کیا جا سکے۔ اگر ایسا ہو جاتا ہے تو پھر کم از کم پاکیشیا کو تو فوری طور پر محفوظ کیا جاسکتا ہے۔ پھر اطمینان سے اسوان، کارسیکا اور اسرائیل سے نٹا جاسکتا ہے۔..... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اچانک عمران کی جیب میں موجود پیشل ٹرانسمیٹر کی مخصوص سیٹی کی آواز سنائی دی تو عمران نے چونک کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور ٹرانسمیٹر نکال کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر کانگ۔ اور۔“..... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

”لیں۔ علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی اسرا۔۔۔ اور۔“..... عمران نے سخت لمحے میں کہا۔

”باس۔ جیگر کسی خصوصی لانچ پر کافرستان گیا ہے۔ اس کے ساتھ ایک غیر ملکی بھی ہے جس کا نام رابرٹ بتایا گیا ہے۔ یہ لانچ اب سے ڈیڑھ گھنٹہ بعد کافرستان کے ساحل راما جی کے دریان

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

سپاٹ کاٹو پہنچے گی اور یہ رابرٹ وہی ہمارا مطلوبہ آدمی ہے۔ اور، ”  
ٹائیگر نے کہا۔

”کیسے معلوم ہوا ہے یہ سب کچھ۔ اور، ”..... عمران نے سخت  
لنجھ میں کہا۔

”باس۔ جیگر موجود نہ تھا۔ البتہ اس کا نائب ٹونی موجود تھا۔

میں نے جیگر کے بارے میں اپنے طور پر معلومات کیں تو پتہ چلا  
کہ وہ کافی پہلے یہاں سے چلا گیا تھا۔ پھر ٹونی کسی غیر ملکی کے  
ساتھ ریت پر چلنے والی خصوصی جیپ پر گیا تھا اور پھر اکیلا واپس آیا  
تھا تو میں سمجھ گیا کہ ہمارا مطلوبہ آدمی جا چکا ہے۔ جیگر کے بارے  
میں معلوم کر کے میں نے ٹونی کو پکڑا اور پھر جوانا اور میں نے مل  
کر اس سے ساری بات معلوم کر لی جو میں نے آپ کو بتائی ہے۔  
اور، ”..... ٹائیگر نے کہا۔

”ٹونی سے اس غیر ملکی کا تازہ ترین حلیہ معلوم کیا ہے۔  
اور، ”..... عمران نے پوچھا۔

”لیں سر۔ اور، ”..... ٹائیگر نے جواب دیا اور پھر اور کہنے سے  
پہلے اس نے تفصیل سے حلیہ بتا دیا۔

”اب ٹونی کی کیا پوزیشن ہے۔ اور، ”..... عمران نے پوچھا۔  
”ابھی وہ زندہ ہے۔ اور، ”..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

”اسے لے کر فوراً رانا ہاؤس پہنچ جاؤ۔ فوراً۔ جس قدر جلد ممکن  
ہو سکے۔ میں بھی وہاں پہنچ رہا ہوں۔ اور اینڈ آل، ”..... عمران نے

کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیش ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب  
میں ڈالا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع  
کر دیئے۔

”ناٹران بول رہا ہوں، ”..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف  
سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

”ایکسو، ”..... عمران نے ایکسو کے مخصوص لنجھ میں کہا۔  
”لیں سر۔ حکم سر، ”..... دوسری طرف سے انتہائی موڈبانہ لنجھ  
میں کہا گیا۔

”کافرستان کے ساحلی علاقے کا ایک پتہ نوٹ کرو، ”..... عمران  
نے مخصوص لنجھ میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹائیگر کا بتایا  
ہوا مقام اور پتہ دوہرا دیا۔

”لیں سر، ”..... ناٹران نے جواب دیا۔  
”کیا تم ایک گھنٹے کے اندر اس مقام پر پہنچ سکتے ہو، ”..... عمران  
نے پوچھا۔

”لیں سر۔ صرف نصف گھنٹے کا سفر ہے، ”..... ناٹران نے جواب  
دیا۔

”ایک لانچ میں ایک غیر ملکی جس نے کارمن نژاد میک اپ کیا  
ہوا ہے، پہنچ رہا ہے۔ حلیہ نوٹ کرو، ”..... عمران نے مخصوص لنجھ میں  
کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کا بتایا ہوا حلیہ تفصیل سے بتا دیا۔  
”لیں سر، ”..... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

سوچتا ہوں۔..... عمران نے کہا اور ہڑکر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے رانا ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی پھر رانا ہاؤس پہنچ کر ابھی وہ جوزف سے باتیں کر رہا تھا کہ جوانا اور ٹائیگر کی کاریں پہنچ گئیں۔ جوزف نے جا کر چھائک کھولا تو دونوں کاریں اندر آ کر مخصوص جگہوں پر رک گئیں۔ جوانا نے نیچے اتر کر عقیقی سیٹ کے سامنے سے ایک بے ہوش آدمی کو گھیٹ پر باہر نکالا اور پھر اسے اٹھائے عمران کی طرف بڑھنے لگا۔

”اس میں کوئی جان پھی ہے یا نہیں۔.....“ عمران نے جوانا سے مخاطب ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”خاصا سخت جان ہے ماشر۔ بہر حال ابھی زندہ ہے۔.....“ جوانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اے بلیک روم میں کرسی پر جکڑ دو۔ میں آ رہا ہوں۔“..... عمران نے کہا۔ اسی لمحے ٹائیگر نے قریب آ کر سلام کیا تو عمران نے ایک بار پھر اس سے ساری تفصیل معلوم کی۔

”ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو۔“..... عمران نے کہا اور خود وہ بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔ بلیک روم میں جوانا نے ٹونی کو ایک کرسی پر بٹھا کر رازڈ میں جکڑ دیا تھا۔ عمران اس کے سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

”اے ہوش میں لے آؤ۔“..... عمران نے کہا تو جوانا نے آگے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”اس حلیٹے کا آدمی اصل میں یورپی ہے اور اسوان کی خفیہ سرکاری تنظیم ڈبل ریڈ کا سپر ایجنت ہے۔ اس کا اصل نام کرنل سوبرز ہے۔ اس نے اپنی بیوی اور دو ساتھیوں کو ساتھ لَا کر پا کیشیا سے کروز میزائل کا انتہائی اہم فارمولہ چڑایا ہے۔ اسے انداز کے ٹھکانے پر لے جاؤ اور اس سے معلوم کرو کہ وہ فائل کہاں ہے۔ اگر اس کی بیوی وہ فائل لے کر پا کیشیا سے نکل گئی ہے تو اس سے اس کی بیوی اور ڈبل ریڈ کے ہیڈ کوارٹر اور چیف کے بارے میں تمام تفصیلات معلوم کر کے مجھے رپورٹ دو۔“..... عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

”لیں سر۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

”تو آپ کا خیال ہے کہ یہ کرنل سوبرز فائل لے کر کافرستان کے راستے نکل رہا ہے۔“..... بلیک زیرو نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

”کچھ بھی ہو سکتا ہے اس لئے ہر طرف سے چینگنگ ضروری ہے۔ میں اب رانا ہاؤس جا رہا ہوں تاکہ اگر ہو سکے تو اس ٹونی کی آواز کے ذریعے ٹرانسمیٹر پر جیگر سے رابطہ کر کے اسے واپس بلایا جا سکے۔“..... عمران نے کہا۔

”لیکن اس طرح تو ناڑان ناکام ہو جائے گا اور وہ کرنل سوبرز بھی چونک پڑے گا۔“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”اوہ ہا۔ تمہاری بات درست ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں کچھ اور

بڑھ کر ایک ہاتھ سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار غمودار ہونے شروع ہو گئے تو جوانا نے ہاتھ ہٹایا اور پھر واپس آ کر عمران کی کرسی کے قریب کھڑا ہو گیا۔ اس دوران جوزف بھی نائیگر کو بچھ کر اور پھاٹک بند کر کے بلیک روم میں پہنچ گیا تھا۔ وہ بھی عمران کی کرسی کی دوسری طرف کھڑا ہو گیا تھا۔

”کسی کو اس کے یہاں آنے کا علم تو نہیں ہوا“..... عمران نے ایک خیال کے تحت چونک کر پوچھا۔

”دش بارہ آدمی راستے میں آئے تھے۔ میں نے اور نائیگر نے انہیں ہلاک کر دیا ہے اس لئے اب کسی آدمی کو بھی اس کے یہاں آنے کا علم نہیں ہے“..... جوانا نے بڑے لاپرواہ سے لجھ میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اسی لمحے ٹوٹی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور ہوش میں آتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے وہ اٹھنے میں ناکام رہا تھا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہے۔ تم۔ تم کون ہو“..... ٹوٹی نے سامنے بیٹھے ہوئے عمران کو دیکھ کر رک رک کر کہا۔

”تمہارا نام ٹوٹی ہے اور تم جیگر کے نمبر ٹو ہو“..... عمران نے تیز لجھ میں کہا۔

”ہاں۔ مگر میرا قصور کیا ہے۔ میں نے تو جو کچھ کیا ہے جیگر کے کہنے پر کیا ہے“..... ٹوٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہارا جیگر سے رابطہ کس طرح ہوتا ہے“..... عمران نے پوچھا۔

”وہ تو لائنچ پر گیا ہے اور لائنچ پر تو رابطہ نہیں ہو سکتا۔ جب وہ کافرستان پہنچے گا تو پھر رابطہ ہو گا“..... ٹوٹی نے جواب دیا۔

”لائنچ پر ٹرانسمیٹر تو ہوتا ہے“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ ہوتا ہے لیکن مجھے اس کی فریکونسی کا علم نہیں ہے اور نہ ہی میں نے کبھی رابطہ کیا ہے اور نہ مجھے پہلے کبھی اس کی ضرورت پڑی ہے“..... ٹوٹی نے جواب دیا۔

”جیگر وہاں کافرستان میں کہاں ٹھہرتا ہے“..... عمران نے پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم“..... ٹوٹی نے جواب دیا۔

”جوانا۔ اس کی ایک آنکھ نکال دو“..... عمران نے انتہائی سرد لجھ میں کہا۔

”لیں ماشر“..... جوانا نے جواب دیا اور کوٹ کی اندر ونی جیب سے خخبر نکال کر وہ بڑے جارحانہ انداز میں ٹوٹی کی طرف بڑھا۔

”رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ یہ انتہائی سفاک آدمی ہے۔ رک جاؤ“..... ٹوٹی نے یکخت نہ زیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا تو عمران نے ہاتھ اٹھا کر جوانا کو روک دیا۔

”اس کے قریب رک جاؤ۔ اس بار یہ جیسے ہی جھوٹ بولے گا میں تمہیں اشارہ کر دوں گا اور تم نے اس کی آنکھ نکال دینی ہے“۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

عمران نے سرد لبجے میں کہا۔  
”لیں ماڑ“..... جوانا نے کہا۔

”مم۔ مم۔ میں چج بتاؤں گا۔ مجھے مت مارو۔ میں صرف جیگر کا  
نائب ہوں۔ جو کچھ کرتا ہے جیگر کرتا ہے“..... ٹونی نے انتہائی  
خوفزدہ لبجے میں کہا۔

”پھر جو چج ہے وہ بتا دو۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ مجھے چج اور  
جھوٹ کے بارے میں فوراً معلوم ہو جاتا ہے اس لئے تم جیسے ہی  
جھوٹ بولو گے میں جوانا کو اشارہ کر دوں گا اور ایک جھوٹ پر ایک  
آنکھ اور دوسرے جھوٹ پر دوسری آنکھ۔ بولو۔ کہاں رہتا ہے جیگر۔  
کس گروپ سے اس کا تعلق کافرستان میں ہے۔ کیا کرتا ہے وہ۔  
پوری تفصیل بتاؤ“..... عمران نے انتہائی سرد لبجے میں کہا۔

”جیگر پاکیشیا اور کافرستان کے درمیان اسلیح کی بحری اسمگنگ  
کا کنگ ہے۔ اس کے سب سے تعلقات ہیں۔ وہ سب کو بھاری  
رقوم دیتا ہے اس لئے اس کی لائچ کوئی نہیں روکتا۔ وہ ہفتے میں دو  
بار مال سپلائی کرتا ہے اور دو بار مال وہاں سے لاتا ہے۔ اس کے  
علاوہ بھی وہ ہر قسم کی بحری اسمگنگ کرتا ہے۔ اس نے ایک غیر ملکی  
کو خفیہ طور پر کافرستان پہنچانا تھا۔ اس غیر ملکی نے اس کے کسی  
خاص آدمی کی شپ دی تھی۔ جیگر نے اپنے اس خاص آدمی سے  
بات کی اور جب اس کی تسلی ہو گئی تو وہ اس غیر ملکی کو جس کا نام  
را بترتھ لے کر کافرستان چلا گیا“..... ٹونی نے اس

طرح بولنا شروع کر دیا جیسے نیپ چل پڑتی ہے۔

”وہاں کے بارے میں بتاؤ“..... عمران نے پہلے سے زیادہ  
سخت لبجے میں کہا۔

”کافرستان میں اس کا تعلق مہندر سنگھ کے گروپ سے ہے۔  
مہندر سنگھ کا سب سے بڑا اڈا اگرین ہوٹل ہے۔ یہ ہوٹل ساحل  
سمندر پر ہی ہے۔ جیگر وہاں جا کر ٹھہرتا ہے اور وہیں سے فون کرتا  
ہے“..... ٹونی نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ اسے آف کر کے اس کی لاش بر قی بھٹی میں  
ڈال دو“..... عمران نے اٹھتے ہوئے جوزف سے کہا اور اس کے  
ساتھ ہی وہ تیزی سے پیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کو  
اپنے عقب میں مشین پسل کی فائرنگ اور ٹونی کی چیخ کی آواز  
سنائی دی لیکن عمران رکے بغیر آگے بڑھتا چلا گیا۔ عمران اس  
کمرے میں جا بیٹھا جہاں فون موجود تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور  
تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”ایکسٹو“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص  
آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں ظاہر۔ رانا ہاؤس سے۔ نائزان کی  
طرف سے کوئی کال تو نہیں آئی“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ ابھی تو لائچ وہاں پہنچی بھی نہیں ہو گی“..... اس بار  
ظاہر نے اپنی اصل آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”تم ٹرانسپر پر ناڑان کو بتا دو کہ جیگر کا تعلق وہاں ایک اسمگر مہندر سنگھ سے ہے جس کا ساحل پر گرین ہوٹل ہے۔ اسے کہہ دو کہ وہ وہاں بھی محاصرہ کرائے۔ مجھے ہر قیمت پر یہ کرنل سوبرز چاہئے“..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں کہہ دیتا ہوں لیکن اس کرنل سوبرز کا کیا کرنا ہے“..... طاہر نے پوچھا۔

”ناڑان کو کہہ دو کہ اسے اپنے کسی خاص پوائنٹ پر پہنچا کر اطلاع دے۔ میں خود جا کر اس سے پوچھ گجھ کروں گا۔ میں اب فلیٹ پر جا رہا ہوں۔ وہاں مجھے رپورٹ دینا“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار رانا ہاؤس سے نکل کر اپنے فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
®  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

لانچ خاصی تیز رفتاری سے سمندر میں آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کرنل سوبرز اور جیگر دونوں ہی نیچے کی بن میں موجود تھے۔ ابھی کافرستان پہنچنے میں ایک گھنٹہ باقی تھا۔ ویسے اب تک انہیں کہیں بھی نہ روکا گیا تھا اس لئے کرنل سوبرز پوری طرح مطمئن ہو چکا تھا۔ ویسے بھی وہ اب پاکیشیا کی سمندری حدود سے نکل کر بین الاقوامی سمندر میں تھے۔ اصل خطرہ انہیں پاکیشیائی حدود تک ہی تھا۔ یہ دونوں شراب پینے میں مصروف تھے کہ اچانک جیگر کا ایک آدمی تیزی سے بیڑھیاں اترتا ہوا کیبن میں آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ٹرانسپر تھا جس میں سے سیٹ کی آواز نکل رہی تھی۔

”باس۔ آپ کی کال ہے“..... اس آدمی نے ٹرانسپر جیگر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو جیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹرانسپر اس کے ہاتھ سے لے لیا اور وہ آدمی تیزی سے مڑ کر

کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ اس کا تعلق پاکیشیا کے سب سے خطرناک آدمی علی عمران سے ہے اور دیوبیکل جمیع بھی علی عمران کا آدمی ہے۔ اور،..... آرٹھر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”معلوم کرو کہ وہ اسے کہاں لے گئے ہیں اور فل فورس استعمال کر کے اسے آزاد کراو۔ چاہے اس کے لئے تمہیں آدھا شہر کیوں نہ تباہ کرنا پڑے۔ اور“..... جیگر نے غصے سے چختے ہوئے کہا۔

”لیں باس۔ آپ کے حکم کی تعییل ہو گی باس۔ اور،“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیگر نے اور اینڈ آل کہہ کر ترانسپیر آف کر دیا۔

”اس کا مطلب ہے جیگر کہ ٹوپی سے انہوں نے میرے بارے میں سب کچھ معلوم کر لیا ہو گا۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ وہ تم تک پہنچ کسے گئے۔..... کرنل سو بر ز نے کہا۔

”جس طرح بھی پہنچے ہیں بہر حال پہنچ گئے اور اب اس کا خیازہ بھی بھگتیں گے۔“..... جیگر نے اسی طرح غصیلے لمحے میں کہا۔  
”وہ تو بھگتیں گے لیکن تم نے اب یہ لانچ پہلے سے طے شدہ مقام رہنہ، لے جاؤ۔“ کرنل سورز نے کہا۔

”اپنے ساتھ بیس دس روپیہ تھے۔“  
”وہ کیوں۔ یہاں کیا خطرہ ہے؟“..... جیگر نے حیرت بھرے  
لہجے میں کہا۔

”یہ لوگ سیکرٹ سروس سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہیں ٹوپی سے سب کچھ معلوم ہو گیا ہو گا اور ان کے کافرستان میں موجود آدمی

سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر چلا گیا۔ کرنل سورز کے چہرے پر کھچاؤ سما آ گیا تھا لیکن جیگر کے چہرے پر اطمینان تھا۔ جیگر نے ٹرانسیمیٹر کو آن کر دیا۔

”لیں۔ جیگر بول رہا ہوں۔ ٹوٹی کہاں ہے۔ تم نے کیوں کال کی ہے۔ اور،..... جیگر نے تیز لمحے میں کہا۔

”ٹونی کو اغوا کر لیا گیا ہے بس۔ اور“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیگر کے ساتھ ساتھ کرنل سورز بھی بے اختیار اچھل رہا۔

”انواع کر لیا گیا ہے۔ کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ کس نے کیا ہے۔ کیوں کیا ہے۔ اور“..... جیگر نے حق کے بل چھتے ہوئے کہا۔

”باس۔ میں شہر گیا ہوا تھا۔ واپس آیا تو میں ٹوٹی کور پورٹ دینے کے لئے نیچے آفس میں گیا تو وہاں سے ٹوٹی غائب تھا۔ کمرے کی حالت بتا رہی تھی کہ وہاں خاص کشمکش ہوتی ہے اور خفیہ راستہ بھی کھلا ہوا تھا اور راستے میں موجود بارہ آدمیوں کی لاشیں بھی پڑی ہوتی تھیں۔ میں نے خفیہ راستہ سے باہر جا کر جب ادھر ادھر سے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ بس ٹوٹی کو لے جانے والا شہر کا مشہور بدمعاش ٹائیگر ہے۔ اس کے ساتھ ایک دیوہیکل جبشی بھی تھا۔ وہ دونوں علیحدہ کاروں میں تھے اور بس، ٹائیگر

لئے نیا میک اپ کر رہا ہوں۔ تم نے کیا انتظام کیا ہے؟..... کرنل سوبرز نے پوچھا۔

”میں نے لانچ کا راستہ بدل کر اسے کاروگی ساحل پر لے جانے کا کہہ دیا ہے۔ ایک گھنٹہ مزید لگ جائے گا لیکن ہم مکمل طور پر محفوظ رہیں گے۔“..... جیگر نے کہا تو کرنل سوبرز نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ میک اپ کر لینے کے بعد اس نے باس بند کیا اور پھر جیب سے پہلے کاغذات نکال کر اس نے انہیں بیگ میں رکھا اور نئے کاغذات اپنی جیپ میں رکھ لئے۔

”جہاں ہم لانچ سے اتریں گے وہاں سے ہم کہاں پہنچیں گے؟..... کرنل سوبرز نے پوچھا۔

”میں نے ٹرانسمیٹر پر کال کر کے بہندر سنگھ کو کہہ دیا ہے۔ وہ جیپ بھجوادے گا اور ہم جیپ میں سوار ہو کر ساحل پر موجود گرین ہوٹل پہنچ جائیں گے۔“..... جیگر نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔“..... کرنل سوبرز نے اثبات میں سر ہلا کیا اور پھر تقریباً دو گھنٹے بعد لانچ ایک ویران ساحل پر پہنچ گئی تو جیگر اور کرنل سوبرز دونوں نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے ریت کے ٹیلے کے پیچھے سے ایک جیپ تیزی سے ساحل کی طرف بڑھنے لگی۔ جیگر چونکہ اطمینان بھرے انداز میں کھڑا تھا اس لئے کرنل سوبرز بھی خاموش کھڑا تھا۔ جیپ ان کے قریب آ کر رک گئی۔

”آئیے جناب۔“..... جیگر نے کہا اور جیپ کی طرف بڑھ گیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

وہاں ہمارے استقبال کے لئے موجود ہوں گے۔ یہ تو اچھا ہوا کہ آرثر نے کال کر دی اور ہمیں علم ہو گیا ورنہ ہم کپے ہوئے سپلوں کی طرح ان کی جھوٹی میں جا گرتے۔“..... کرنل سوبرز نے جواب دیا۔

”آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ بہر حال بے فکر رہیں۔ ہم پہلے سے بالکل متفاہد جگہ پر ڈراپ ہوں گے۔ میں ہدایات دے دیتا ہوں۔“..... جیگر نے کہا اور انھوں کے سیر ہمیوں کی طرف بڑھ گیا۔

”حیرت ہے۔ یہ لوگ آخر کس طرح وہاں تک پہنچ گئے۔“..... کرنل سوبرز نے بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر چونکہ پڑا۔ اسے اچانک خیال آیا تھا کہ ٹونی نے اس کو اس حلیئے میں دیکھا ہوا ہے اس لئے اسے فوری طور پر میک اپ بھی تبدیل کر لینا چاہئے۔ چنانچہ اس نے ایک طرف پڑے ہوئے اپنے بیگ کو گھیٹ کر اپنے قریب کیا اور پھر اسے کھول کر اس میں موجود میک اپ باس نکال کر اس نے پہلے موجود میک اپ کو واش کیا اور پھر بیگ کے ایک خانے سے ایک لفافہ نکال کر اس میں موجود کاغذات نکال کر انہیں سامنے رکھا اور اس میں موجود تصویر کے مطابق نیا میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ جیگر نیچے آیا تو کرنل سوبرز کو میک اپ کرتے دیکھ کر چونکہ پڑا۔

”کیا ہوا۔ آپ میک اپ کر رہے ہیں۔“..... جیگر نے کہا۔

”ہاں۔ کیونکہ ٹونی نے مجھے اس حلیئے میں دیکھا ہوا ہے اس

لائق اب واپس کھلے سمندر کی طرف جا رہی تھی۔ کرنل سوبرز خاموشی سے جیپ کی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ جیگر ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا اور اس نے ڈرائیور سے مقامی زبان میں بتائیں شروع کر دیں۔ جیپ کافی دیر تک ریت کے ٹیلوں کے درمیان چلتی رہی اور پھر دور سے انہیں آباد علاقہ نظر آنے لگ گیا۔

”جیگر“..... کرنل سوبرز نے کہا۔

”لیں“..... جیگر نے چونک کر پیچھے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”مجھے تم نے یہاں آباد علاقے میں کسی ایسی جگہ ڈرالپ کرنا ہے جہاں سے ٹیکسی مل سکے“..... کرنل سوبرز نے کہا۔

”آپ میرے ساتھ چلیں وہاں گرین ہوٹل میں۔ وہاں آرام کر لینے کے بعد آپ جہاں چاہیں چلے جائیں“..... جیگر نے کہا۔

”نہیں۔ میں نے ایک اہم کام کرنا ہے“..... کرنل سوبرز نے کہا تو جیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جیپ آباد علاقے میں داخل ہوئی تو ایک جگہ پر جا کر جیپ روک دی گئی۔

”یہاں سے آپ کو ٹیکسی مل جائے گی“..... جیگر نے کہا۔

”اوکے۔ بے حد شکریہ“..... کرنل سوبرز نے کہا اور بیگ سیٹ وہ جیپ سے اتر اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف بڑھ گیا۔

”لیں سر“..... ایک خالی ٹیکسی کے ساتھ کھڑے ڈرائیور نے اسے دیکھ کر سرت بھرے لبھ میں کہا۔

”ایئر پورٹ لے چلو“..... کرنل سوبرز نے کہا اور ٹیکسی کا عقبی دروازہ کھول کر وہ ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے ڈرائیور نگ سیٹ سنہجاتی اور ٹیکسی شارت کر کے اس نے آگے بڑھا دی۔ اسی لمحے جیگر کی جیپ ٹیکسی کے قریب سے گزری اور جیگر نے جیپ سے ہاتھ نکال کر لہرایا اور پھر جیپ آگے بڑھ گئی۔ ایئر پورٹ پہنچ کر کرنل سوبرز نے ٹیکسی چھوڑ دی۔ ٹیکسی ڈرائیور کو کراچی ادا کیا اور پھر بیک اٹھا کر وہ تیزی سے ایئر پورٹ کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں جا کر جب اس نے معلومات حاصل کیں تو اسے بتایا گیا کہ ایک گھنٹے بعد فلاٹ ایکریمیا جا رہی ہے اور اس میں باقاعدہ سیٹ بھی موجود ہے تو اس نے سیٹ ریزو کرائی اور پھر ریستوران میں جا کر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ پھر ایک گھنٹے بعد جب فلاٹ کی روائی کا اعلان ہونے لگا تو وہ اٹھا اور ڈیپارچر لاوئنج کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس کے چہرے پر گھرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”انہیں لائچ میں ٹونی کے انگو کی اطلاع مل گئی تھی اور انہوں نے لائچ کا مقام بدل دیا۔ البتہ ناڑان نے گرین ہوٹل کا محاصرہ بھی کیا ہوا تھا۔ جیگر جب وہاں اکیلا پہنچا تو ناڑان کے آدمیوں نے جیگر کو وہاں سے انگو کیا اور اپنے خاص پوائنٹ پر لے گئے۔ وہاں ناڑان نے اس سے تفصیل سے پوچھ چکھ کی تو پتہ چلا کہ ٹرائیکسٹر کال سننے کے بعد کرنل سوبرز نے لائچ میں ہی اپنا میک اپ تبدیل کیا اور پھر گرین ہوٹل سے پہلے ہی وہ جیپ سے اتر کر ٹیکسی میں بیٹھا اور چلا گیا۔ ناڑان کے آدمیوں نے اس ٹیکسی کو ٹریس کر لیا۔ جیگر سے اس کا نیا حلیہ معلوم کر لیا گیا تھا۔ ٹیکسی ڈرائیور سے معلوم ہوا کہ وہ ساحل سے سیدھا ایئر پورٹ گیا تھا۔ وہاں سے معلوم ہوا کہ وہ ایک گھنٹہ بعد ایکریمیا جانے والی فلاٹ پر سوار ہوا ہے۔ ..... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اچھا ٹھیک ہے۔ ناڑان سے تفصیل معلوم کر کے میں براڈے کو کال کرتا ہوں۔ وہ اسے وہاں کور کرائے گا۔ ..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر نجٹی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔“  
عمران نے اپنے مخصوص لججے میں کہا۔

”ناڑان بول رہا ہوں عمران صاحب۔ مجھے چیف نے حکم دیا تھا کہ میں آپ کو براہ راست کال کر کے تفصیلات بتا دوں۔“ دوسرا

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نجٹی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔  
”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔“  
عمران نے اپنے مخصوص لججے میں کہا۔  
”ظاہر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ ناڑان کی کال آئی تھی۔  
کرنل سوبرز نکل جانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ البتہ اس کے بارے میں اس نے مزید تفصیلات معلوم کی ہیں۔ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ وہ دس منٹ بعد آپ کو فلیٹ پر فون کرے تاکہ آپ اس سے اپنی مرضی کے سوالات کر لیں۔“ ..... بلیک زیرو نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

”جب اصل آدمی ہی ہاتھ نہیں آیا تو تفصیلات معلوم کرنے کا فائدہ۔“ ..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

”مجھے باقی تفصیلات کا تو علم ہو گیا ہے۔ اس کا نیا حلیہ تفصیل سے بتا دو اور یہ بھی بتا دو کہ اس نے جس فلاٹ سے پرواز کی ہے اس کی تفصیلات کیا ہیں“..... عمران نے کہا تو ناٹران نے تفصیل بتا دی۔

”کس نام سے اس نے نکٹ خریدا ہے“..... عمران نے پوچھا۔

”تمامن کے نام سے“..... ناٹران نے جواب دیا۔ ”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”براؤ دے بول رہا ہوں“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) فرام پاکیشیا بول رہا ہوں“..... عمران نے اپنے مخصوص لجھے میں کہا۔

”اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ فرمائیے۔ آج کیسے یاد کیا ہے“۔ دوسری طرف سے چونک کر اور خاصے بے تکلفانہ لجھے میں کہا گیا۔

”چیف نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں کال کر کے ایک کام بتا دوں کیونکہ وہ خود کسی اور اہم کام میں مصروف ہیں“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ کیا حکم ہے۔ فرمائیں“..... براؤ دے نے چونک کر کہا تو

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

عمران نے اسے کرنل سوبرز کا حلیہ اور فلاٹ کے بارے میں بھی تفصیل بتا دی۔

”ٹھیک ہے۔ اس آدمی کا کیا کرنا ہے“..... براؤ دے نے پوچھا۔

”اس کا اصل نام کرنل سوبرز ہے اور یہ یورپی ملک اسوان کی خفیہ سرکاری تنظیم ڈبل ریڈ کا پر ایجنسٹ ہے۔ اس نے اپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیا کی نیشنل لیبارٹری سے ایس ایس کروز میزاں کی فائل اڑائی ہے۔ پھر اس کے ساتھی پہلے ہی نکل گئے جبکہ یہ کافرستان گیا اور وہاں سے ناراک روانہ ہوا ہے۔ تم نے اسے کور کرنا ہے اور پھر اس سے فائل کے بارے میں پوری تفصیل معلوم کرنی ہے۔ اگر اس کے پاس فائل ہو تو وہ فائل چیف کو بھجوادینا اور اگر نہ ہو تب بھی یہ معلوم کرنا ہے کہ اس کے ساتھیوں نے وہ فائل کہاں بھجوائی ہے اور ڈبل ریڈ کے ہیڈ کوارٹر اور اس کے چیف کے بارے میں بھی تفصیل معلوم کر کے اسے ختم کر دینا“..... عمران نے کہا۔

”رپورٹ آپ کو دینی ہے یا چیف کو“..... براؤ دے نے پوچھا۔

”چیف کو“..... عمران نے کہا۔

”اوکے“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بھی اوکے کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”داور بول رہا ہوں“..... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں“۔

عمران نے اپنے مخصوص لجھے میں کہا۔

”اوہ ہاں۔ اس فائل کا کیا ہوا عمران بیٹھے۔ یہاں تو ہنگامی حالات نافذ ہو گئے ہیں“..... سرداور نے چونک کر کہا۔

”کیوں۔ شوگران سے اس فارمولے کی کاپی منگوائی جا سکتی

ہے“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ شوگران سے تو بنیادی فارمولہ ملا تھا لیکن پاکیشیانی سائنس دانوں نے اس پر مزید کام کر کے اسے شوگران سے کئی درجے بہتر بنالیا تھا۔ یوں سمجھ لو کہ شوگران کا فارمولہ اگر دس تھا تو پاکیشیا نے اسے دس سے سو بنالیا تھا اور اس کا علم شوگران کو بھی نہیں ہونے دیا گیا کیونکہ شوگران سے یہ فارمولہ چوری ہو سکتا تھا اور سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ کروز میزائل جواب تک بنائے گئے ہیں وہ شوگران فارمولے پر ہی بنائے گئے ہیں کیونکہ شوگرانی سائنس دان بھی یہاں ساتھ کام کر رہے تھے۔ اس فارمولے پر جو محنت پاکیشیانی سائنس دانوں نے علیحدہ کی تھی اس پر کام اب شروع ہوا تھا۔ شوگرانی سائنس دان دو ماہ پہلے واپس گئے ہیں اور اب یہ فارمولہ غائب ہو گیا ہے اس لئے اب یہ ساری محنت ہی ضائع ہو گئی ہے“..... سرداور نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”جن سائنس دانوں نے پہلے اس پر کام کیا تھا وہ دوبارہ بھی تو کر سکتے ہیں“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ ان میں سے دو سائنس دان ڈاکٹر قاضی اور ڈاکٹر احسان ایک بین الاقوامی سائنسی کانفرنس میں شرکت کے لئے ایکریمیا گئے۔ تبھے اور وہ وہاں ایک روڈ ایکسٹریٹ میں ہلاک ہو گئے اس لئے اب ان پر کون کام کرے گا“..... سرداور نے جواب دیا۔

”یہ ایکسٹریٹ کب ہوا تھا“..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

”ایک ماہ پہلے کی بات ہے“..... سرداور نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ دونوں نے اس کانفرنس میں اس فارمولے کے بارے میں کہیں بات کی جو لیک آؤٹ ہو گئی اور ان سے تفصیلات معلوم کر کے انہیں روڈ ایکسٹریٹ میں ہلاک کر دیا گیا۔ میں بھی سوچ رہا تھا کہ آخر یہودیوں کو کیسے اس فارمولے کے بارے میں اس قدر تفصیلات معلوم ہوئی ہیں“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہی ہوا ہو گا۔ پہلے تو کسی کو اس کا خیال ہی نہیں آیا تھا لیکن اب موجودہ حالات بتا رہے ہیں کہ جیسے تم کہہ رہے ہو دیسے ہی ہوا ہو گا“..... سرداور نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ یہ فائل واپس حاصل کرنا ہو گی لیکن یہ فائل ملک سے نکل چکی ہے اور جہاں تک میرا خیال ہے یہ اب

تحاود رک گیا ہے اور ہم نے اس ایس کروز میزائل پر ہی اپنے  
دفاع کا انتظام کیا ہوا تھا۔..... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
”لیکن فائل کی واپسی میں تو بہر حال وقت لگ جائے گا۔“

عمران نے اس بار قدرےطمینان بھرے لبھے میں کہا۔

”ظاہر ہے اگر وہ ملک سے نکل گئی ہے تو آسانی سے تو واپس  
نہیں آ سکتی۔ بہر حال کام تو روکنا پڑے گا لیکن جس قدر جلد ممکن  
ہو سکے اسے واپس آ جانا چاہئے ورنہ جتنا وقت گزرتا جائے گا اتنا  
ہی نقصان بھی بڑھتا جائے گا کیونکہ اس تاسک پر لگا ہوا ملک کا  
انتہائی کثیر سرمایہ ضائع ہو جائے گا۔“..... سرداور نے کہا۔

”آپ بے فکر ہیں۔ میں چیف کو رپورٹ دے دیتا ہوں اور  
پھر چیف اس کی جلد از جلد واپسی کے انتظامات کرے گا۔“ عمران  
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے  
چھرے پر قدرےطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسے معلوم تھا  
کہ کرمل سوبرز چونکہ انچارج ہے اس لئے فائل اس کے پاس ہی  
ہو گی اور اسی لئے وہ بھری اسمگلر کے ذریعے کافرستان اور کافرستان  
سے ایکریمیا گیا ہے اس لئے اب اسے برادوے کی طرف سے  
کال کا انتظار تھا۔ اسے معلوم تھا کہ برادوے کال بلیک زیرو کو  
کرے گا اور پھر بلیک زیرو اسے کال کرے گا۔ اس نے جان بوجھ  
کر اس سے اصل لبھے میں بات کی تھی کیونکہ وہ فلیٹ کے فون سے  
بات کر رہا تھا اور ایکریمیا بہر حال جدید ترین مشینری استعمال کرنے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

تک اسرائیل پہنچ چکی ہو گی یا پہنچ جائے گی اور پھر اس کی کسی طرح  
کاپی کر لی گئی تو پھر ساری محنت بے کار چلی جائے گی۔..... عمران  
نے کہا۔

”پہلی بات تو یہ کہ اس کی کاپی نہیں ہو سکتی۔ دوسری بات یہ کہ  
یہ فائل اسرائیل یا کسی بھی دوسرے ملک کے لئے بے کار ہے۔“  
سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

”وہ کیسے۔“..... عمران نے حیرت بھرے لبھے میں پوچھا۔

”وہ اس لئے کہ شوگران کے بنیادی فارمولے کی فائل علیحدہ  
ہے۔ وہ موجود ہے۔ یہ فائل اس فارمولے سے آگے کام کر کے  
تیار کی گئی ہے۔ جب تک بنیادی فارمولانہ ہو گا اس پر ایڈوانس  
کام تو سرے سے کیا ہی نہیں جا سکتا اور نہ ہی اپنی تیار کیا جا سکتا  
ہے۔“..... سرداور نے کہا۔

”لیکن کروز میزائل تو سپر پاورز نے بھی تیار کئے ہیں۔ اس کا  
بنیادی فارمولاتو ایک ہی ہو گا اس لئے اس کا علم تو اسرائیلی سائنس  
دانوں کو ہو گا۔ اسے سامنے رکھ کر وہ اس فائل سے فائدہ اٹھا سکتے  
ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”دنہیں۔ شوگرانی فارمولہ علیحدہ ہے۔ ایکریمین علیحدہ۔ شوگران  
کے ایجنٹوں نے ایکریمین فارمولے کی کاپی حاصل کر لی تھی اور یہ  
بات طے شدہ ہے کہ دونوں فارمولے یکساں ایک دوسرے سے علیحدہ  
ہیں۔ البتہ اس فائل کے غائب ہونے سے پاکیشیا میں جو کام ہو رہا

والا ملک تھا اس لئے اگر براڈ وے کو کسی طرح معلوم ہو جاتا کہ چیف عمران کے فلیٹ کے نمبر سے کال کر رہا ہے تو سارا سیٹ اپ ہی ختم ہو جاتا لیکن اس نے اس لئے اسے رپورٹ چیف کو دینے کا کہا تھا تاکہ براڈ وے جیسے ذہین آدمی کو بھی شک نہ پڑ سکے کہ عمران ہی چیف ہے۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔“

عمران نے اپنے مخصوص لبجے میں کہا۔

”ظاہر بول رہا ہوں عمران صاحب۔“..... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

”کیا رپورٹ دی ہے براڈ وے نے۔“..... عمران نے سنجیدہ لبجے میں پوچھا۔

”براڈ وے نے اسے ٹریس کر لیا تھا لیکن وہ اس کی گرفت سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا اور اب باوجود کوشش کے اس کا پتہ نہیں چل رہا۔“..... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جب میں نے اسے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ وہ سپر ایجنٹ ہے تو اسے خیال رکھنا چاہئے تھا۔“..... عمران نے قدرے غصیلے لبجے میں کہا۔

”اس نے بتایا ہے کہ ایئر پورٹ سے نکل کر وہ نیکسی میں بیٹھ رہا تھا کہ اسے گیس کی مدد سے بے ہوش کر کے ایک خصوصی

پوائنٹ پر پہنچا دیا گیا۔ جب براڈ وے وہاں پہنچا تو وہاں اس کے چار آدمیوں کی لاشیں پڑی تھیں اور کرنل سوبرز غالب تھا۔ اسے نجات کس طرح خود بخود ہوش آ گیا تھا جبکہ براڈ وے نے اپنے آدمیوں کو منع کر دیا تھا کہ جب تک وہ نہ آئے اسے ہوش میں نہ لایا جائے۔..... بلیک زیرو نے کہا۔

”اس نے فائل کے بارے میں کیا بتایا ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”اس نے بتایا ہے کہ اسے پوائنٹ پر بھجوانے سے پہلے اس کی تفصیلی تلاشی لی گئی تھی لیکن فائل اس کے پاس نہیں تھی اور نہ ہی اس کے بیگ میں تھی۔“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”اوہ۔ پھر کوئی بات نہیں۔ میرا خیال تھا کہ فائل اس سے مل جائے گی تو شیم کو اسرائیل نہ جانا پڑے گا لیکن اب بہر حال میرے چیک کا بندوبست ہو ہی گیا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”کیا آپ فائل واپس لانے کے لئے اسرائیل جائیں گے۔“..... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

”یہاں سے تو بہر حال جانا ہی ہو گا۔ اگر یہ فائل اسرائیل پہنچ گئی تو اسرائیل کا ثور بھی بن جائے گا اور اگر کہیں راستے میں انک کے خیال رکھنا چاہئے تھا۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن اس فائل کی کاپی کے بارے میں آپ بات کر رہے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

تھے۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے سرداور سے ہونے والی بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

”اوہ۔ یہ تو اچھا ہوا۔ اب آپ فائل کی واپسی کے لئے اطمینان سے کام کر سکیں گے۔۔۔ بلیک زیرو نے اطمینان بھرے لمحے میں کہا۔

”ہا۔۔۔ لیکن فائل بڑی اہم ہے۔ اسے کہیں بھی رکھا جاسکتا ہے اس لئے اس کی برآمدگی خاصی مشکل بات ہے البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اسرائیل کے اعلیٰ حکام کو اس کی کسی بڑی اور اہم تنصیب کی تباہی کی دھمکی دے کر یہ فائل واپس لی جاسکے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”میرا تو خیال ہے کہ آپ داش منزل سے اسرائیل کے صدر کو فون پر دھمکی دے دیں تو وہ فائل واپس بھجوادے گا۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”تو پھر مجھے چیک کون دے گا اور چیک نہ ملا تو آغا سلیمان پاشا کی طرف سے مکمل تباہی کی دھمکی کون سنے گا۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

”تو پھر آپ کب روائے ہوتا چاہتے ہیں۔۔۔ بلیک زیرو نے ہستے ہوئے کہا۔

”تم فارنٹیم کو الٹ کر دو۔ میں انہیں خود بریف کر دوں گا۔۔۔ عمران نے کہا۔

”اوکے۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

اسرائیل کے صدر اپنے آفس میں بیٹھے ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھے کہ پاس پڑے ہوئے فون کی متنم گھنٹی نج اٹھی تو صدر نے چونک کر سراٹھایا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”لیں۔۔۔ صدر نے اپنے مخصوص لمحے میں کہا۔

”قومی سلامتی کے مشیر کرنل زیکارڈ بات کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ لمحے میں کہا گیا۔

”کراوہ بات۔۔۔ صدر نے کہا۔

”سر۔۔۔ میں کرنل زیکارڈ بول رہا ہوں۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”لیں۔۔۔ کیا بات ہے۔۔۔ صدر نے انتہائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”سر۔۔۔ ایس ایس کروز میزائل کے بارے میں رپورٹ دینی

ہے۔۔۔ اگر آپ اجازت دیں۔۔۔ کرنل زیکارڈ نے کہا تو صدر

صاحب بے اختیار چونک پڑے۔  
”اوہ۔ آ جائیں فوراً۔“..... صدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے سامنے رکھی ہوئی فائل بند کر کے اسے دراز میں ڈال دیا۔ ان کے چہرے پر بے چینی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے تنگے آدمی نے جس نے نیلے رنگ کا سوت پہنا ہوا تھا اندر داخل ہو کر فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔ یہ قومی سلامتی کے امور کے نئے مشیر کرنل زیکارڈ تھے۔ کرنل زیکارڈ کو اس عہدے پر فائز ہوئے ایک سال ہوا تھا۔ اس سے پہلے جو مشیر تھے وہ اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے تھے اس لئے ان کی جگہ انہوں نے لے لی تھی۔

”بیٹھیں،“..... صدر نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا تو کرنل زیکارڈ سامنے موجود کری پر بڑے احترام بھرے انداز میں بیٹھ گیا۔ ”ہاں۔ بتائیں کیا تفصیل ہے۔“..... صدر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے قدرے بے چین سے لجھے میں کہا۔

”ذخیر۔ ایس ایس کروز میزائل کی فائل اسوان کی ڈبل ریڈ ایجنٹ کے سپر ایجنٹ کرنل سورز نے پاکیشی سے حاصل کی اور پھر طے شدہ منصوبے کے مطابق یہ فائل ناراک میں کارسیکا کے سفارت خانے کے سینڈ سیکرٹری کے حوالے کر دی گئی۔ سینڈ سیکرٹری نے یہ فائل کارسیکا پہنچ کر ذاتی طور پر چیف سیکرٹری کے حوالے کر

دی۔ چیف سیکرٹری نے اسے پہلے سے طے شدہ منصوبے کے مطابق کارز لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر فرائک کو کال کر کے فائل ان کے حوالے کر دی اور پھر ہمیں اطلاع دی گئی۔ میں نے ڈاکٹر فرائک کو کال کر کے ان سے بات کی تو انہوں نے فائل کی توثیق کی ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ فائل اصل ہے اور درست ہے۔“ کرنل زیکارڈ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس کو لازماً اس کی رپورٹ مل چکی ہو گی۔ پھر۔“..... صدر نے کہا۔

”ڈبل ریڈ کے جزل مائیک سے میری براہ راست بات ہوئی ہے۔ ان کے مطابق کرنل سورز نے فائل حاصل کر کے اپنی بیوی لایکا کے ذریعے وہاں سے فوری طور پر نکال دی تھی اور خود وہ کافرستان کے راستے اسوان پہنچ رہا ہے۔ ان کے مطابق انہیں یہ اطلاع مل چکی ہے کہ کرنل سورز ناراک پہنچ چکا ہے۔ البتہ جب وہ اسوان پہنچ گا تو پھر تفصیلی رپورٹ سامنے آئے گی۔“..... کرنل زیکارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”بہر حال اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو معلوم بھی ہو گیا تو فائل تو اسرائیل لائی ہی نہیں گئی اس لئے وہ اس سلسلے میں اسوان یا کارسیکا میں ہی گھومتی رہے گی۔ البتہ یہ بات غلط ہو گئی ہے کہ کارسیکا کے چیف سیکرٹری کو یہ معلوم ہو گیا کہ فائل کارز لیبارٹری میں ہے۔“ صدر نے قدرے متفرگ لجھے میں کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”چیف سیکرٹری بہت ذمہ دار عہدیدار ہیں جناب۔ وہ اسے بہر حال خفیہ ہی رکھیں گے“..... کرفل زیکارڈ نے کہا۔

”ہاں۔ ٹھیک ہے۔ آپ جاسکتے ہیں“..... صدر نے کہا تو کرفل زیکارڈ اٹھا اور سیلوٹ کر کے واپس مڑا اور پھر دروازہ کھول کر باہر چلا گیا۔ دروازہ بند ہوتے ہی صدر نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پر لیں کر دیا۔

”لیں سر“..... دوسری طرف سے مودبناہ لجھ میں کہا گیا۔

”کارز لیباٹری کے ڈاکٹر فرانک سے بات کرو“..... صدر نے باوقار لجھ میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی متمن گھنٹی نج اٹھی تو صدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”لیں“..... صدر نے مخصوص لجھ میں کہا۔

”ڈاکٹر فرانک سے بات کریں جناب“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو“..... صدر نے کہا۔

”سر۔ میں ڈاکٹر فرانک بول رہا ہوں سر“..... چند لمحوں بعد ایک اور آواز سنائی دی۔ آواز اور لجھ سے وہ خاصا بوڑھا آدمی لگ رہا تھا۔

”ڈاکٹر فرانک۔ ایس ایس کروز میزائل کی فائل آپ کو مل گئی ہے“..... صدر نے کہا۔

”لیں سر“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”آپ نے اسے چیک کر لیا ہے۔ فائل درست ہے یا نہیں“۔  
صدر نے پوچھا۔

”جناب۔ ہم نے اسے چیک کیا ہے۔ فائل تو درست ہے لیکن فوری طور پر اس پر کام نہیں ہو سکتا“..... دوسری طرف سے مودبناہ لجھ میں کہا گیا تو صدر بے اختیار چونک پڑے۔

”کیوں“..... صدر نے حیرت بھرے لجھ میں پوچھا۔

”سر۔ اس میں ایس ایس کروز میزائل کا بنیادی فارمولہ موجود نہیں ہے بلکہ بنیادی فارمولے پر جو ایڈوانس کام کیا گیا ہے اس کی تفصیل اس فائل میں موجود ہے اس لئے اس ایڈوانس کام کو پیش نظر رکھتے ہوئے سائنس دانوں کو پہلے اس کا بنیادی فارمولہ تیار کرنا ہو گا۔ پھر ایڈوانس فارمولے پر آگے کام ہو سکتا ہے“..... ڈاکٹر فرانک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن بغیر بنیادی فارمولے کے آپ اس پر کیسے کام کریں گے“..... صدر نے حیرت بھرے لجھ میں کہا۔

”جناب۔ مجھے معلوم ہے کہ بنیادی فارمولہ شوگرانی ہے لیکن پاکیشائی سائنس دانوں نے خاص طور پر ڈاکٹر قاضی اور ڈاکٹر احسان نے اس پر مزید کام کر کے اسے دنیا کا سب سے خطرناک کروز میزائل بنادیا ہے اور ڈاکٹر قاضی نے مجھے اس بارے میں جو تفصیل بتائی تھی اس کے مطابق تو شوگران کو بھی انہوں نے اس ایڈوانس فارمولے کی ہوا بھی نہیں لگنے دی۔ ڈاکٹر قاضی میرا شاگرد

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

رہا تھا اس لئے اس نے مجھے اپنا استاد سمجھتے ہوئے پاکیشیا کا یہ ملپ سیکرٹ بتا دیا تھا۔ ہمارے پاس ایکریمیا کا بنیادی فارمولہ موجود ہے۔ ہم اسے سامنے رکھ کر کام کریں گے اور مجھے یقین ہے کہ زیادہ سے زیادہ چھ ماہ کے اندر ہم اس ایڈوانس فارمولے پر ایس ایس کروز میزائل تیار کر لینے میں کامیاب ہو جائیں گے اور پھر اس کا اپنی بھی بنا لیا جائے گا۔ ڈاکٹر فرانک نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اگر آپ مطمئن ہیں تو میں بھی مطمئن ہوں لیکن ہو سکتا ہے کہ اس فارمولے کے پیچھے پاکیشیا سیکرٹ سروس آئے۔ آپ نے اس بات کا خاص خیال رکھا ہے۔ اسرائیلی صدر نے کہا۔

”جتناب۔ آپ نے ہماری لیبارٹری کا دورہ نہیں کیا ورنہ آپ کو خود معلوم ہو جاتا کہ یہ لیبارٹری کسی صورت بھی ٹریس نہیں کی جا سکتی۔ اس کا محل وقوع ایسا ہے کہ اسے ٹریس نہیں کیا جا سکتا اور اگر ٹریس کر بھی لیا جائے تو اس کے حفاظتی انتظامات ایسے ہیں کہ یہاں بغیر اجازت کے مکھی بھی داخل نہیں ہو سکتی اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

”اوکے۔“ صدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”اب تمہیں کیا بتایا جائے ڈاکٹر فرانک کہ عمران جس کا نام ہے وہ کتنا بڑا عفریت ہے۔ اس نے اس سے بھی زیادہ ناقابل تفسیر

لیبارٹریاں تنخیر کر لی ہیں۔“ صدر نے خود کلامی کے سے انداز میں بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر انہوں نے ایک طویل سانس لیا اور رسیور اٹھا کر ایک نمبر پر لیں کر دیا۔

”لیں سر۔“ دوسری طرف سے موڈبانہ آواز سنائی دی۔

”ریڈ ایرو کے چیف کرنل شاگر سے بات کراؤ۔“ صدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی مترنم گھنٹی نج اٹھی تو صدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”لیں۔“ صدر نے اپنے مخصوص لمحے میں کہا۔

”کرنل شاگر لائے پر ہیں جتناب۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔“ صدر نے کہا۔

”کرنل شاگر بول رہا ہوں سر۔“ دوسری طرف سے انتہائی موڈبانہ آواز سنائی دی تو صدر نے فون پیس کے نیچے موجود سرخ رنگ کا ایک بٹن پر لیں کر دیا۔ اس بٹن کے پر لیں ہوتے ہی نہ صرف سیکرٹری سے رابطہ ختم ہو گیا تھا بلکہ فون بھی مکمل طور پر محفوظ ہو گیا تھا۔

”کیا آپ کا فون محفوظ ہے۔“ صدر نے بھاری لمحے میں کہا۔

”ایک منٹ سر۔“ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

”لیں سر۔ اب فون ہر لحاظ سے محفوظ ہے جتناب۔“ چند لمحوں

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کی خاموشی کے بعد کرنل شاگر کی موادبانہ آواز سنائی دی۔  
”ایکریمیا میں کارسیکا سفارت خانے کے سینڈ سیکرٹری کو فوری طور پر آف کر دیں“..... صدر نے کہا۔

”سینڈ سیکرٹری کو سر“..... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

”ہاں۔ نوٹ کر لیں۔ سینڈ سیکرٹری کارسیکا سفارت خانہ ناراک ایکریمیا“..... صدر نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

”لیں سر۔ حکم کی تعییل ہو گی سر“..... دوسری طرف سے موادبانہ لجھ میں کہا گیا۔

”دوسرا حکم نوٹ کریں“..... صدر نے کہا۔

”لیں سر“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کارسیکا کے چیف سیکرٹری کو بھی فوری طور پر آف کر دیں۔ چاہے وہ کہیں بھی ہوں۔ فوری طور پر۔ لیکن اس انداز میں کہ شک ہم پر نہ ہو“..... صدر نے کہا۔

”لیں سر۔ حکم کی تعییل ہو گی سر“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے“..... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر رسیور رکھ دیا۔

”اب کم از کم پاکیشیا سیکرٹ سروس کو آگے بڑھنے کا راستہ نہیں ملے گا“..... صدر نے ایک بار پھر خود کلامی کے انداز میں کہا لیکن اسی لمحے ایک خیال کے آتے ہی وہ چونک پڑے۔ انہوں نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور ایک بٹن پر لیس کر دیا۔

”لیں سر“..... دوسری طرف سے موادبانہ لجھ میں کہا گیا۔

”کارسیکا میں بلیک برڈ کے چیف تھامن سے بات کراو“.....

صدر نے تھامنہ لجھ میں کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو صدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”لیں“..... صدر نے کہا۔

”کارسیکا میں بلیک برڈ کے چیف تھامن لائن پر حاضر ہیں جناب“..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو صدر نے ہاتھ بڑھا کر ایک بار پھر فون کے نیچے موجود سرخ رنگ کا بٹن پر لیس کر کے فون کا رابطہ فون سیکرٹری سے منقطع کر دیا۔

”ہیلو“..... صدر نے کہا۔

”تھامن بول رہا ہوں سر“..... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی لیکن لجھ بے حد موادبانہ تھا۔

”کیا آپ کا فون محفوظ ہے“..... صدر نے تیز لجھ میں کہا۔

”لیں سر۔ آپ کی کال کا معلوم ہوتے ہی میں نے فون محفوظ کر لیا ہے“..... دوسری طرف سے موادبانہ لجھ میں کہا گیا۔

”کارسیکا کا علاقہ ہے کارز۔ کیا وہاں بھی آپ کا سیٹ اپ ہے یا نہیں“..... صدر نے پوچھا۔

”نہیں سر۔ وہ تو چھوٹا سا اور غیر اہم علاقہ ہے سر اس لئے وہاں سیٹ اپ قائم کرنے کی کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی“..... دوسری

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

طرف سے مودبانہ لجھے میں کہا گیا۔  
”آپ کے بارے میں مجھے بتایا گیا تھا کہ آپ ایکریمیا کی  
ٹاپ ایجنٹی میں بڑے طویل عرصے تک فیلڈ میں کام کرتے رہے  
ہیں اور آپ کے ریکارڈ میں بے شمار کارنا مے موجود ہیں“..... صدر  
نے کہا۔

”سر۔ یہ آپ کی مہربانی ہے کہ آپ میرے بارے میں یہ فرم  
رہے ہیں“..... تھامن نے موددانہ لجھے میں کہا۔

”کیا آپ کا نکراوہ بھی پاکیشی سیکرٹ سروس سے بھی ہوا ہے“۔  
صدر نے پوچھا۔

”لیں سر۔ ٹاپ ایجنٹی کی سروس کے دوران دو بار ہو چکا ہے“۔  
تھامن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پھر اس نکراوہ کا کیا رزلٹ رہا“..... صدر نے ہونٹ چباتے  
ہوئے پوچھا۔

”سر۔ ایک بار ہم کامیاب رہے اور ایک بار ہم ناکام رہے“۔  
دوسری طرف سے کہا گیا۔

”گذ۔ کیا آپ پاکیشی سیکرٹ سروس میں کام کرنے والے  
عمران سے واقف ہیں“..... صدر نے پوچھا۔

”لیں سر۔ نکراوہ اسی سے ہوتا رہا ہے۔ ایک بار تو میں ٹاپ  
ایجنٹی کے سلسے میں پاکیشی بھی کام کر چکا ہوں جناب“..... تھامن  
نے جواب دیا۔

”گذ مسٹر تھامن۔ اب آپ میرا خصوصی حکم سن لیں۔ کارز  
میں ایک خفیہ لیبارٹری ہے جسے کسی صورت بھی ٹریں نہیں کیا جا  
سکتا۔ اس لیبارٹری میں پاکیشیا سے حاصل کئے گئے ایک فارمولے  
پر کام ہو رہا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ابھی یہ معلوم نہیں ہے  
کہ ان کا فارمولہ اس لیبارٹری میں پہنچ چکا ہے اور نہ ہی انہیں کسی  
صورت معلوم ہو سکتا ہے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ اس عمران سے کوئی  
چیز خفیہ نہیں رہتی اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ اس کا سراغ لگا لے اور  
اپنی ٹیم لے کر کارز پہنچ جائے۔ اگر ایسا ہو جائے تو وہاں آپ نے  
انہیں کو رک کر کے ہلاک کرنا ہے اور چونکہ اس کام میں کئی ماہ بھی لگ  
سکتے ہیں اس لئے آپ وہاں بلیک برڈ کا ہیڈ کوارٹر بنالیں۔ چونکہ  
عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو آپ کے بارے میں میں علم نہ ہو گا  
اس لئے آپ آسانی سے ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں“..... صدر نے  
تحکمانہ لجھے میں کہا۔

”لیں سر۔ حکم کی تعییل ہو گی سر“..... تھامن نے جواب دیا۔

”دوسرا حکم سن لیں۔ آپ نے کسی چینگ وغیرہ کے چکر میں  
نہیں پڑنا اور نہ ہی انہیں بے ہوش کر کے پھر ہوش میں لا کر ہلاک  
کرنا ہے کیونکہ انہیں چند منٹ بھی مل جائیں تو وہ پچویشن تبدیل کر  
لیتے ہیں اس لئے آپ نے بلا کسی توقف کے انہیں گولی مار دینی  
ہے اس کے لئے چاہے آپ کو کارز کی آدھی آبادی ہی کیوں نہ  
ہلاک کرنی پڑے۔ پرواہ مت کریں۔ کارسیکا حکومت آپ کے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

معاملات میں مداخلت نہیں کرے گی۔..... صدر نے کہا۔

”لیں سر۔ یہ بتا دیں کہ یہ لیبارٹری اسرائیلی ہے یا کارسیکا کی۔..... تھامن نے کہا۔

”کارسیکا کی ہے لیکن اس فارمولے پر اسرائیلی سائنس دان کام کر رہے ہیں اور اسرائیل کے مفاد میں کام ہو رہا ہے۔“ صدر نے کہا۔

”لیں سر۔ آپ مجھ پر اعتماد کریں۔ کارز میں داخل ہوتے ہی عمران اور اس کے ساتھی فوری طور پر ہلاک کر دیئے جائیں گے چاہے وہ کسی بھی روپ میں داخل ہوں۔“..... تھامن نے کہا۔

”اوکے۔ کسی بھی وقت اگر آپ کو کوئی مسئلہ ہو تو آپ کارسیکا حکومت، پولیس اور ملٹری کو بلیک فائٹ کا لفظ بتا دیں۔ آپ سے ہر ممکن تعاون کیا جائے گا۔“..... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے کریڈل دبایا اور پھر ایک بٹن پر لیں کر دیا۔

”لیں سر۔“..... دوسری طرف سے ان کے فون سیکرٹری کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

”قومی سلامتی کے مشیر کریل زیکارڈ سے بات کرائیں۔“..... صدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب ان کے چہرے پر گھرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد مترجم گھنٹی نج اٹھی تو صدر نے ہاتھ پڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”لیں۔“..... صدر نے کہا۔

”کرنل زیکارڈ لائن پر موجود ہیں سر۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کراو بات۔“..... صدر نے کہا۔

”سر۔ میں کرنل زیکارڈ بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد کرنل زیکارڈ کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

”کرنل زیکارڈ۔ میں نے بلیک برڈ کے چیف تھامن کو حکم دے دیا ہے کہ وہ کارز میں اپنا ہیڈ کوارٹر بنا لیں۔ اس سلسلے میں انہیں جتنے بھی فنڈ ضرورت پڑیں آپ نے انہیں فوری طور پر مہیا کرنے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں پہنچی تو تھامن اور اس کے آدمی ان کے خلاف ایکشن میں آئیں گے۔ آپ حکومت کارسیکا کو بتا دیں کہ وہ اپنی پولیس، ملٹری اور تمام حکام کو خصوصاً کارز میں یہ بتا دیں کہ بلیک برڈ کی طرف سے بلیک فائٹ کے الفاظ ان کے لئے کوڈ ہوں گے اور وہ ہر صورت میں بلیک برڈ سے تعاون کریں گے۔“..... صدر نے تیز لمحے میں کہا۔

”لیں سر۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو صدر نے مزید کچھ کہے بغیر رسیور رکھ دیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

پاکیشیا سے روانگی سے قبل اسمنٹھ سے خود رابطہ کیا تھا اور اسے تفصیل نے اسے حکم دے دیا تھا کہ جب تک عمران اور اس کے ساتھی اسوان میں رہیں اسمنٹھ بھی وہاں رہے تاکہ عمران کسی بھی وقت کسی بھی ضرورت کے تحت اس سے رابطہ کر سکے۔ چنانچہ عمران نے پاکیشیا سے روانگی سے قبل اسمنٹھ سے خود رابطہ کیا تھا اور اسے تفصیل

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

سے ہدایات دی تھیں۔ اس کے بعد عمران اپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیا سے کافرستان اور پھر کافرستان سے طویل ہوائی سفر کر کے یہاں پہنچا تھا۔ اسمنٹھ نے ان کا استقبال ایئر پورٹ پر کیا تھا اور وہ انہیں اپنی دیکن میں ساتھ لے کر اس کوٹھی میں چھوڑ گیا تھا۔ انہیں اس کوٹھی میں پہنچ ہوئے تقریباً دو گھنٹے گزر چکے تھے اور ان دو گھنٹوں میں وہ دو بار ہاث کافی پی چکے تھے اور پہلے تو سب اس لئے خاموش رہے تھے کہ انہیں معلوم تھا کہ عمران جب تک خود نہ چاہے وہ مشن کے بارے میں کچھ نہیں بتاتا لیکن اب دو گھنٹوں سے عمران جس طرح اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا ہوا تھا اس سے ان کے اندر بے چینی پیدا ہونے لگی تھی۔

”کیا ہم یہاں ہاث کافی پینے آئے ہیں؟“..... تنوری نے اچانک غصیلے لمحے میں کہا۔

”جو لیا کوٹھ کافی بنانے کی بھی ماہر ہے۔ تم بے شک ہاث کافی کی بجائے کوٹھ کافی پیو۔ دیسے بھی تم جیسے زور دنخ آدمی کو کوٹھ کافی ہی پینی چاہئے“..... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تنوری درست کہہ رہا ہے۔ دیسے تم نے شاید کوٹھ کی بجائے آس کافی پی رکھی ہے“..... جولیا نے تنوری کی حمایت میں بولتے ہوئے کہا۔

”اسی آس کافی کی وجہ سے تو تنوری بھی تک اس عہدہ جلیلہ پر

فائز چلا آ رہا ہے ورنہ کب کا منکر نکیر کو حساب کتاب دے چکا ہوتا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سوائے تنوری کے سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”کس عہدہ جلیلہ کی بات کر رہے ہو تم“..... تنوری نے غصیلے میں کہا۔

”ایک ہی تو عہدہ ایسا ہے جسے عہدہ جلیلہ کہا جاتا ہے اور وہ ہے رقیب رو سیاہ۔ اوہ سوری۔ رقیب رو سفید والا بلکہ رقیب رو سرخ“..... عمران نے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

”یہ جلیلہ کیسے ہو گیا“..... تنوری شاید جحت بازی پر اتر آیا تھا۔

”مکون کے دوسرے سرے پر علی عمران جیسا مرد جلیل جو موجود ہے“..... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقهوں سے گونج اٹھا اور اس بار تنوری بھی ہنس پڑا۔

”تم خواہ مخواہ حرف ج ساتھ لگا رہے ہو۔ اس کی بجائے ذلگا لو تو تمہاری صحیح تعریف ہو سکتی ہے“..... تنوری نے کہا تو ایک بار پھر قہقہے پھوٹ پڑے کیونکہ تنوری نے واقعی انتہائی خوبصورت جواب دیا تھا۔ اس نے عمران کو مرد جلیل کی بجائے مرد ذلیل بنادیا تھا۔

”مکون کے تیسرے سرے پر جولیا ہے۔ ذولیا نہیں اس لئے مجبوری ہے ج ہی لگانا ہو گی“..... عمران نے فوراً ہی جواب دیا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

”اب یہی باتیں ہی ہوتی رہیں گی۔ ہمیں بتاؤ کہ یہاں اسوان

میں ہمارا کیا مشن ہے“..... جولیا نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

”چیف نے تمہیں کیا بتایا ہے“..... عمران نے کہا۔

”چیف نے کہا تھا کہ عمران ہمیں بریف کرے گا“..... جولیا نے جواب دیا۔

”پھر تو مجھے سلمانگ سنتر کھول لینا چاہئے تاکہ اس بریفنگ سے کوئی بھاری رقم کمائی جاسکے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”پہلے اس نے کبھی بتایا ہے جواب بتائے گا۔ چیف نجانے کیوں ہر بار ہمیں امتحان میں ڈال دیتا ہے“..... تنوری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”پاس ہو گئے تو امتحان بھی ختم ہو جائیں گے“..... عمران نے جواب دیا تو اس بار سب کے ساتھ ساتھ تنوری بھی ہنسنے پر مجبور ہو گیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی ٹھنڈی نجاح اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور ساتھ ہی اس نے لاڈر کا بٹن بھی پر لیں کر دیا۔

”مائکل بول رہا ہوں“..... عمران نے ایکریمین لجھے میں کہا۔

”اسمتح بول رہا ہوں مسٹر مائکل“..... دوسری طرف سے اسمتح کی آواز سنائی دی۔

”آئن سمتح یا گولڈ سمتح“..... عمران نے کہا تو دوسری طرف

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

سے اسمتھ بے اختیار ہنس پڑا۔  
”جو مرضی آئے سمجھ لیں مسٹر مائیکل۔ بہر حال ایک ٹپ ملی  
ہے۔ اس سے زیادہ معلوم نہیں ہو سکا۔“..... دوسری طرف سے کہا  
گیا۔

”کیا ٹپ ہے؟“..... عمران نے اس بار سنجیدہ لبجے میں پوچھا۔  
”لایکا کا گولڈن نائل کلب کے مالک و جزل مینجر مارٹھر سے  
خاصا میل جوں ہے لیکن اس مارٹھر کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ  
وہ اسوان کا سب سے خطرناک گینگسٹر ہے اور گولڈن نائل کلب  
بھی اسوان کا انتہائی بد نام ترین کلب ہے۔“..... اسمتھ نے جواب  
دیتے ہوئے کہا۔

”کیا یہ ٹپ درست ہے؟“..... عمران نے پوچھا۔

”لیں سر“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کیا تم رقم دے کر مزید معلومات حاصل نہیں کر سکتے۔ ایسے  
کلبوں میں تو دولت کا سکھ چلتا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”مسٹر مائیکل۔ میں نے کوشش کی ہے لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔  
کوئی کسی بھی صورت میں زبان کھولنے پر تیار نہیں ہے۔“..... اسمتھ  
نے جواب دیا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔“..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”یہ لایکا کون ہے؟“..... جولیا نے اس بار حقیقی غصے بھرے لبجے  
میں کہا۔

”ظاہر ہے عورت کا نام ہی ہو سکتا ہے۔“..... عمران نے مسکراتے  
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے  
نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”انکوائری پلیز“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی  
دی۔

”گولڈن نائل کلب کا نمبر دیں“..... عمران نے کہا۔  
”سوری۔ وہاں کوئی نمبر نہیں ہے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا  
اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔  
”حیرت ہے۔ کلب میں فون ہی نہیں ہے۔“..... صدر نے  
حیرت بھرے لبجے میں کہا۔

”میرا خیال ہے کہ وہاں سیٹلائٹ فون ہو گا۔ عام ایکس چینچ کا  
نمبر نہیں ہو گا۔“..... عمران نے جواب دیا تو صدر نے اثبات میں سر  
ہلا دیا۔

”تم نے بتایا نہیں کہ لایکا کون ہے اور تم اس بارے میں کیوں  
پوچھ رہے ہو؟“..... جولیا نے کہا۔

”ہا۔ اب وقت آ گیا ہے کہ تمہیں بریف کر دیا جائے۔“  
عمران نے انتہائی سنجیدہ لبجے میں کہا تو سب بے اختیار چونک کر  
سیدھے ہو گئے۔

”اسوان میں ایک خفیہ سرکاری تنظیم ہے جس کا نام ڈبل ریڈ  
ہے۔ اس تنظیم کا ایک پر ایجنت ہے جس کا نام کریل سوبرز ہے اور  
میں کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

لایکا اس کرنل سوبرز کی بیوی ہے اور خود بھی ایک سپریم ایجنسٹ ہے کیونکہ خواتین ہمیشہ مردوں کے مقابلے میں سپریم ہوتی ہیں۔ عمران کی زبان بات کرتے کرتے ایک بار پھر پڑی سے اتنے لگ گئی تھی۔

”عمران صاحب پلیز“..... صدر نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا۔

”مرد پلیز ہوں یا نہ ہوں خواتین واقعی سپریم ہوتی ہیں۔ بہر حال کرنل سوبرز، لایکا اور اپنے دو ساتھیوں سمیت پاکیشیا آیا اور انہوں نے انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتے ہوئے پیشل لیبارٹری میں داخل ہو کر ریکارڈ روم سے پاکیشیا کے دفاع کے بنیادی میزائل جسے الیں ایس کروز میزائل کہا جاتا ہے، کا فارمولہ اڑا لیا۔ صدر نے ایر پورٹ پر جن لوگوں کو مشکلوں سمجھا تھا یہ وہی لوگ تھے۔ فارمولے کی فائل لایکا لے کر فوراً ایکریمیا زوانہ ہو گئی اور کرنل سوبرز وہیں رہ گیا۔ وہ پاکیشیا سے کافرستان گیا اور کافرستان سے ایکریمیا پہنچ گیا۔ کرنل سوبرز کی کافرستان سے روائی کا علم تمہارے چیف کو ہو گیا۔ اس نے کافرستان میں فارن ایجنسٹ ناٹران کی ڈیوٹی لگائی کہ کرنل سوبرز کو کور کرے۔ اس وقت تک خیال یہی تھا کہ فائل کرنل سوبرز کے پاس ہو گی۔ ناٹران نے اس کو کور کیا۔ اس کی تلاشی لی گئی لیکن فائل اس کے پاس نہ تھا۔ بہر حال کرنل سوبرز، ناٹران کے آدمیوں کو ہلاک کر کے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا لیکن اس سے یہ بات طے ہو گئی کہ فائل لایکا لے گئی ہے اس لئے اب ہم

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

یہاں آئے ہیں تاکہ لایکا سے معلوم کیا جا سکے کہ اس نے فائل کس کے حوالے کی ہے۔ ..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ظاہر ہے عمران صاحب کہ یہ فائل اس نے ڈبل ریڈ کے چیف کو دی ہو گی“..... صدر نے کہا۔

”تمہاری بات درست ہو سکتی ہے لیکن میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہے“..... عمران نے کہا تو سب چونک پڑے۔

”تمہارا ایسا خیال کیوں ہے“..... جولیا نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”جہاں تک تمہارے چیف نے تحقیقات کی ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فائل اصل میں اسرائیل حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن اس نے خود سامنے آنے کی بجائے اسوان کی ڈبل ریڈ کو سامنے کیا ہے لیکن جس طرح ان لوگوں نے فائل کو پاکیشیا سے نکالا ہے اس سے لگتا ہے کہ لایکا یہ فائل لے کر اسوان نہیں پہنچی ہو گی بلکہ اسوان سے پہلے ہی اس نے اسے کسی کے حوالے کر دیا ہو گا کیونکہ وہ پاکیشیا سے اسوان آنے کی بجائے ناراک آئی ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ اسرائیل کا سفارت خانہ ایکریمیا میں لونگٹھن میں نہیں بلکہ ناراک میں ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اس نے یہ فائل ناراک میں اسرائیل کے سفارت خانے کے کسی عہدیدار کو دی ہے۔“ عمران نے کہا۔

”آپ کی بات درست ہے عمران صاحب۔ ایسا ہو سکتا ہے

لیکن ایسی صورت میں ہم ناراک جا کر اس سفارت خانے سے معلومات کیوں نہ حاصل کر لیں،..... اس بار کیپن شکیل نے کہا۔

”اس طرح اسرائیل کو یقیناً اطلاع مل جائے گی اور پھر اسرائیل میں داخلے کے تمام راستے بند کر دیئے جائیں گے“۔ عمران نے کہا۔

”اگر یہ فائل اسرائیل نے حاصل کی ہے تو پھر اسرائیل کو دیے ہی معلوم ہو گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کے پیچے آئے گی۔“ صدر نے کہا۔

”تمہارے چیف نے اس پر بھی کام کیا ہے۔ اسرائیل میں فلسطینی گروپ کے ذریعے معلومات حاصل کی گئی ہیں لیکن اسرائیلی ایجنٹوں کو الٹ ہونے کی کوئی ہدایات نہیں دی گئیں ورنہ ایسا لازماً ہوتا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فائل اسرائیل نہیں پہنچی بلکہ اسرائیل سے باہر کسی اسرائیلی لیبارٹری میں براہ راست پہنچائی گئی ہے اس لئے اس کا سراغ لایکا سے ہی آگے بڑھ سکے گا“۔..... عمران نے جواب دیا تو اس بار سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”اب اس ماقصر سے کیا معلوم کرنا ہے“..... جولیا نے کہا۔

”اس لایکا کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں۔ ڈبل ریڈ کو اس قدر خفیہ رکھا گیا ہے کہ اس متھ باؤ جو دکوش کے اس کا معمولی ساراغ بھی نہیں لگا سکا۔ کرنل سوبرز کا بھی سراغ نہیں لگایا جا سکا“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو تم یہیں رہو۔ میں اور تنوری جا کر معلومات حاصل کر لیتے ہیں“..... جولیا نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا تو خاموش بیٹھا ہوا تنوری لکھت چونک پڑا۔ اس کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔

”میری طرف سے تو اجازت ہے لیکن پھر تمہاری واپسی یہاں نہیں ہو سکتی“..... عمران نے کہا اس بار جولیا اور تنوری کے ساتھ ساتھ صدر اور کیپن شکیل بھی چونک پڑے۔

”کیوں۔ کیا مطلب“..... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

”اس لئے کہ تم نے وہاں جو کچھ کرنا ہے اس کے نتیجے میں پولیس نے حرکت میں آ جانا ہے اور یہاں کی پولیس پاکیشیا کی پولیس جیسی نہیں ہے۔ اس نے پورے شہر کی ناکہ بندی کر دینی ہے اور اگر تم یہاں آئے تو پھر ہم بھی ساتھ ہی اس کے شکنخے میں پھنس جائیں گے“..... عمران نے کہا۔

”ایسے کلبوں میں تو گولیاں چلتی ہی رہتی ہیں اور قتل و غارت بھی ہوتی رہتی ہے۔ پھر پولیس کیوں آئے گی“..... جولیا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

”وہ تو عام حالات ہوتے ہیں لیکن تنوری ساتھ ہو تو پھر عام حالات نہیں رہتے۔ خاص بن جاتے ہیں۔ جب گولڈن ناکٹ کلب میں قتل عام ہو گا تو پھر لامحالہ پولیس کو آنا ہی پڑے گا“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ میں احمق ہوں۔ کیوں“..... تنوری نے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

پھنکاتے ہوئے کہا۔

”احمق تو خود مارا جاتا ہے۔ تم تو دوسروں کا قتل عام کرتے ہو اس لئے تم احمق کیسے ہو گے۔ البتہ جوشیلے ضرور ہو“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو پھر میں صدر کے ساتھ چلی جاتی ہوں“..... جولیا نے کہا۔  
”پھر بھی مسئلہ حل نہیں ہو گا“..... عمران نے کہا۔  
”کیوں۔ اب کیا ہے۔ صدر تو جوشیلے نہیں ہے“..... جولیا نے غصیلے لمحے میں کہا۔

”صدر مصلحت پسند ہے اور مصلحت گولڈن نائٹ جیسے کلبوں میں کام نہیں دیتی۔ اس نے تو الٹا تمہارا اور مارٹھر کا نقج بچاؤ کرانا شروع کر دینا ہے“..... عمران نے کہا تو کمرہ قہقہوں سے گونخ اٹھا۔  
”چلو تمہیں کیپن شکلیل پر تو کوئی اعتراض نہیں ہو گا“..... جولیا بھی شاید موڑ میں تھی۔

”کیپن شکلیل سوچتا رہ جائے گا کہ مارٹھر سے کیا پوچھا جائے اور کیا نہیں“..... عمران نے جواب دیا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ میں تمہارے ساتھ جاؤں۔ یہی مطلب ہے نا تمہارا“..... جولیا نے اس بار خاص لمحے میں کہا تو تنوری سمیت سب ساتھی بے اختیار چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

”میرے ساتھ جانے کا مطلب ہو گا کہ بے چاری لا یکا کو کرٹل سوبرز سے طلاق لینا پڑے گی“..... عمران نے جواب دیا تو کمرہ

بے اختیار قہقہوں سے گونخ اٹھا۔

”اب اتنے بھی پنس چارمنگ نہیں ہوتا“..... جولیا نے بھی بنتے ہوئے کہا۔

”پنس تو بہر حال میں ہوں چاہے فرضی ہی سہی۔ لیکن تمہارے ساتھ ہونے کی وجہ سے چارمنگ بن جاؤں گا“..... عمران نے بڑے معنی خیز انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا کے چہرے پر یلخت جیسے بہاری آگئی۔ وہ عمران کی بات کا مطلب اچھی طرح سمجھ گئی تھی۔

”عمران صاحب۔ آپ اکیلے جانا چاہتے ہیں“..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہ کیا کہتے ہیں اکیلا چنا کیا بھاڑ جھوٹکے گا اس لئے ہم سب چلیں گے“..... عمران نے کہا تو سب بے اختیار کھل اٹھے۔

”تو پھر چلو۔ اب تک ہم اس کام کو مکمل بھی کر چکے ہوتے“۔  
جولیا نے بے چین سے لمحے میں کہا۔

”ہمیں غندوں جیسے میک اپ کرنے ہوں گے ورنہ ہم اس مارٹھر تک نہیں پہنچ سکتے“..... عمران نے کہا۔

”لیکن مس جولیا کا کیا ہو گا“..... صدر نے کہا۔  
”اگر روزی راسکل ہو سکتی ہے تو جولیا راسکل کیوں نہیں ہو سکتی“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ یہ گھنیا الفاظ میرے نام کے ساتھ مت استعمال کرو۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

سمجھے۔۔۔ جولیا نے پھنکارتے ہوئے لبجے میں کہا۔

”تو تم جولیا نومل بن جاؤ۔ مطلب ہے جولیا شریف“۔ عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

”ہاں۔ یہ نام بہر حال ہو سکتا ہے“۔۔۔ جولیا نے اثبات میں سر ہلاستے ہوئے کہا۔

”لیکن اسمتھ نے تمہارے سامنے فون پر بتایا ہے کہ اس کلب میں شریفوں کا کوئی کام نہیں ہے“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”تم خواہ مخواہ کی فضول باتیں مت کرو اور چلو“۔۔۔ جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی سب ساتھی بھی بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے تو عمران بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب غنڈوں اور بدمعاشوں کے میک اپ میں کوٹھی میں موجود کار میں سوار ہو کر کوٹھی سے نکلے اور گولڈن ناٹ کلب کی طرف بڑھنے لگے۔ عمران نے یہاں پہنچ کر ایئر پورٹ سے ہی شہر کا تفصیلی نقشہ خرید لیا تھا اور کوٹھی پہنچ کر اس نے اس نقشے کو اس انداز میں دیکھا تھا کہ جیسے وہ اسے حفظ کر رہا ہو اور یہی وجہ تھی کہ اسے معلوم تھا کہ گولڈن ناٹ کلب کہاں ہے اور اس کالونی سے وہاں پہنچنے کے لئے کون سا راستہ اختیار کرنا ہو گا۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران، سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹ پر تنور، صفردر اور کیپشن شکلیں موجود تھے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ دو منزلہ عمارت کے سامنے پہنچ گئے جس پر جہازی سائز کا گولڈن

ناٹ کلب کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ ایک سائیڈ پر پارکنگ تھی جس میں تقریباً ہر ماڈل اور ہر کمپنی کی کاریں موجود تھیں۔

”میں کوشش کروں گا کہ بغیر کسی جھگڑے کے مارکھر تک پہنچ جاؤں اس لئے جب تک میں ایکشن میں نہ آؤں تم میں سے کسی نے ایکشن میں نہیں آنا“۔۔۔ عمران نے کار کا دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔

”ایسے نہیں چلے گا عمران صاحب۔ مس جولیا کی وجہ سے وہاں ہمارا لازماً جھگڑا ہو گا اور پھر یہ جھگڑا ظاہر ہے بڑھتا ہی چلا جائے گا“۔۔۔ کیپشن شکلیں نے انتہائی سنجیدہ لبجے میں کہا۔

”تو تم لوگ جاؤ۔ میں یہیں کار میں بیٹھتی ہوں“۔۔۔ جولیا نے کہا۔

”کیپشن شکلیں تم کار لے کر اس کلب کی عقبی طرف سڑک پر پہنچ جاؤ اور کار کو کسی پارکنگ میں روک دینا۔ میں نے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑتے ہوئے اس عمارت کی جو پچھوئیں دیکھی ہے اس سے لگتا ہے کہ عقبی طرف بھی اس کا راستہ ہو گا۔ اگر ہمیں جھگڑا نہ کرنا پڑتا تو ہم اس میں راستے سے باہر آ کر تمہارے پاس پہنچ جائیں گے اور اگر جھگڑا ہوا تو عقبی طرف سے بھی پہنچ سکتے ہیں۔ بہر حال یہاں جولیا کا اکیلے بیٹھنا بھی نہیں ہے“۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کی چاپیاں کیپشن شکلیں کی طرف بڑھا دیں اور خود پہنچے اتر آیا۔ یہاں پارکنگ ٹوکن کا شاید رواج ہی نہ تھا کیونکہ

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

یہاں شاید کار چوری کئے جانے کا تصور ہی نہ تھا۔ صدر اور تنور بھی کار سے نیچے اتر آئے جبکہ کیپن غلیل اتر کر ڈرائیور سیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

”آؤ“..... عمران نے تنور اور صدر سے کہا اور مژکر میں گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ چونکہ وہ تینوں ہی عام غنڈوں کے میک اپ اور لباس میں تھے اس لئے آنے جانے والے ان کی طرف سرسری سی نظر ڈالتے ہوئے گزر جاتے تھے۔ میں گیٹ میں داخل ہو کر وہ ہال میں داخل ہوئے تو وہاں واقعی ویسا ہی ماحول تھا جیسا ایسے کلبیوں میں ہوتا ہے۔ وہاں مشیات کا دھواں اور شراب کی تیز بوہر طرف موجود تھی۔ چار مسلح افراد بھی دیواروں سے پشت لگائے کھڑے نظر آ رہے تھے۔ عورتیں بھی وہاں موجود تھیں لیکن ان کی حالت واقعی طوالگوں سے بھی بدتر تھی۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس کے ایک طرف سٹول پر ایک لمبے بالوں والے نما غنڈہ موجود تھا جبکہ اس کے ساتھ ہی دو اور آدمی تھے جو ویزس کو سروں دینے میں مصروف تھے۔ عمران کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

”مارکھر سے کہو کہ ناراک سے ریڈ ٹائیگر کا جوزی آیا ہے اپنے ساتھیوں سمیت“..... عمران نے لمبے بالوں والے سے مخاطب ہو کر خالصتاً بدمعاشوں کے لمحے میں کہا۔

”ریڈ ٹائیگر۔ اوہ اچھا“..... اس لمبے بالوں والے نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاؤنٹر پر پڑے ہوئے فون کا

رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر انگلی سے لاڈر کا بٹن پر لیں کر دیا تو وہ لمبے بالوں والا چونکا لیکن پھر خاموش ہو گیا۔

”کیا ہے“..... دوسری طرف سے رسیور اٹھتے ہی چھاڑ کھانے والے لمبے میں کہا گیا۔ بولنے والے کا لمبے بے حد کرخت اور تحکمانہ تھا۔

”کاؤنٹر سے جیگی بول رہا ہوں۔ ناراک سے ریڈ ٹائیگر کا جوزی اپنے دو ساتھیوں سمیت یہاں کاؤنٹر پر موجود ہے۔ وہ آپ سے ملنا چاہتا ہے“..... لمبے بالوں والے نے تیز تیز لمبے میں کہا۔ ”ریڈ ٹائیگر۔ ناراک۔ اوہ اچھا۔ بھجو دو انہیں“..... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور عمران کے ساتھ کھڑے ہوئے صدر اور تنور دونوں سمجھ گئے کہ عمران نے کسی ایسے گینگ کا نام لے دیا ہے جس کی شہرت بلکہ دہشت یہاں یورپ میں بھی چھائی ہوئی ہے۔ لمبے بالوں والے نے رسیور رکھا اور سائیڈ پر موجود ایک آدمی کو بلایا۔

”روکی۔ ان معزز صاحبان کو باس کے آفس تک چھوڑ آؤ“۔ لمبے بالوں والے نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس آدمی سے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی اپنے آپ کو معزز کہنے پر بے اختیار مسکرا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ نیچے موجود ایک بڑے نے کمرے میں داخل ہو رہے تھے جسے آفس

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

عمران کا انتہائی عقیدت مند ہو۔  
”تمہیں معلوم نہیں ہے کہ بگ جوزی شراب نہیں پیا کرتا اور نہ  
ہی اس کے ساتھی پیتے ہیں۔“..... عمران نے کہا تو مارٹر ایک بار پھر  
اچھل پڑا۔

”اچھا۔ اوہ۔ یہ تو اور حیرت انگیز بات ہے۔ بہر حال بگ  
جوزی سے کوئی بات بھی ناممکن نہیں ہے۔“..... مارٹر نے جواب دیا۔  
اس بار عمران نے کوئی جواب نہ دیا۔

”تو پھر میں کیا خدمت کر سکتا ہوں بگ جوزی کی۔“..... مارٹر  
نے چند لمحوں بعد کہا۔

”کرنل سوبرز کی بیوی لایکا تمہارے پاس آتی رہتی ہے۔ اس  
سے ہماری ملاقات کراؤ۔“..... عمران نے بڑے سرسری سے لجھے  
میں کہا تو مارٹر کے چہرے کارنگ یکخت بدلت گیا۔

”تم۔ تم بگ جوزی نہیں ہو سکتے۔ کبھی نہیں ہو سکتے۔ کون ہو  
تم۔“..... مارٹر کا لجھہ یکخت انتہائی سرد ہو گیا۔

”کیوں۔ یہ احتمانہ خیال تمہیں کیسے آ گیا۔“..... عمران نے منہ  
بناتے ہوئے بڑے لاپرواہ سے لجھے میں کہا۔

”اس لئے کہ میں جانتا ہوں کہ بگ جوزی اور کرنل سوبرز  
دونوں لایکا سے شادی کرنا چاہتے تھے لیکن لایکا نے فیصلہ کرنل  
سوبرز کے حق میں کر دیا اور بگ جوزی نے انہیں چیلنج دے دیا کہ  
وہ جب بھی ناراک آئیں گے انہیں موت کے گھاث اتار دیا جائے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کے انداز میں سجا یا گیا تھا۔ مارٹر بھاری جسم کا آدمی تھا جس کے سر  
کے بال پر گنوں کی طرح کے تھے۔ آنکھیں چھوٹی تھیں لیکن ان  
میں تیز چمک موجود تھی۔ چہرے پر سفا کی تھی اور وہ اپنے چہرے  
ہرے اور انداز سے ہی کوئی بڑا گینکستر لگ رہا تھا۔

”آؤ۔ آؤ۔ بیٹھو۔ کیا نام ہے تمہارا۔“..... ان کے اندر داخل  
ہوتے ہی مارٹر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے  
ساتھ ہی اس نے سب سے آگے موجود عمران کی طرف مصافحے  
کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

”میرا نام جوزی ہے۔ بگ جوزی۔“..... عمران نے مصافحہ کرتے  
ہوئے کہا تو مارٹر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی  
آنکھیں پھیل کر چوڑی ہوتی چلی گئیں۔

”بگ جوزی۔ کیا واقعی۔ اوہ۔ یہ تو میری خوش قسمتی ہے  
کہ ریڈ ٹائیگر کے بگ جوزی سے میری ملاقات ہو رہی ہے۔ میں تو  
سمجھا تھا کہ لعل جوزی آیا ہو گا۔“..... مارٹر نے انتہائی سرست بھرے  
لجھے میں کہا۔

”یہ مارشل اور رونالڈ ہیں۔“..... عمران نے صدر اور تنور کا تعارف  
کرتے ہوئے کہا اور پھر مارٹر نے ان سے بھی بڑے پر جو شانہ  
انداز میں مصافحہ کیا۔

”بیٹھو اور بلا تکلف بتا دو کہ تم کیا پینا پسند کرو گے۔“..... مارٹر  
نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ

یکنخت کسی ذبح ہوتی ہوئی بکری کی طرح پھر کرنے لگا۔  
”بس کافی ہے“..... عمران نے تنوری کو بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے واپس کھینچتے ہوئے کہا جو شاید ایک بار پھر اس کے منہ پر بوٹ کا سول رگڑنا چاہتا تھا۔ پہلی رگڑ سے ہی مار تھر کی ناک پچک گئی تھی اور اس میں سے خون نکلنے لگا تھا۔

”بولو کہاں ہے لا لیکا۔ بولو“..... عمران نے تنوری کو پیچھے ہٹا کر اس کی گردن پر پیر رکھ کر موڑتے ہوئے کہا تو مار تھر کے منہ سے خراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اس کا بگڑا ہوا چہرہ انہتائی تیزی سے منجھ ہوتا چلا جا رہا تھا۔

”بولو کہاں ہے۔ بولو“..... عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑتے ہوئے کہا۔

”وہ۔ وہ بالی گئی ہے بالی۔ سوبرز کے ساتھ بالی گئی ہے۔ جزیرہ بالی“..... مار تھر کے منہ سے چینخے کے سے انداز میں الفاظ نکلے۔

”وہاں کا فون نمبر بتاؤ“..... عمران نے پیر کو جھٹکا دیتے ہوئے کہا تو مار تھر کی حالت انہتائی خستہ ہو گئی۔ اس نے رک رک کر فون نمبر بتا دیا۔ عمران نے پیر ہٹایا اور پھر جھک کر ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسل کا دستہ اس نے اس کے سر پر مار دیا۔ مار تھر کی حالت پہلے ہی انہتائی ڈگر گوں ہو رہی تھی اس لئے ایک ہی ضرب اس کے لئے کافی ثابت ہوئی اور اس کا جسم یکنخت ایک جھٹکے سے ڈھیلا پڑ گیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

گا لیکن پھر یہ دونوں ہی سرکاری تنظیم میں چلے گئے۔ اس طرح بگ جوزی سے نقش گئے اور اب تم بگ جوزی بن کر آئے ہو اور کہہ رہے ہو کہ تم لا لیکا سے ملنا چاہتے ہو۔ مجھے پہلے ہی شک پڑا تھا کیونکہ میں نے سنا ہوا تھا کہ بگ جوزی بلا نوش ہے۔ وہ مسلسل شراب پیتا رہتا ہے لیکن تم نے شراب پینے سے انکار کر دیا تھا اور اب تم بتاؤ گے کہ تم کون ہو اور کیوں بگ جوزی بن کر یہاں آئے ہو“..... مار تھر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور آخری فقرہ اس نے میز پر مکا مارتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تمہارے دماغ پر چربی چڑھ چکی ہے کہ تم بگ جوزی کو دھمکیاں دے رہے ہو۔ بگ جوزی کو دھمکیاں۔“  
”یہ وقت بھی آنا تھا بگ جوزی پر“..... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور اسی لمحے مار تھر کا ہاتھ تیزی سے اوپر کو اٹھا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسل تھا جو اس نے میز کی کھلی دراز سے اٹھایا تھا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ سیدھا ہوتا ریٹ ریٹ کی آواز کے ساتھ ہی مشین پسل مار تھر کے ہاتھ سے نکل کر اس کے عقب میں جا گرا۔ مار تھر چینختا ہوا اٹھا ہی تھا کہ تنوری جو سائیڈ پر بیٹھا ہوا تھا یکنخت کسی بھوکے عقاب کی طرح اٹھ کر اس پر جھپٹا اور دوسرے لمحے مار تھر ایک بار پھر چینختا ہوا ایک دھماکے سے سائیڈ کی دیوار سے نکرا کر جسے ہی وہ نیچے گرا تنوری نے پوری قوت سے اس کا چہرہ بوٹ کے تلے سے رگڑ دیا اور مار تھر کا سمتا ہوا جسم

”صفدر۔ تم اور تنوری اسے اٹھا کر کری پڑالو اور اس کا کوت اس کی پشت سے نیچے کر دو۔“..... عمران نے کہا تو تنوری اور صدر نے مل کر اس کی ہدایات پر عمل کیا۔ صدر آفس کا دروازہ پہلے ہی بند کر کے لاک کر چکا تھا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے موجود بٹن پر لیں کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”انکوائری پلیز“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”یہاں سے جزیرہ بالی کا کوڈ نمبر بتا دیں“..... عمران نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوسری طرف سے کوڈ نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

”صفدر۔ اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ میں اس سے کنفرم کراؤں“۔ عمران نے کہا تو صدر نے دونوں ہاتھوں سے اس کی ناک اور منہ بند کر دیا جبکہ عمران کے کہنے پر تنوری اس کری کے عقب میں کھڑا ہو گیا جس پر مارٹر بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد جب مارٹر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو صدر نے ہاتھ ہٹالئے۔

”خبر نکال لو۔ یہ موٹے دماغ کا آدمی ہے۔ آسانی سے قابو نہیں آئے گا“..... عمران نے صدر سے کہا تو صدر نے کوت کی اندر وی جیب سے خبر نکال لیا۔ اسی لمحے مارٹر نے کراہتے ہوئے

آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے عقب میں موجود تنوری نے اس کے دونوں کاندھوں پر ہاتھ رکھ دیئے۔

”یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ تم۔ تم کون ہو؟“..... مارٹر نے قدرے دہشت بھرے لمحے میں کہا۔

”سنو مارٹر۔ ہمارا تعلق کافرستان سے ہے۔ سمجھے۔ سوبرز اور لایکا نے پاکیشیا سے ایک سائنسی فارمولہ حاصل کیا اور لایکا یہ فارمولہ لے کر فوری طور پر پاکیشیا سے نکل آئی تھی۔ وہ ناراک کی فلاٹ پر سوار ہوئی تھی۔ ہمیں وہ فارمولہ چاہئے۔ میں لایکا کو فون کر کے تمہارے کان سے رسیور لگا دیتا ہوں۔ تم نے لایکا سے صرف یہ معلوم کرتا ہے کہ اس نے یہ فارمولہ کس کے حوالے کیا ہے۔ اگر تم کامیاب رہے تو زندہ رہو گے ورنہ ہم تمہیں ہلاک کر کے بالی چلے جائیں گے اور خود ہی اس سے معلوم کر لیں گے۔“

عمران نے انتہائی سرد لمحے میں کہا۔

”وہ۔ وہ مجھے نہیں بتائے گی۔ وہ تو ایسے معاملات میں انتہائی رازداری برتنے کی قائل ہے۔“..... مارٹر نے رک رک کر کہا۔

”اس کی ایک آنکھ نکال دو“..... عمران نے پاس کھڑے صدر سے کہا تو صدر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور کمرہ مارٹر کے حلق سے نکلنے والی ہولناک چیخ سے گونج اٹھا۔ صدر نے ایک ہی جھٹکے سے خبر کی نوک کی مدد سے اس کی ایک آنکھ کا ڈھیلا کاٹ کر

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

باہر اچھا ل دیا تھا۔ مار تھر کری پر ہی پھٹ کنے لگا کیونکہ تنور نے اس کے دونوں کانڈھوں پر دباؤ ڈال کر اسے اٹھنے سے روکا ہوا تھا۔ دو تین چینیں مارنے کے بعد وہ کراہنے لگا اور ساتھ ہی اس نے دائیں بائیں باس طرح سر مارنا شروع کر دیا جیسے گھڑی کا پنڈولم حرکت کرتا ہے۔ اس کی حالت بے حد خستہ ہو رہی تھی۔

”اسے شراب پلاو“..... عمران نے کہا تو صدر پچھے ہٹا اور ایک طرف موجود ریک میں سے اس نے شراب کی ایک بوتل اٹھائی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے آگے بڑھ کر بوتل کا منہ مار تھر کے منہ میں گھسیرد دیا۔ دوسرے لمحے مار تھر اس طرح شراب پینے لگا جیسے پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے۔ جب ایک چوتھائی بوتل اس کے حلق سے نیچے اتر گئی تو صدر نے ایک جھٹکے سے بوتل واپس کھینچ لی۔ شراب پینے سے مار تھر کی حالت خاصی بہتر ہو گئی تھی۔ اس کا مسخ ہو جانے والا چہرہ بھی خاصا بحال ہو گیا تھا۔

”اب اگر تم نے انکار کیا تو دوسری آنکھ بھی نکال دی جائے گی اور تمہیں خود بھی احساس ہو گا کہ جب تم جیسے لوگ اندھے کر دیئے جائیں تو پھر ان کا حشر کیا ہوتا ہے“..... عمران نے انتہائی سرد لمحے میں کہا۔

”مم۔ مم۔ مجھے مار دو۔ مگر۔ مگر اندھا مت کرو۔ مجھے مار دو۔“ مار تھر نے گڑگڑاتے ہوئے لمحے میں کہا۔

”اگر تمہیں مارنا مقصود ہوتا تو گولیاں تمہارے مشین پسل پر

پڑنے کی بجائے تمہارے دل پر پڑتیں۔ اگر تم نے ہماری بات نہ مانی تو تمہیں اندھا کر کے ہم یہاں سے چلے جائیں گے۔ پھر تم جانو اور تمہارا اندھا پن۔ بولو۔ یہ تمہارا آخری چانس ہے یا تم ہمیشہ کے لئے اندھے ہو جاؤ گے؟..... عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

”فون ملاؤ۔ میں معلوم کر کے بتاتا ہوں۔ مجھے اندھا مت کرو۔“

مار تھر نے رو دینے والے لمحے میں کہا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پر لیں کر کے اس نے آخر میں لاڈر کا بٹن بھی پر لیں کر دیا اور پھر رسیور مار تھر کے کان سے لگا دیا۔ پہلے تو کئی بار تھنھنی بختنے کی آواز سنائی دیتی رہی پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

”برائٹ ٹارکلب“..... ایک نسوائی آواز سنائی دی۔

”اسوان سے مار تھر بول رہا ہوں۔ لا لیکا سے بات کراؤ“..... مار تھر نے تیز لمحے میں کہا۔

”ہولڈ کریں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ لا لیکا بول رہی ہوں“..... چند لمحوں بعد ایک دوسری نسوائی آواز سنائی دی۔

”مار تھر بول رہا ہوں لا لیکا“..... مار تھر نے کہا۔

”اوہ تم۔ کیسے فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات“..... لا لیکا نے میں کہا۔

حیران ہو کر پوچھا۔

”تم نے ایک بار بات کی تھی کہ تم نے پاکیشیا سے لایا جانے والا فارمولہ ناراک میں کارسیکا سفارت خانے کے سینکڑ سیکڑی کو

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

دے دیا تھا،..... مارتحر نے کہا۔

”ہاں۔ مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو اور تم نے اس کے لئے خصوصی طور پر فون کیوں کیا ہے،..... لایکا نے اس بار اور زیادہ حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”مجھے کافرستان سے میرے ایک دوست نے فون کر کے بتایا ہے کہ کافرستان اس فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے گروپ بھیج رہا ہے جو اسوان پہنچنے والا ہے کیونکہ ان کا خیال ہے کہ تم نے فارمولہ اپنے چیف کو دیا ہو گا۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ یہ گروپ جانتا ہے کہ تم مجھ سے ملتی رہتی ہو اس لئے اس نے مجھے مقابلہ رہنے کے لئے فون کیا تھا،..... مارتحر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے علم تھا کہ لایکا نے فارمولہ کے دیا ہے لیکن اس نے اس خوف سے بات نہیں کی کہ عمران اس پر یقین نہیں کرے گا۔

”کافرستان کا کیا تعلق ہے اس فارمولے سے،..... لایکا نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”وہ اسے حاصل کرنا چاہتے ہیں،..... مارتحر نے کہا۔

”تو ٹھیک ہے۔ کرتے رہیں۔ کاریکا حکومت سے۔ مجھ سے کیا لیتا ہے انہوں نے،..... لایکا نے جواب دیا۔

”تم کب واپس آ رہی ہو،..... مارتحر نے کہا۔

”ایک ماہ بعد آؤں گی۔ ابھی تو چھٹیاں انجوائے کر رہی ہوں،۔-

لایکا نے کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے،..... مارتحر نے کہا تو عمران نے رسیور ہٹایا اور کریڈل پر رکھ دیا۔

”میں نے تمہیں یقین دلانے کے لئے فون پر بات کی ہے درنہ میں تمہیں ویسے ہی بتا دیتا کہ لایکا مجھے پہلے ہی یہ سب کچھ بتا چکی تھی،..... مارتحر نے کہا۔

”لایکا کا تم سے کیا تعلق ہے،..... عمران نے پوچھا۔

”وہ میری سوتیلی بہن ہے۔ باپ ایک ہیں۔ ہم دونوں کی ماں میں علیحدہ علیحدہ ہیں،..... مارتحر نے جواب دیا۔

”تنوری۔ اس کے منہ پر ہاتھ رکھو،..... عمران نے کہا تو تنوری نے بجائے ہاتھ رکھنے کے اس کی کنپشی پر مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے مار دیا اور کمرہ ایک بار پھر مارتحر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بند ہو گئیں اور گردن ڈھلک گئی تو عمران مسکراتے ہوئے فون کی طرف مڑا اور اس نے رسیور اٹھا کر ایک بار پھر فون کے نیچے موجود بٹن پر لیس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پر لیس کر دیئے۔

”انکوارری پلیز،..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”یہاں سے ناراک کا کوڈ نمبر بتا دیں،..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹوں

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”اوہ۔ اوہ آپ۔ کیسے فون کیا ہے آپ نے۔۔۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

”مجھے اطلاع ملی ہے کہ میں نے جو فارمولہ آپ تک پہنچایا تھا اس کے پیچے کافرستان کی کوئی ٹیم ناراک پہنچ رہی ہے۔ میں نے اس لئے آپ کو فون کیا ہے کہ آپ نے ان کے سامنے نہیں آنا ورنہ وہ آپ سے معلوم کر لیں گے کہ آپ نے فارمولہ کہاں پہنچایا ہے۔ دیسے مجھے یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ آپ نے یہ فارمولہ کارسیکا دار الحکومت کے کسی بڑے حاکم تک پہنچایا ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”وہ مجھ تک کیسے پہنچ سکتے ہیں کیونکہ میں نے روشن سے ہٹ کر تو کوئی کام نہیں کیا۔ چیف سیکرٹری صاحب کو کاغذات پہنچائے جاتے رہتے ہیں اور یہ معمول ہے۔ ان کاغذات کے ساتھ فارمولہ بھی انہیں مل گیا۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ٹھیک ہے۔ لیکن پھر بھی آپ نے محتاط رہنا ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”اوکے۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

”اسے ختم کر دو اور آؤ۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کا فقرہ ختم ہوتے ہی صدر نے جیب سے مشین پسل نکالا اور تنور ہتھی سے ایک طرف ہٹ گیا اور ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیوں نے مارہٹر کے سینے کو چھلنی کر دیا۔

آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔ ”انکوارری پلیز۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوںی آواز سنائی دی لیکن لجھے پہلے سے نہ صرف مختلف تھا بلکہ اس بار بولنے والی کا لجھہ بھی ایکریمین تھا۔

”ناراک میں کارسیکا سفارت خانے کا نمبر دیں۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”کارسیکا سفارت خانہ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور نسوںی آواز سنائی دی۔

”سینڈ سیکرٹری صاحب سے بات کرائیں۔ میں مادام لایکا آف ڈبل ریڈ بول رہی ہوں۔۔۔ عمران نے اس بار لایکا کی آواز اور لجھے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس نے دانستہ لایکا کے نام کے ساتھ مادام لگا دیا تھا تاکہ فون آپریٹر کی سینڈ سیکرٹری سے بات کرادے۔

”ہولڈ کریں۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”لیں۔ نارمن بول رہا ہوں۔ سینڈ سیکرٹری۔۔۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”ڈبل ریڈ سے لایکا بول رہی ہوں۔۔۔ عمران نے لایکا کی آواز اور لجھے میں کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

ہے اور اب وہ میرے پیچھے آ رہے ہیں۔ میں نے اسے ٹال دیا اور فون بند کر دیا لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ کافرستانی گروپ کو اس فارمولے کا کیسے پتہ چلا اور پھر کافرستانی گروپ کو اس بات کا کیسے پتہ چلا کہ فارمولہ میں لے کر ناراک پہنچی تھی جبکہ کافرستان تم گئے تھے اور ویسے بھی تم ٹیم کے سربراہ تھے۔ انہیں شک تو تم پر ہی ہو سکتا تھا۔ جب میری الجھن کافی بڑھ گئی تو میں نے مارٹھر کو فون کیا تاکہ اس سے اس کے دوست کے بارے میں پتہ کروں اور پھر اس سے معلوم کروں تو وہاں سے معلوم ہوا کہ مارٹھر کو اس کے خصوصی آفس میں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس پر بے پناہ تشدد کیا گیا تھا۔ اس کی ایک آنکھ خبر سے کاٹ کر نکال دی گئی تھی۔ اس کے کوٹ کو اس کی پشت پر نیچے کیا گیا تھا اور مزید معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ تین مرد کلب کے کاؤنٹر پر آئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ناراک کے مشہور گینگ ریڈ ٹائیگر کے بگ جوزی اور اس کے ساتھی ہیں۔ کاؤنٹر سے فون کر کے مارٹھر کو بتایا گیا تو اس نے انہیں اپنے مخصوص آفس میں کال کر دیا اور کلب کا آدمی انہیں مارٹھر کے آفس تک چھوڑ آیا۔ پھر کافی دیر کے بعد وہ تینوں واپس چلے گئے اور جب مارٹھر کو کال کیا گیا تو وہاں سے کوئی جواب نہ آنے پر چیک کیا گیا تو مارٹھر کو مردہ پایا گیا۔..... لالیکا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ دیری سید۔ مارٹھر تو تمہارا بھائی تھا۔ اس کی موت نے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کمرے کا دروازہ کھلا اور کرنل سوبرز اندر داخل ہوا لیکن اندر داخل ہوتے ہی وہ سامنے بیٹھی ہوئی لالیکا کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔

”کیا ہوا ہے۔ تمہارا چہرہ کیوں لٹکا ہوا ہے۔..... کرنل سوبرز نے دروازہ بند کر کے آگے بڑھتے ہوئے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”عجیب چکر چل پڑا ہے۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا۔“  
لالیکا نے کہا۔

”کیا ہوا ہے۔..... کرنل سوبرز نے سامنے رکھی ہوئی کری پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”مجھے مارٹھر نے کال کیا اور بتایا کہ اسے اطلاع ملی ہے کہ کافرستان کا کوئی سرکاری گروپ اس فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے آ رہا ہے اور انہیں معلوم ہے کہ فارمولہ میں نے آگے پہنچایا

واقعی تمہیں دھچکا پہنچایا ہو گا،”..... کرنل سوبرز نے انتہائی ہمدردانہ لمحے میں کہا۔

”ہاں۔ لیکن ایک اور بات سامنے آئی ہے۔ فون کی کالیں وہاں خفیہ طور پر شیپ کی جاتی ہیں۔ مجھے اس کا علم ہے اس لئے میرے کہنے پر جب ان ٹپس کو چیک کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ایک کال مارٹر نے مجھے کی ہے۔ اس کے بعد ایک کال میں نے وہاں سے ناراک میں کارسینکا کے سفارت خانے میں کی ہے۔ میں نے جب اس کی شیپ سنی تو واقعی وہ میری آواز اور لمحہ تھا،”..... لایکا نے کہا تو کرنل سوبرز بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ اگر ایسا ہوا ہے تو پھر یہ کام اس پاکیشائی عمران کا ہے۔ وہ آوازوں اور لمحوں کی نقل کرنے کا ماہر ہے اور اس معاملے میں اس کی تعریف پوری دنیا کرتی ہے،”..... کرنل سوبرز نے کہا تو لایکا بے اختیار چونک پڑی۔

”عمران۔ کیا مطلب۔ عمران، مارٹر کے پاس کیسے پہنچ گیا۔ یہ کیسے ممکن ہے،”..... لایکا نے بڑے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”تم یہ بتاؤ کہ عمران نے تمہاری آواز اور لمحے میں کیا بات کی ہے فون پر،”..... کرنل سوبرز نے انتہائی تشویش بھرے لمحے میں کہا تو لایکا نے سفارت خانے کے سینئر سکرٹری سے ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔

”اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ تو عمران نے معلوم کر لیا کہ فارمولہ

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

چیف سکرٹری کارسینکا کو پہنچایا گیا ہے۔ اب وہ اس کے پیچھے جائے گا۔ مجھے چیف کو اطلاع دینی چاہئے،”..... کرنل سوبرز نے کہا۔

”چیف کیا کرے گا،”..... لایکا نے چونک کر کہا۔

”وہ چیف سکرٹری کارسینکا کو الٹ کر سکتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں اس سلسلے میں کوئی احکامات دے،”..... کرنل سوبرز نے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پر لیں کرنے سے شروع کر دیئے۔ لایکا نے ہاتھ بڑھا کر خود ہی لاڈر کا ٹھنڈ پر لیں کر دیا۔

”لیں سر،”..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوی آواز سنائی دی۔

”کرنل سوبرز بول رہا ہوں آئی لینڈ سے۔ چیف سے بات کراؤ،”..... کرنل سوبرز نے کہا۔

”ہولڈ کریں،”..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو،”..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”چیف۔ میں کرنل سوبرز بول رہا ہوں بالی آئی لینڈ سے۔“ کرنل سوبرز نے موڈبانہ لمحے میں کہا۔

”کیا ہوا ہے۔ کیوں کال کی ہے،“..... چیف نے پوچھا تو کرنل سوبرز نے لایکا کی بتائی ہوئی باتیں تفصیل سے بتا دیں اور ساتھ ہی اپنی رائے بھی بتا دی۔

”تمہارا آئیڈیا درست ہے۔ اس کا مطلب ہے پاکیشائی سکرٹ سروس نے نہ صرف تمہارا سراغ لگایا ہے بلکہ وہ لوگ مارٹر تک بھی

کارسیکا جا کر نکریں مارتا پھرے گا۔..... کرنل سو برز نے کہا تو لا لیکا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر کرنل سو برز نے الماری سے شراب کی بوتل نکالی اور اسے گلاسوں میں ڈال دیا اور پھر وہ دونوں شراب پینے کے ساتھ ساتھ ادھر ادھر کی باتوں میں مصروف ہو گئے کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل سو برز نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”لیں۔ کرنل سو برز بول رہا ہوں“..... کرنل سو برز نے کہا۔

”چیف سے بات کریں“..... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”لیں“..... کرنل سو برز نے چونک کر کہا اور اسے چونکتے دیکھ کر لا لیکا بھی چونک پڑی تھی۔ کرنل سو برز نے لاڈر کا بٹن پر لیں کر دیا۔

”ہیلو“..... چند لمحوں بعد چیف کی آواز سنائی دی۔

”لیں سر۔ کرنل سو برز بول رہا ہوں“..... کرنل سو برز نے کہا۔

”کرنل سو برز۔ کارسیکا کے چیف سیکرٹری آج صبح ایک روڈ ایکسپریس میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ ویسے جو تفصیل معلوم ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خالصتاً ایکسپریس تھا“..... دوسری طرف سے چیف نے کہا۔

”اوہ۔ پھر اب کیا ہو گا چیف“..... کرنل سو برز نے چونک کر کہا۔

پہنچ گئے ہیں اور اب یہ بات سامنے آ گئی کہ انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ یہ فارمولہ چیف سیکرٹری کو پہنچایا گیا ہے اور یہ اچھا ہوا کیونکہ اس طرح وہ لوگ ہمارے پیچھے نہیں آئیں گے ورنہ وہ لامحالہ ڈبل ریڈ کے خلاف کام شروع کر دیتے۔ میں چیف سیکرٹری صاحب کو ارت کر دیتا ہوں۔ وہ اپنی حفاظت کر لیں گے اور کارسیکا کی کوئی نہ کوئی تنظیم بھی سامنے آ جائے گی۔ پھر وہ آپس میں لڑتے پھریں گے۔..... چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیں سر۔ اب ہمارے لئے کیا حکم ہے“..... کرنل سو برز نے کہا۔

”تمہارا فون نمبر سیکرٹری کے پاس ہے اس لئے ضرورت پڑی تو تمہیں کال کر لیا جائے گا۔ فی الحال تم چھٹیاں مناؤ“..... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل سو برز نے رسیور رکھ دیا۔

”عمران کو کیسے پتہ چلا ہو گا“..... لا لیکا نے کہا۔

”وہ ایسے معاملات کا ماہر ہے۔ میرے بارے میں اسے معلوم ہو گیا تھا اور انہوں نے مجھے کافستان میں ہی گھیر لیا تھا لیکن میں نکل جانے میں کامیاب ہو گیا“..... کرنل سو برز نے جواب دیا۔

”حرمت ہے۔ یہ آدمی کوئی جادوگر ہے۔ اس کا مارٹھر کے پاس پہنچ جانا انتہائی حرمت انگریز بات ہے“..... لا لیکا نے کہا۔

”چلو اس طرح ہماری جان چھوٹ گئی ہے۔ اب وہ خود ہی

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”کافی ایجنیاں ہیں سر۔ پھر آپ ان کے اعلیٰ حکام تک یہ بات پہنچا دیں۔ وہ خود ہی ان سے نہت لیں گے۔“..... کرنل سوبرز نے کہا۔

”میں نے کارسیکا کے پرائم نشر کو ساری تفصیل بتا دی ہے۔ وہ خود ہی تمام انتظامات کر لیں گے۔“..... چیف نے کہا۔

”لیں چیف۔“..... کرنل سوبرز نے کہا۔

”چلو تم وہیں رہو لیکن پھر بھی محتاط رہنا۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل سوبرز نے رسیور رکھ دیا۔

”چیف سیکرٹری کا روڈ ایکسٹرنس کیسے ہو گیا۔“..... لایکا نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ دیری بیڈ۔ اوہ۔ کہیں یہ سارا سلسلہ اس عمران کو روکنے کا نہ ہو۔“..... کرنل سوبرز نے چونک کر کہا۔

”روکنے کا۔ کیا مطلب۔“..... لایکا نے چونک کر کہا۔

”ایک منٹ۔“..... کرنل سوبرز نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر پر لیں کر دیئے۔

”لیں۔ انکوائری پلیز۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی اواز سنائی دی۔

”یہاں سے ناراک کا کوڈ نمبر دیں۔“..... کرنل سوبرز نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ کرنل سوبرز نے کریڈل دبایا اور

”ہو گا کیا۔ اب عمران کا راستہ رک گیا ہے۔ وہ اب معلوم نہ کر سکے گا کہ فارمولہ کہاں ہے۔“..... چیف نے کہا۔

”لیکن چیف۔ وہ بہر حال اس کا کھوج لگانے کی کوشش تو کرے گا۔ ہو سکتا ہے کہ چیف سیکرٹری کے آفس میں کسی کو معلوم ہو۔“..... کرنل سوبرز نے کہا۔

”اگر وہ سراغ لگائے تو زیادہ بہتر ہے ورنہ لامحالہ وہ ہمارے پیچھے پڑ جائے گا اور چونکہ اسے معلوم ہے کہ تم باالی آئی لینڈ میں موجود ہو اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ تمہارے پیچھے باالی آئی لینڈ پہنچ جائے اس لئے تم دونوں وہاں سے کسی اور طرف نکل جاؤ۔“..... چیف نے کہا۔

”چیف۔ جب اسے معلوم ہو گیا ہے کہ لایکا نے فارمولہ کارسیکا کے سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری کو دے دیا ہے تو پھر وہ ہمارے پیچھے آنے کی حماقت نہیں کرے گا۔ وہ لامحالہ کارسیکا کے چیف سیکرٹری کے آفس سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ وہ اب ہماری طرف رخ نہیں کرے گا۔ دیسے اگر آپ اجازت دیں تو ہم دونوں کارسیکا پہنچ کر اس کے اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام شروع کر دیں تاکہ اس کا خاتمہ کیا جاسکے۔“..... کرنل سوبرز نے کہا۔

”کیوں۔ اس حماقت کی وجہ۔ کیا کارسیکا حکومت کے پاس کوئی ایجنسی نہیں ہے۔“..... چیف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پر لیں کر دیئے۔  
”لیں۔ انکو اڑی پلیز“..... ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجہ  
اور آواز پہلے سے مختلف تھی۔

”کارسیکا سفارت خانے کا نمبر دیں“..... کرنل سوبرز نے کہا تو  
دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ کارسیکا سفارت خانے کا سن کر  
لایکا بے اختیار چونک پڑی لیکن کرنل سوبرز نے کریڈل دبایا اور پھر  
ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔  
آخر میں اس نے لاڈر کا بٹن بھی پر لیں کر دیا۔ دوسری طرف سے  
گھنٹی بجھن کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔  
”لیں۔ کارسیکا سفارت خانہ ناراک“..... ایک نسوانی آواز سنائی  
دی۔

”سینڈ سیکرٹری نارمن صاحب سے بات کرائیں۔ میں کرنل  
سوبرز بول رہا ہوں“..... کرنل سوبرز نے کہا۔  
”کرنل صاحب۔ سینڈ سیکرٹری صاحب کو نصف گھنٹہ پہلے ان  
کی رہائش گاہ پر گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ سفارت خانے  
کے سب لوگ وہاں گئے ہیں اور سفارت خانہ بند کر دیا گیا  
ہے“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔  
”اوہ۔ اوہ۔ دیری بیڈ“..... کرنل سوبرز نے کہا اور اس کے  
ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

”یہ کیا ہو رہا ہے“..... لایکا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”میرا خیال درست نکلا ہے۔ مجھے اچانک خیال آیا تھا کہ چیف  
سیکرٹری کو خصوصی طور پر راستے سے ہٹایا گیا ہے اور اگر چیف  
سیکرٹری جیسے عہدیدار کو اس طرح راستے سے ہٹایا جا سکتا ہے تو  
سفارت خانے کے سینڈ سیکرٹری کو کیسے چھوڑا جا سکتا ہے اس لئے  
میں نے فون کیا تھا اور اب یہ بات طے ہو گئی کہ سینڈ سیکرٹری اور  
چیف سیکرٹری دونوں کو اس لئے راستے سے ہٹایا گیا ہے کہ عمران  
اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو روکا جا سکے اور وہ فارمولے تک کسی  
صورت بھی نہ پہنچ سکے“..... کرنل سوبرز نے کہا۔

”یہ کام کارسیکا حکومت کا ہے“..... لایکا نے کہا۔

”نہیں۔ یہ کام اسرائیلی حکومت کا ہے کیونکہ فارمولہ انہوں نے  
حاصل کرنا تھا“..... کرنل سوبرز نے کہا۔

”ہاں۔ وہ لوگ یہ کام کر سکتے ہیں“..... لایکا نے کہا۔

”اور اب شکر کرو کہ ہم بچ گئے ہیں ورنہ سب سے پہلے ہمارا  
نمبر آ جانا تھا“..... کرنل سوبرز نے کہا تو لایکا بے اختیار اچھل پڑی۔  
”ہمارا نمبر۔ کیا اسرائیل ہمیں بھی ہلاک کرا دیتا“۔  
لایکا نے کہا۔

”ہاں۔ کیونکہ اسرائیل جتنا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے خوفزدہ ہے  
اتنا کسی اور سے نہیں۔ تم نے دیکھا کہ اس کے پاس بہترین ایجنس  
ہیں لیکن اس نے براہ راست فارمولہ حاصل کرنے کی جرأت نہیں  
کی“..... کرنل سوبرز نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”لیکن جیسے عمران کے بارے میں بتایا گیا ہے اس سے اب مجھے یقین ہے کہ وہ بہر حال یہ معلوم کر لے گا کہ یہ فارمولہ اسرائیل پہنچ گیا ہے۔۔۔ لایکا نے کہا۔

”جبکہ میرا خیال دوسرا ہے۔ اسرائیل نے لامحالہ یہ فارمولہ اسرائیل میں کسی لیبارٹری میں نہیں بھجوایا ہو گا۔ اسرائیل کی بے شمار لیبارٹریاں اسرائیل سے باہر دوسرے ممالک میں بھی ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ فارمولہ کسی ایسی لیبارٹری میں بھجوایا گیا ہو گا جو اسرائیل سے باہر ہو گی۔۔۔ کرنل سوبرز نے کہا تو لایکا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”میرا تو ول چاہ رہا ہے کہ میں اس عمران سے ملاقات کروں۔ اس آدمی نے مارٹر کے پاس پہنچ کر اور میری آواز اور لمحے کو صرف فون پر سن کر جس طرح کامیاب نقل کی ہے اس نے مجھے واقعی حیران کر دیا ہے۔۔۔ لایکا نے کہا۔

”دیکھو ہو سکتا ہے کہ کسی نہ کسی مرحلے پر اس کا ہم سے تکرار ہو جائے۔۔۔ کرنل سوبرز نے کہا۔

”وہ کیسے؟۔۔۔ لایکا نے چونک کر کہا۔

”میرا خیال ہے کہ اسرائیل ڈبل ریڈ کو ہی ان کے مقابلے پر لائے گا کیونکہ جس طرح ہم نے فارمولہ حاصل کیا ہے اس سے اسرائیلی حکام ہماری کارکردگی سے بے حد متاثر ہوئے ہوں گے۔۔۔ کرنل سوبرز نے کہا اور لایکا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

عمران صاحب۔ یہاں ہم نے چیف سیکرٹری کو گھیرنا ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس نے فارمولہ کہاں پہنچایا ہے۔۔۔ صدر نے کہا۔ وہ سب اس وقت کارسیکا کے دارالحکومت کی ایک برہائشی کالونی کی ایک کوٹھی کے کمرے میں موجود تھے۔ انہیں یہاں پہنچ ہوئے ابھی صرف چند منٹ ہی ہوئے تھے۔ یہاں ان کے لئے یہاں کے ایجنت نے پہلے ہی سے اس کوٹھی کا انتظام کر دیا تھا۔ یہاں نہ صرف کار موجود تھی بلکہ ان کے لئے تقریباً ہر ضرورت کا سامان موجود تھا۔ اسوان اور کارسیکا ہمسایہ ملک تھے اس لئے انہیں زیادہ طویل سفر بھی نہ کرنا پڑا تھا۔

”ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ میں نے گراہم کے ذمے لگایا ہے کہ وہ چیف سیکرٹری کی مصروفیات معلوم کر کے بتائے تاکہ اسے کسی ایسی جگہ گھیرا جا سکے جہاں اس سے معلومات حاصل کی جا

سکیں،..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ چیف سیکرٹری کا بہت بڑا عہدہ ہوتا ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ کسی اکیلی جگہ پر ہمیں مل جائے گا۔“

”پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ یورپ ہے ایشیا نہیں اور دوسری بات یہ کہ یہاں کے سیکرٹری سرسلطان جیسے شریف نہیں ہیں۔ یہاں درپرداز بھی وہ کام ہوتے رہتے ہیں جن کا شاید ہمارے ہاں تصور بھی نہ کیا جاسکے اس لئے مجھے یقین ہے کہ چیف سیکرٹری کا کوئی نہ کوئی کمزور لمحہ ہمیں دستیاب ہو جائے گا۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو صدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”تم نے بتایا تھا کہ اس فارمولے کی کاپی نہیں ہو سکتی۔ لیکن کیا اسرائیلی سائنس دان اس کے نوٹس نہیں لے سکتے۔“..... جولیا نے کہا۔

”ہاں۔ لے سکتے ہیں لیکن ان کے پاس چونکہ شوگرانی کروز میزاں کا بنیادی فارمولہ نہیں ہے اس لئے وہ اس سے کوئی فوری فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”وہ شوگران سے کروز میزاں کا بنیادی فارمولہ بھی تو حاصل کر سکتے ہیں۔“..... جولیا نے کہا۔

”ہاں۔ کر سکتے ہیں لیکن ظاہر ہے اس کے لئے انہیں کافی عرصہ چاہئے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”جبکہ انہوں نے پاکیشیا سے فارمولہ ایک ہی رات میں حاصل کر لیا تھا۔“..... جولیا نے کہا۔

”شوگران کے شہری اس طرح ہوس زر میں بدلنا نہیں ہیں جس طرح ہمارے ملک کے ہیں۔ جب خود سیکورٹی کاریکارڈ کپر انہیں تفصیلی معلومات مہیا کر دے تو پھر باقی کیا رکاوٹ رہ جاتی ہے۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ جو کچھ عمران کہہ رہا تھا وہ تلخ حقیقت تھی جسے بہر حال تسلیم کرنا پڑتا تھا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر نہ صرف رسیور اٹھا لیا بلکہ ساتھ ہی لاڈر کا بٹھ بھی پر لیں کر دیا۔

”لیں۔ ماں یکل بول رہا ہوں۔“..... عمران نے بدلتے ہوئے لجھ اور آواز میں کہا۔

”گراہم بول رہا ہوں مسٹر مائیکل۔ آپ کے لئے ایک بڑی خبر ہے۔ چیف سیکرٹری صاحب آج صحیح ایک روڈ ایکسپریسٹ میں ہلاک ہو گئے ہیں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران تو عمران اس کے سارے ساتھی بھی بے اختیار اچھل پڑے۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ روڈ ایکسپریسٹ اور چیف سیکرٹری۔“..... عمران نے ایسے لجھے میں کہا جیسے اسے گراہم کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

”لیں سر۔ ایسا ہی ہوا ہے۔ چیف سیکرٹری صاحب اپنی رہائش

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

گاہ سے آفس آ رہے تھے۔ ان کا سیکورٹی اسکوارڈ بھی ان کی کار کے آگے پیچھے تھا کہ اچانک تیز رفتاری کی وجہ سے ان کی کار کا ایک پہیہ سڑک سے نیچے اترा اور اس کے ساتھ ہی کار قلابازیاں کھاتی چلی گئی اور چیف سیکرٹری صاحب کار کے اندر ہی ہلاک ہو گئے۔ گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تواب ان کے آفس کے کسی آدمی سے معلوم کرنا پڑے گا۔ خاص طور پر ان کی پرنسپل سیکرٹری سے۔ تم اس کا سراغ لگاؤ اور مجھے اطلاع دو۔“..... عمران نے کہا۔

”اوکے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

”کیا یہ واقعی روڈ ایکسپریس ہو سکتا ہے۔“..... جولیا نے کہا۔

”نہیں۔ چیف سیکرٹری کو ہماری وجہ سے راستے سے ہٹا دیا گیا ہے اور یہ یقیناً اسرائیل کا کام ہو گا۔ وہ ایسے معاملات میں انتہائی سفا کی سے کام لیتے ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”لیکن کیسے یہ سب کچھ کیا گیا ہو گا۔“..... جولیا نے کہا۔

”کار میں کوئی نقش ڈالا گیا ہے ورنہ یہ ممکن ہی نہیں کہ سڑک کے کنارے سے پہیہ اترتے ہی اتنی بڑی کار اس طرح قلابازیاں کھاتی چلی جائے اور پھر ایسے افران کی کاریں تو خصوصی انداز کی ہوتی ہیں۔ ان کے اندر آدمی اتنی آسانی سے نہیں مر سکتا جتنی آسانی سے یہ چیف سیکرٹری مر گیا ہے۔“..... عمران نے کہا اور اس

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”اکنوازی پلیز۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”یہاں سے ناراک کا کوڈ نمبر دیں۔“..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور زپھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاڈر کا بٹن بھی پر لیں کر دیا۔

”کار سیکا سفارت خانہ ناراک۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی تو عمران کے سب سماحتی یہ اختیار چونک پڑے۔ شاید ان کے ذہن میں بھی نہ تھا کہ عمران وہاں فون کر رہا ہے۔

”سینڈ سیکرٹری نارمن صاحب سے بات کرنا ہیں۔ میں کار سیکا سے ان کا دوست مائیکل بول رہا ہوں۔“..... عمران نے کہا۔

”سوری سر۔ نہیں ان کی رہائش گاہ پر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ان کے سوگ میں آج سفارت خانہ بند ہے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”اب یقین آ گیا ہے کہ چیف سیکرٹری صاحب کی موت قدرتی نہیں ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ یہ تو شکر ہے کہ تم نے اسوان سے اسے فون کر کے اس سے چیف سیکرٹری کے بارے میں معلوم کر لیا تھا ورنہ ہم تو پہلے قدم پر ہی رک جاتے“..... جو لیا نے کہا۔

”ہاں۔ پھر واقعی بڑا مسئلہ بن جاتا۔ اس کا مطلب ہے کہ قدرت ہماری مدد کر رہی ہے“..... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی نجاح اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”مائیکل بول رہا ہوں“..... عمران نے کہا۔

”گراہم بول رہا ہوں مسٹر مائیکل۔ چیف سیکرٹری صاحب کی پرنسپل سیکرٹری مس جاسکی شام پانچ بجے چیف سیکرٹری کی تدفین اور دوسری رسومات کے بعد اپنی رہائش گاہ پر پہنچ جائے گی۔ اس کی رہائش گاہ آفیسرز کالونی کی کوئی نمبر دوسروں ہے۔ دیسے عام حالات میں وہ آفس سے اٹھ کر لازماً آفیسرز کلب جاتی ہے لیکن آج شاید نہ جائے“..... گراہم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”یہ آفیسرز کالونی کہاں ہے“..... عمران نے پوچھا تو دوسری طرف سے تفصیل بتادی گئی۔

”اور آفیسرز کلب“..... عمران نے پوچھا تو گراہم نے وہ بھی بتا دیا۔

”اوکے۔ شکریہ“..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کلائی پر بندھی ہوئی گھری میں وقت دیکھا۔  
”ہمیں دونوں جگہوں پر چیک کرنا ہو گا۔ میں اور جو لیا آفیسرز کالونی جائیں گے جبکہ صدر، تنوبر اور کیپشن ٹکلیل آفیسرز کلب جائیں گے“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ وہ آفیسرز کلب آج نہیں جائے گی اور اگر چلی بھی جائے تو وہاں زیادہ دیر نہیں رک سکتی اس لئے میرا خیال ہے کہ اس کی رہائش گاہ پر زیادہ توجہ دی جائے“۔ صدر نے کہا۔

”یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ زیادہ دیر تک کلب میں ہی بیٹھی رہے۔ آخر چیف سیکرٹری کاغذ بھی تو غلط کرنا ہے اور پھر نئے چیف سیکرٹری کے ساتھ کام کرنے کے لئے لا بنگ بھی ضروری ہوتی ہے“..... عمران نے کہا تو سب چونک پڑے۔

”اوہ۔ آپ کا خیال درست ہے۔ پھر تو ہمیں زیادہ توجہ کلب پر ہی رکھنی چاہئے“..... صدر نے جواب دیا۔

”رہائش گاہ پر تو پچھلی رات بھی ریڈ کیا جا سکتا ہے۔ اس وقت تو وہاں یقیناً ہو گی اور اس وقت تک تمام پہرے دار بھی پوری طرح ہوشیار نہیں ہوتے“..... جو لیا نے کہا۔

”تو پھر ٹھیک ہے۔ ہم اسے کلب سے ہی اٹھا کر یہاں لے آتے ہیں۔ یہاں زیادہ اچھی طرح معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں“..... عمران نے کہا۔

”نہیں عمران صاحب۔ یہ کام وہیں ہو سکتا ہے۔ یہاں کی پولیس بے حد مستعد ہے اور آفیسرز کلب کی ایک ہی کال پر پورے دار الحکومت کی پولیس الرٹ ہو جائے گی۔“..... صدر نے کہا۔

”تو پھر رہائش گاہ زیادہ بہتر رہے گی۔“..... جولیا نے کہا اور پھر سب نے جولیا کی بات کی تائید کر دی۔

”اوکے۔ پھر اس وقت تک آرام کیا جائے۔“..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو سب ساتھی بھی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

اسرائیل کے صدر اپنے آفس میں موجود تھے کہ فون کی گھنٹی نج اٹھی۔

”لیں۔“..... صدر نے رسیور اٹھا کر کہا۔

”قومی سلامتی کے مشیر کرنل زیکارڈ بات کرنا چاہتے ہیں سر۔“  
دوسری طرف سے مودبانہ آواز سنائی دی۔

”کراوَ بات اور اپنا لنک آف کر دو۔“..... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ہاتھ بڑھا کر اپنے فون کے نیچے موجود ایک بٹن پر لیں کر دیا۔

”کرنل زیکارڈ بول رہا ہوں سر۔“..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے حد مودبانہ تھا۔

”کیوں کال کی ہے۔ کوئی خاص بات۔“..... صدر نے پوچھا۔

”اسوان کی سرکاری تنظیم ڈبل ریڈ جس نے پاکیشیا سے فارمولہ

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

حاصل کیا تھا اس کے چیف نے رپورٹ دی ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اسوان پہنچی ہے اور وہ ان ایجنٹوں کو ٹریس کر رہی ہے جنہوں نے فارمولہ حاصل کیا ہے لیکن یہ شیم بالی آئی لینڈ گئی ہوئی ہے۔..... کرنل زیکارڈ نے کہا۔

”لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ یہ کارروائی ڈبل ریڈ کی ہے۔..... صدر نے کہا۔

”سر۔ جو رپورٹ ڈبل ریڈ کے چیف کی طرف سے دی گئی تھی اس کے مطابق تو وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس تو ایک طرف کسی کو بھی کچھ معلوم نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ رات کو انہوں نے مشن مکمل کیا اور صحیح کو پہلی فلاٹ سے وہ ناراک پہنچ گئے اور انہوں نے فوری طور پر وہاں سے فارمولہ کارسیکا سفارت خانے کے سینکڑ سیکرٹری کے حوالے کیا اور وہ سب وہاں نقلی ناموں اور پتوں سے گئے تھے اور ان سب نے میک اپ کر کر گئے تھے۔..... کرنل زیکارڈ نے جواب دیا۔

”اس کے باوجود پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے پیچھے اسوان پہنچ گئی۔..... صدر نے کہا۔

”لیں سر۔ یہی بات تو حیران کن ہے۔..... کرنل زیکارڈ نے جواب دیا۔

”آپ ابھی اس سیٹ پر نئے آئے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ بات معلوم کرنا ان کے لئے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ بہر حال آپ

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

یہ بتائیں کہ کارسیکا سفارت خانے کے سینکڑ سیکرٹری اور کارسیکا کے چیف سیکرٹری کا کیا ہوا۔..... صدر نے کہا۔

”دونوں کام آپ کی ہدایت کے مطابق ہو چکے ہیں جناب۔“  
دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔ پھر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔“..... صدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ کچھ دیر پہنچ سوچتے رہے پھر اچانک چونک کر انہوں نے فون کارسیکا اٹھایا اور ایک نمبر پر لیں کر دیا۔

”لیں سر۔“..... دوسری طرف سے موڈبانہ لجھے میں کہا گیا۔  
”جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ، بلیک آئی کے کرنل مائیک اور ریڈ ٹاؤر کے کرنل رومنالڈ کو پیش میٹنگ روم میں فوری کال کرو اور جب وہ پہنچ جائیں تو مجھے رپورٹ دو۔“..... صدر نے تیز لجھے میں کہا۔

”لیں سر۔“..... دوسری طرف سے اسی طرح موڈبانہ لجھے میں کہا گیا تو صدر نے رسیور رکھ دیا۔ انہیں اچانک خیال آ گیا تھا کہ ان سب نے میک اپ کر رکھے تھے۔..... کرنل زیکارڈ نے جواب دیا۔

کہیں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی طرح یہ معلوم نہ ہو جائے کہ یہ فارمولہ اسوان یا کارسیکا نے اپنے لئے نہیں بلکہ اسرائیل کے لئے حاصل کیا ہے اور اگر ایسا ہو گیا تو ہو سکتا ہے کہ عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس سمیت اسرائیل پہنچ جائے۔ وہ اسے یہاں پہنچنے سے روکنا چاہتے تھے کیونکہ ایک تو فارمولہ یہاں موجود نہ تھا اس لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں پہنچ گئی تو وہ لامحالہ اسرائیل کی تنصیبات اور لیبارٹریوں کو تباہ کرنا شروع کر دیں

گے اس لئے انہوں نے کرنل ڈیوڈ اور دوسری ایجنسیوں بلیک آئی اور ریڈ ٹاؤر کے چیفس کو کال کر لیا تھا۔ بلیک آئی دو سال پہلے قائم کی گئی تھی اور اس کے ذمے اسرائیل میں غیر ملکی ایجنسیوں کو ٹریس کرنا اور انہیں ہلاک کرنا تھا۔ اس کا انچارج کرنل مائیک تھا جو یہ کام انتہائی مستعدی اور خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہا تھا اور چونکہ اس کی رپورٹیں باقاعدگی سے صدر تک پہنچتی رہتی تھیں اس لئے صدر صاحب کرنل مائیک کی صلاحیتوں سے خاصے متاثر تھے۔ دوسری ایجنسی ریڈ ٹاؤر تھی جسے ابھی حال ہی میں قائم کیا گیا تھا اور اس کے ذمے اسرائیل کے ہمسایہ ملکوں میں ایسے لوگوں کو ٹریس کرنا تھا جو اسرائیل کے خلاف کسی بھی انداز میں کام کر سکتے ہوں اور یہ ایجنسی بھی خاصی بہتر جا رہی تھی اس لئے صدر صاحب نے تینوں ایجنسیوں کے چیفس کو میٹنگ روم میں کال کر لیا تھا تاکہ وہ ان کے ذمے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اسرائیل میں داخل ہونے سے روکنے کا ناسک لگا سکیں اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد انہیں اطلاع مل گئی کہ تینوں چیفس پیش میٹنگ روم میں پہنچ چکے ہیں تو صدر صاحب اٹھے اور اپنے آفس سے نکل کر اور ایک راہداری سے گزر کر پیش میٹنگ روم میں داخل ہو گئے تو وہاں موجود تینوں چیفس ایک جھٹکے سے اٹھے اور انہوں نے صدر صاحب کو سلام کیا۔

”بیٹھیں“..... صدر نے اپنے لئے مخصوص کری پر بیٹھتے ہوئے کہا تو تینوں موڈبانہ انداز میں بیٹھ گئے۔ صدر نے میز پر موجود

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پر لیں کر دیئے۔

”لیں سر“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”پیش میٹنگ روم کو مکمل طور پر آف کر دو“..... صدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”کرنل ڈیوڈ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے لئے کام کرنے والے خطرناک ایجنس عمران کے بارے میں بہت کچھ معلوم ہے اور یہ ان سے کئی بار تکرا بھی چکے ہیں لیکن آپ دونوں ان کے بارے میں صرف سنی سنائی باتیں جانتے ہوں گے۔ کیا آپ کچھ جانتے بھی ہیں؟“..... صدر نے کہا تو کرنل مائیک اور کرنل روئالڈ دونوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

”بیٹھ کر جواب دیں“..... صدر نے کہا۔

”شکریہ سر“..... دونوں نے کہا اور پھر وہ کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ صدر کی بات سن کر کرنل ڈیوڈ کے چہرے کا رنگ بدلتا ہوا۔ اس کے ہونٹ پہنچ گئے تھے۔ ظاہر ہے وہ سمجھ گیا تھا کہ صدر کی بات کا مطلب ہے کہ ایک بار پھر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اسرائیل کا رخ کر رہی ہے۔

”لیں سر۔ ہم نے ان کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا ہے۔“

دونوں نے کرسیوں پر بیٹھ کر باری باری جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اب میں مختصر طور پر آپ کو ایک اہم بات بتاتا ہوں لیکن یہ ثاپ سیکرٹ رہے گی“..... صدر نے کہا اور پھر کارسیکا اور اسوان

کے ذریعے ایس ایس کروز میزائل کا فارمولہ حاصل کرنے سے لے کر کرنل زیکارڈ کی رپورٹ تک ساری بات بتا دی۔ کرنل ڈیوڈ اور دونوں دوسرے چیف خاموش بیٹھے سنتے رہے۔

”یہ فارمولہ اسرائیل نہیں لایا گیا ہے۔ اسے اسرائیل سے باہر اسرائیل کی ایک لیبارٹری میں بھجوایا گیا ہے اور اس کا علم اس وقت سوائے میرے اور کسی کو نہیں ہے کیونکہ یہ فارمولہ پہلے ناراک میں کارسیکا کے سفارت خانے میں سینکڑ سیکرٹری تک پہنچا جس نے اسے ذاتی طور پر کارسیکا کے چیف سیکرٹری تک پہنچایا اور چیف سیکرٹری نے اسے اسرائیل کی اس لیبارٹری تک پہنچا دیا۔ اس کے بعد ناراک میں کارسیکا کے سفارت خانے کے سینکڑ سیکرٹری اور کارسیکا کے چیف سیکرٹری دونوں ہلاک ہو گئے ہیں اس لئے پاکیشیا سیکرت سروس کو یہ کسی طرح بھی معلوم نہیں ہو سکتا کہ یہ فارمولہ کہاں موجود ہے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ یہ فارمولہ اسرائیل کے لئے حاصل کیا گیا ہے تو وہ یہ سوچ کر اسرائیل پہنچ جائیں اور یہاں اسرائیل کی کسی اہم تنصیب یا لیبارٹری کو نقصان پہنچا دیں اس لئے میں نے پیش میٹنگ کی ہے تاکہ آپ کے ذمے یہ ٹارسک لگایا جاسکے۔ آپ تینوں ایجنسیاں ریڈ الرٹ کر دیں اور عمران اور پاکیشیا سیکرت سروس کو کسی بھی صورت اسرائیل میں داخل نہ ہونے دیں اور اگر یہ لوگ یہاں آ جائیں تو انہیں ہلاک کر دیا جائے۔“..... صدر نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”یہ سر۔ حکم کی تعییل ہو گی سر۔“..... کرنل مائیک اور کرنل روئالڈ دونوں نے کہا لیکن کرنل ڈیوڈ خاموش رہا۔

”آپ خاموش ہیں کرنل ڈیوڈ۔“..... صدر نے کرنل ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”سر۔ مجھے یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں نہیں آئیں گے۔“..... کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا تو صدر بے اختیار چونک پڑے۔

”اس یقین کی وجہ۔“..... صدر نے قدرے برہم سے لجھے میں کہا۔

”سر۔ چیف سیکرٹری صاحب لازماً فارمولہ لے کر خود اس لیبارٹری میں گئے ہوں گے یا اس لیبارٹری کے چیف انچارج ڈاکٹر کو اپنے آفس میں کال کر کے فارمولہ ان کے حوالے کیا گیا ہو گا۔ ان دونوں صورتوں میں ان کے آفس کے لوگوں یا کم از کم ان کی سیکرٹریوں کو اس بات کا علم ہو گا اور ایسے لوگ ایسے معاملات کو لا کھ مٹا پ سیکرت رکھیں لیکن ان کے قریب رہنے والے ان کے ماتحت کو ان کا علم ہوتا ہے اور عمران ایسے معاملات کا ماہر ہے۔ اس نے چیف سیکرٹری کی موت کے بعد ان کے شاف سے معلومات حاصل کر لیئی ہیں اس لئے وہ وہاں پہنچ جائے گا جہاں فارمولہ موجود ہے۔“ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”اسے چیف سیکرٹری کے بارے میں کیسے پتہ چل سکتا ہے جبکہ

چیف سیکرٹری کو فارمولہ پہنچانے والا سفارت خانے کا سینئر سیکرٹری بھی ہلاک ہو چکا ہے۔..... صدر نے کہا۔

”جناب۔ وہاں بھی یہی فارمولہ استعمال ہو گا۔“..... کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن ہمیں وہاں کی فکر نہیں ہے کیونکہ وہاں کے انتظامات فول پروف ہیں۔ مسئلہ اسرائیل کا ہے۔“..... صدر نے کہا۔

”سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ ہم انہیں کسی بھی صورت اسرائیل میں داخل نہ ہونے دیں گے۔“..... کرنل مائیک اور کرنل روٹالڈ نے کہا۔

”اوکے۔ تم دونوں کی ایجنسیاں سرحدوں کی نگرانی کریں گی۔ ہر مشکوک آدمی کو چیک کیا جائے گا اور جی پی فائیو اندر وون ملک ان کا خاتمہ کرے گی۔“..... صدر نے یکخت فیصلہ کن لجھ میں کہا۔

”لیں سر۔“..... اس بار تینوں نے جواب دیا اور صدر نے رسیور اٹھا کر دونبر پیس کر دیئے۔

”لیں سر۔“..... دوسری طرف سے مواد بانہ لجھ میں کہا گیا۔ ”مینگ رومن اوپن کر دو۔“..... صدر نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑے ہوئے تو وہ تینوں بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

”سر۔ ایک گزارش ہے۔“..... اچانک کرنل ڈیوڈ نے کہا۔ ”لیں۔“..... صدر نے مذکور حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”سر۔ اگر آپ کو اطلاع مل جائے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس لیبارٹری کا علم ہو گیا ہے تو پلیز آپ یہ فارمولہ اسرائیل منگوا لیں تاکہ وہ لوگ یہاں آئیں اور ہمیں موقع مل سکے کہ ہم ان کا خاتمہ کر سکیں ورنہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے لیبارٹری کے فول پروف انتظامات کوئی رکاوٹ نہیں بنیں گے اور مجھ سے بہتر آپ اس بارے میں جانتے ہیں۔“..... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی منت بھرے لجھے میں کہا۔

”آپ کی بات درست ہے۔ اگر ایسا ہوا تو آپ کی بات پر عمل ہو گا۔“..... صدر نے کہا اور تیزی سے مذکور اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جو ان کے لئے مخصوص تھا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”یہاں لازماً کہیں نہ کہیں کوئی خفیہ راستہ ہو گا عمران صاحب“۔  
صفدر نے بھی کار سے باہر آتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اسی لئے میں بھی عقبی طرف آیا ہوں“..... عمران نے  
اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”ہم میں راستے سے اندر چلے جاتے۔ وہاں گیٹ پر اس وقت  
تین چار ہی سیکورٹی کے لوگ ہوں گے انہیں آسانی سے ہلاک کیا  
جا سکتا ہے“..... تنویر نے عقبی سیٹ سے باہر آتے ہوئے اپنے  
مخصوص لمحے میں کہا۔

”اس پر سل سیکرٹری کی رہائش گاہ کا نمبر بتا رہا ہے کہ وہ اس  
کالونی کے آخری حصے میں ہوگی اس لئے میں گیٹ سے وہاں تک  
پہنچنے پہنچتے ہم دس بارہ چوکیداروں کی نظروں میں آ سکتے ہیں۔“  
عمران نے جواب دیا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھیج لئے۔

”میں راؤنڈ لگا کر چیک کرتا ہوں“..... صفر نے کہا اور آگے  
بڑھ گیا۔

”میں بھی تمہارے ساتھ آ رہا ہوں“..... تنویر نے کہا اور پھر وہ  
بھی صدر کے پیچھے چل پڑا جبکہ عمران وہیں کھڑا رہا کیونکہ کسی بھی  
لمحے کوئی بھی چوکیدار ادھر آ سکتا تھا اور وہ یہاں کار دیکھ کر مشکوک  
ہو سکتا تھا۔ دیوار پر موجود بلبوں کی پاور زیادہ نہ تھی اس لئے ان کی  
روشنی دیوار سے چند فٹ تک ہی تھی باقی اندر ہمرا تھا اور صدر اور تنویر  
اس اندر ہرے میں چلتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ دس منٹ بعد

آفسرز کالونی کے گرد اوپنجی چار دیواری تھی جس پر خاردار  
تاریں نصب تھیں اور پانچ فٹ کے فاصلے پر ایک بلب لگا ہوا تھا  
جو جل رہا تھا۔ عمران، صدر اور تنویر سمیت اس وقت آفسرز کالونی  
کی عقبی طرف ایک ویران سڑک پر کار میں موجود تھا۔ پچھلی رات کا  
وقت تھا اور آفسرز کالونی کے پیچھے سڑک کے ساتھ ہی ایک نہر تھی  
جس کے بعد آبادی تھی۔ نہر کے ساتھ ساتھ پرانے گھنے درخت  
تھے۔ عمران کی کار اس وقت ایک گھنے درخت کے نیچے موجود تھی  
اور اس کی تمام لائس بند تھیں۔ جولیا اور کیپشن شکلیں کو عمران وہیں  
رہائش گاہ پر ہی چھوڑ آیا تھا کیونکہ اس کام کے لئے زیادہ بھیڑ بھاڑ  
کی ضرورت نہ تھی۔

”اس کا مطلب ہے کہ ان تاروں میں باقاعدہ الیکٹریک رو دوڑ  
رہی ہے“..... عمران نے کار سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

وہ عمران کو نظر آنا بند ہو گئے۔ پھر ان کی واپسی تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہوئی۔

”نبیں عمران صاحب۔ اس طرف کسی سائیڈ پر بھی کوئی راستہ نہیں ہے۔ ہم چیک کر چکے ہیں“..... صدر نے واپس آ کر کہا۔  
”پھر اب کیا کیا جائے“..... عمران نے کہا۔

”وہی میں گیٹ سے ہی جانا پڑے گا“..... تنویر نے کہا۔  
”اوہ۔ نبیں تنویر۔ اس طرح ہم بری طرح پھنس جائیں گے اور ہم نے صرف معلومات ہی حاصل کرنی ہیں۔ کوئی اہم مشن تو مکمل نہیں کرنا“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ اس دیوار پر کوٹ ڈال کر اسے کراس کیا جاسکتا ہے“..... صدر نے کہا۔

”نبیں۔ دیوار کافی بلند ہے اور جیسے ہی ہم نے اس پر کوٹ ڈالا خطرے کی گھنٹیاں بھی نج سکتی ہیں“..... عمران نے کہا۔

”تو پھر آپ بتائیں کہ کیا، کیا جائے“..... صدر نے کہا۔

”اس کا لوٹی کا سیورچ لازماً عقبی طرف ہی لکھتا ہو گا۔ اسے تلاش کرنا ہو گا“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ وہ سائیڈ پر ہے۔ میں نے اس کا بڑا ڈھکن دیکھا تھا۔ شاید پانی عقبی نہر میں ڈالا جاتا ہے“..... صدر نے کہا۔

”تو آؤ پھر“..... عمران نے کار کو لاک کرتے ہوئے کہا اور صدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ تینوں اس جگہ

پہنچ گئے جہاں دیوار سے تقریباً پانچ فٹ دور ایک بڑا سا ڈھکن موجود تھا۔ صدر اور تنویر نے مل کر اسے ہٹایا۔ عمران نے جیب سے پسل نارچ نکالی اور اسے آن کر کے اندر کی طرف کیا تو اسے لو ہے کی سیڑھی نیچے جاتی دکھائی دی۔ عمران اس سیڑھی کے ذریعے نیچے اترتا چلا گیا۔ اس کے پیچھے صدر اور آخر میں تنویر نیچے اتر۔ البتہ انہوں نے ڈھکن اوپر نہ رکھا ہوا تھا کیونکہ یہ ویران جگہ تھی اور رات کے پچھلے پھر یہاں کسی کے آنے کی کوئی توقع نہ تھی۔ گھر لائن خاصی بڑی تھی جبکہ اس کے درمیان میں گندہ پانی بہہ رہا تھا اور سائیڈ پر راستہ خشک تھا۔ وہ تینوں سانس روکے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ اندر انہتائی خوفناک بو تھی لیکن اوپر ڈھکن کھلانے کی وجہ سے تازہ ہوا اوپر سے اندر آ رہی تھی اس لئے بدبو آہستہ آہستہ کم ہوتی جا رہی تھی۔ تقریباً بیس فٹ آگے بڑھنے کے بعد دوسرا میں ہول آ گیا۔ یہاں بھی لو ہے کی سیڑھی اوپر جا رہی تھی۔ عمران اوپر چڑھا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے دباؤ ڈال کر گھر کے دہانے پر موجود ڈھکن اٹھا کر سائیڈ پر دھکیل دیا اور پھر باہر آ گیا۔ اس کے پیچھے صدر اور تنویر بھی باہر آ گئے۔ وہ ایک کوٹھی کے عقبی طرف تھے اور دیوار بھی ان کے عقب میں تھی۔

”میں کوٹھی نمبر چیک کرتا ہوں“..... صدر نے کہا۔

”احتیاط سے۔ یہاں چوکیدار بھی ہو سکتے ہیں“..... عمران نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں“..... صدر نے کہا اور تیزی سے چلتا ہوا

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

ہوں گے وہ سوتے میں ہی بے ہوش ہو گئے ہوں گے۔ پھر انہیں برآمدے میں سیکورٹی کا ایک آدمی فرش پر پڑا نظر آیا۔ اس کے ساتھ ہی فرش پر ایک گن بھی پڑی ہوئی تھی۔ وہ جس انداز میں پڑا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ گیس کی وجہ سے گر کر بے ہوش ہوا ہے ورنہ وہ ہوش میں تھا اور اگر عمران گیس فائر نہ کرتا تو لامحالہ وہ ان کے راستے میں رکاوٹ بن سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ایک بیڈ روم میں بے ہوش پڑی ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی انہوں نے چیک کر لی۔ اس کے علاوہ دو اور آدمی دوسرے کمروں میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

”صفدر۔ تم کوئی رسی تلاش کرو اور تنوری تم اسے بیڈ سے اٹھا کر کری پڑال دو لیکن اس کا گاؤں اچھی طرح اس کے گردلپٹ دو۔“ عمران نے کہا تو صفر اور تنوری دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد صفر و اپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا بندل موجود تھا۔ پھر صفر اور تنوری نے مل کر اس لڑکی کو جس کا نام مس جاسکی تھا، رسی کی مدد سے کرسی پر جکڑ دیا۔

”اب تم دونوں باہر جا کر نگرانی کرو۔ میں اس سے پوچھ گچھ کرتا ہوں،“..... عمران نے کہا تو صفر اور تنوری سر ہلاتے ہوئے پیروںی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ عمران نے جیب سے اینٹی گیس کی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے شیشی کا دہانہ جاسکی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کوئی کی سائیڈ سے ہوتا ہوا آگے بڑھ گیا جبکہ عمران اور تنوری دونوں دہیں دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے۔ البتہ وہ دونوں بے حد چوکنا نظر آ رہے تھے لیکن وہاں کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا اور عمران اس کی وجہ سمجھتا تھا کہ دیوار کی وجہ سے یہ کالونی سیکورٹی کے لحاظ سے انتہائی محفوظ سمجھی جاتی ہوگی اور پھر رات کے پہلے پھر دربان اور چوکیدار اتنے مستعد نہیں رہتے جتنے رات کے پہلے پھر ہوتے ہیں اور ان میں سے کسی کے تصور میں بھی یہ بات نہیں آ سکتی کہ گھر لائن کے ذریعے بھی کوئی اندر آ سکتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد صفر و اپس آ گیا۔

”یہاں سے چوڑھی کوئی ہماری مطلوبہ کوئی ہے اور یہاں کوئی چوکیدار نہیں ہے اور نہ ہی اس کوئی کے باہر کوئی ہے۔“..... صفر نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آؤ چلیں،“..... عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں صفر کی رہنمائی میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ ان کی مطلوبہ کوئی چھوٹی تھی۔ عقبی دیوار بھی زیادہ اونچی نہ تھی۔ عمران نے جیب سے گیس پسل نکالا اور پھر کوئی کے اندر تین کپسول فائر کر دیئے اور پھر تقریباً دس منٹ انتظار کرنے کے بعد تنوری اچھل کر دیوار پر چڑھا اور اندر کو دیکھ گیا اور پھر اس نے عقبی دروازہ کھول دیا تو عمران اور صفر اندر داخل ہو گئے۔ صفر نے مڑ کر اندر سے دروازہ بند کر دیا۔ گیس کی وجہ سے انہیں یقین تھا کہ اندر موجود افراد جو سورہ ہے

ہوئے کہا۔

”تمہارے چیف سیکرٹری کو سفارت خانہ ناراک کے سینکڑہ ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے ایک فارمولے کی فائل خود لا کر دی تھی اور تمہارے چیف سیکرٹری نے اسے آگے بھیجا تھا۔ تم نے یہ بتانا ہے کہ چیف سیکرٹری نے یہ فائل کہاں بھجوائی ہے؟..... عمران نے کہا۔

”چیف سیکرٹری صاحب تو وفات پا گئے ہیں۔ آج ان کا روڈ ایکسٹرنس ہوا تھا۔..... جاسکی نے کہا۔

”ہاں۔ ہمیں معلوم ہے اسی لئے تو ہم تمہارے پاس آئے ہیں ورنہ تمہاری جگہ ہم براہ راست چیف سیکرٹری سے معلوم کر لیتے۔..... عمران نے جواب دیا۔

”مجھے تو اس بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔ میں تو تمہارے منہ سے پہلی بار یہ بات سن رہی ہوں۔..... جاسکی نے جواب دیا لیکن عمران اس کے لمحے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ غلط بیانی کر رہی ہے۔

”اگر تم چاہتی ہو کہ تمہارے اس خوبصورت جسم کی کانٹ چھانٹ کی جائے تو تمہاری مرضی۔ ویسے اگر تمہاری ایک آنکھ نکال دی جائے تو تم کیسی لگوگی؟..... عمران نے کوٹ کی اندر ولی جیب سے خنجر نکالتے ہوئے انتہائی سرد لمحے میں کہا۔

”میں سچ کہہ رہی ہوں۔ تم یقین کرو۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔..... جاسکی نے کہا لیکن عمران اٹھا اور اس نے ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھ دیا۔

اس کا ڈھکن لگا کر اس نے اسے جیب میں ڈالا اور پھر سامنے موجود دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جاسکی نے کرتا ہے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھی ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسما کر رہ گئی تھی۔

”یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ تم کون ہو۔ یہ کیا ہے۔..... جاسکی نے انتہائی حیرت بھرے لمحے میں کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے۔

”تمہارا نام جاسکی ہے اور تم چیف سیکرٹری کی پرنل سیکرٹری ہو۔..... عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

”ہاں۔ مگر یہ کیا ہے۔ تم کون ہو اور یہ تم میرے بیڈروم میں۔ کیا مطلب۔..... جاسکی نے کہا۔

”سنو جاسکی۔ تمہارے سارے آدمی بے ہوش پڑے ہیں اور ان کی گردنیں بھی توڑی جاسکتی ہیں اور تمہارے بھی اس خوبصورت جسم کو گھٹوٹ کے کیڑے کھا سکتے ہیں لیکن ہم تمہیں کوئی تکلیف نہیں دینا چاہتے بشرطیکہ تم ہمارے ساتھ تعاون کرو۔..... عمران نے کہا۔

”کیسا تعاون۔..... جاسکی نے چونک کر پوچھا۔

”صرف چند معلومات تم نے دینی ہیں لیکن جھوٹ نہیں بولنا۔..... عمران نے کہا۔

”کیسی معلومات۔ میں سمجھی نہیں۔..... جاسکی نے جواب دیتے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میری آنکھ مت نکالو۔ میں بتا دیتی ہوں۔“  
یکخت جاسکی نے ہندیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ عام  
سی لڑکی تھی۔ نہ وہ تربیت یافتہ تھی اور نہ ہی اس کا کوئی تعلق ایسے  
کاموں سے تھا۔

”وہ۔ وہ فارمولہ۔ وہ فارمولہ ایک خفیہ لیبارٹری کے انچارج  
ڈاکٹر فرانک کو بلا کر انہوں نے اس کو دے دیا تھا۔ بس مجھے اتنا ہی  
معلوم ہے۔“..... جاسکی نے کہا۔

”کیسے معلوم ہوا تمہیں جبکہ یہ تو ٹاپ سیکرٹ تھا۔“..... عمران  
نے سرد لبجے میں پوچھا۔

”یہ واقعی ٹاپ سیکرٹ تھا لیکن میں تو ظاہر ہے ان کی پرنس  
سیکٹری تھی۔ مجھے کہہ کر تو انہوں نے ڈاکٹر فرانک کو کال کیا تھا اور  
پھر میرے سامنے انہوں نے وہ فائل انہیں دی تھی اور میرے  
سامنے ہی سفارت خانے کا سینئنڈ سیکٹری وہ فائل انہیں دے کر گیا  
تھا۔“..... جاسکی نے جواب دیا گو عمران اس کے لبجے سے ہی سمجھ گیا  
کہ وہ بچ بول رہی ہے۔

”کیا نمبر ہے ڈاکٹر فرانک کا۔“..... عمران نے واپس آ کر  
دوبارہ کری پر بیٹھتے ہوئے کہا تو جاسکی نے فون نمبر بتا دیا۔

”کارز کارسیکا کا ہی علاقہ ہے۔“..... عمران نے پوچھا تو جاسکی  
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”کیا تم نے وہ لیبارٹری دیکھی ہوئی ہے۔“..... عمران نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”نہیں۔ میں کبھی وہاں نہیں گئی۔“..... جاسکی نے جواب دیا۔  
”یہ لیبارٹری کارسیکا کی ہے یا اسرائیل کی۔“..... عمران نے  
پوچھا۔

”چیف سیکٹری صاحب نے ایک بار بتایا تھا کہ یہ لیبارٹری  
اسرائیلی ہے۔ یہاں جدید میزاںتوں کی تیاری پر کام ہوتا ہے۔  
کارسیکا کے پاس تو صرف اسرائیلی میزاں ہیں وہ خود تو یہ میزاں  
نہیں بناتا۔“..... جاسکی نے جواب دیا۔ اب وہ ہر سوال پر اپنی مرضی  
سے جواب دے رہی تھی۔

”یہ فون نمبر تو سیٹلائز کا ہے جو تم نے بتایا ہے۔“..... عمران  
نے کہا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ مجھے تو یہی نمبر بتایا گیا تھا۔“..... جاسکی نے  
جواب دیا۔

”تم نے ڈاکٹر فرانک کو دیکھا ہو گا۔ اس کا حلیہ اور قد و قامت  
کے بارے میں بتاؤ۔“..... عمران نے کہا تو جاسکی نے تفصیل سے  
حلیہ بتانا شروع کر دیا۔

”اب کیا خیال ہے۔ تمہیں ہلاک کر دیا جائے یا نہیں۔“..... عمران  
نے کہا۔

”نہیں۔ پلیز مجھے مت مارو۔“..... جاسکی نے رو دینے والے  
لبجے میں کہا۔

”لیکن تم نے ہمارے بارے میں احکام کو اطلاع دے دینی  
کیا۔“.....

ہے۔..... عمران نے کہا۔  
”نہیں۔ میں کسی کو نہیں بتاؤں گی۔ پلیز۔ میں حلف دیتی ہوں۔“  
جاسکی نے کہا۔

”اوکے۔ میں تم پر اعتماد کر رہا ہوں لیکن یہ سن لو کہ جیسے ہی تم  
نے اعلیٰ حکام کو بتایا تو چاہے تم پاتال میں کیوں نہ چھپ جاؤ تمہیں  
ہلاک کر دیا جائے گا۔“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ میں وعدہ کرتی ہوں۔ میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں  
گی۔“..... جاسکی نے کہا تو عمران نے اٹھ کر بازو گھمایا اور جاسکی کے  
حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ کنپی پر پڑنے والی ضرب  
سے اس کی گردن ڈھلک گئی تھی۔ عمران نے اس کے بے ہوش  
ہوتے ہی اس کی ریاں کھولیں اور پھر مڑ کر وہ بیرونی دروازے کی  
طرف بڑھ گیا۔ باہر برآمدے میں صدر اور تنور یار دونوں موجود تھے۔  
”کیا ہوا عمران صاحب۔“..... صدر نے پوچھا۔

”آؤ چلیں۔ باہر جا کر بات ہو گی۔“..... عمران نے کہا اور پھر  
وہ عقبی دروازے سے باہر آگئے جبکہ عمران کے کہنے پر تنور نے عقبی  
دروازہ اندر سے بند کیا اور پھر وہ دیوار پھلانگ کر باہر آگیا۔  
تحوڑی دیر بعد وہ تینوں گڑوں میں اترے تو عمران نے اندر سے ڈھکن  
کو گھیٹ کر ایڈ جست کر دیا۔ مارچ کی روشنی میں وہ گڑوں میں چلتے  
ہوئے دیوار کے باہر والے میں ہول پر پہنچ گئے اور پھر صدر نے  
سب سے آخر میں باہر نکل کر ڈھکن کو دوبارہ میں ہول پر ایڈ جست

کر دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس درخت کے نیچے موجود اپنی کار  
تک صحیح سلامت پہنچ گئے۔

”فارمولہ بیٹھیں کار سیکا میں ہی ہے۔“..... عمران نے کار شارٹ  
کر کے اسے موڑتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا اسے اسرائیل نہیں بھجوایا گیا۔“..... سائیڈ سیٹ  
پر بیٹھے ہوئے صدر نے چونک کر پوچھا۔

”یہاں ایک علاقہ ہے کارز۔ وہاں اسرائیل کی ایک خفیہ میزائل  
لیبارٹری ہے فارمولہ وہاں بھجوایا گیا ہے۔ اس لیبارٹری کا انچارج  
ڈاکٹر فرانک ہے۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا یہ سب کچھ اس جاسکی نے بتایا ہے۔“..... صدر نے کہا۔  
”ہاں۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”لیکن وہ جھوٹ بھی تو بول سکتی ہے۔“..... عقبی سیٹ پر موجود  
تنور نے کہا۔

”نہیں۔ وہ تربیت یافتہ نہیں ہے اور نہ ہی ایسے کاموں میں  
لوٹ ہے۔ وہ تو سیدھی سادی آفس سیکرٹری ہے۔ میں نے جب  
اس کی ایک آنکھ نکال دینے کی دھمکی دی تو وہ سیدھی ہو گئی۔  
چونکہ وہ آفس سیکرٹری ہے اس لئے اسے لیبارٹری کا فون نمبر بھی  
معلوم تھا اس لئے وہ بھی اس نے بتا دیا ہے اور ڈاکٹر فرانک کا  
حیلہ بھی بتا دیا ہے۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ نے اسے زندہ چھوڑ دیا ہے یا ختم کر دیا ہے۔“..... صدر

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

نے کہا۔

”لازمًا اس نے اسے زندہ چھوڑ دیا ہو گا اور اب وہ فوراً اوپر اطلاع دے دے گی اور فارمولہ وہاں سے کہیں اور بھجوادیا جائے گا۔“..... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تنوری نے تیز لمحے میں کہا۔

”اسی لئے تو میں نے اسے زندہ چھوڑا ہے تاکہ فارمولہ کارز لیبارٹری سے شفت نہ ہو جائے۔ اگر میں اسے ہلاک کر دیتا تو لامحالہ اسرائیل والے جنہوں نے ہمیں آگے بڑھنے سے روکنے کے لئے چیف سیکرٹری جیسے اہم عہدیدار کا خاتمه کر دیا ہے سمجھ جاتے کہ جاسکی کو اسی چکر میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ فارمولہ وہاں سے نکال لیا جاتا لیکن اب ایسا نہیں ہو گا۔ وہ عام سی لڑکی ہے۔ اس لئے جان جانے کے خوف سے وہ خاموش رہے گی اور اسی لئے میں نے تنوری سے کہا تھا کہ وہ عقبی دروازہ اندر سے بند کر کے دیوار پھلانگ کر باہر آ جائے تاکہ جاسکی کے ملازموں کو معلوم نہ ہو سکے کہ کوئی اندر آیا ہے۔“..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن وہ دربان جو برآمدے میں بے ہوش پڑا تھا وہ لازمًا شک کرے گا۔“..... صدر نے کہا۔

”کرتا رہے۔ خود ہی سوچ کر تھک کر خاموش ہو جائے گا کیونکہ جاسکی نے تو کچھ بتانا نہیں ہے۔“..... عمران نے کہا تو صدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”کارز میں لازمًا یہ لیبارٹری خفیہ ہو گی۔“..... تنوری نے کہا۔

”ہاں۔ ظاہر ہے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”لیکن تمہیں فون نمبر معلوم ہو گیا ہے تو اس کے ذریعے اس کا محل وقوع معلوم ہو سکتا ہے۔“..... تنوری نے کہا۔

”یہ سیٹلائٹ نمبر ہے اور لازمًا یہ سیٹلائٹ اسرائیل کا ہو گا اس لئے فون نمبر سے اس کا محل وقوع معلوم نہیں کیا جا سکتا۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ ڈاکٹر فرانک کو تو چکر دے سکتے ہیں۔“..... صدر نے کہا۔

”لامحالہ اسے ہر طرح سے الٹ کر دیا گیا ہو گا۔ بہر حال صبح دیکھ لیں گے۔ اب مشن تو مکمل کرنا ہی ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ آپ نے فون نمبر تو کنفرم کرایا ہو گا۔“..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد صدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”کیا ہوا۔ میں نے کوئی غلط بات کہہ دی ہے۔“..... صدر نے قدرے شرمندہ سے لمحے میں کہا۔

”اس وقت وہاں لیبارٹری میں ڈاکٹر فرانک ہمارے فون کے انتظار میں بیٹھا ہو گا جو کنفرم کرتا۔“..... عمران نے کہا تو صدر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

”ہاں۔ واقعی مجھے وقت کا خیال ہی نہیں رہا تھا۔“..... صدر نے کہا تو عمران ایک بار پھر مسکرا دیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

ڈاکٹر فرانک بوزہا آدمی تھا۔ وہ اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نجٹھی تو اس نے چونک کر سراٹھایا اور چند لمحوں تک وہ اس طرح فون کو دیکھتا رہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ فون کی گھنٹی بھی نجٹھی ہے۔ پھر اس نے ایک جھٹکے سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔  
”لیں“..... ڈاکٹر فرانک نے تیز لمحے میں کہا۔  
”دارالحکومت سے آپ کی کال ہے۔ کوئی مس جاسکی بول رہی ہیں“..... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی موادبانہ آواز سنائی دی۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
J  
L  
•  
C  
O  
M

رہی ہے۔ مس جاسکی کا کہنا ہے کہ ان کے پاس آپ کے لئے انتہائی اہم پیغام ہے۔ اگر آپ نے کال نہ سنی تو ناقابل تلافی نقصان ہو سکتا ہے۔..... ان کے پی اے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کرواؤ بات۔ نجانے کون ہے اور کیا کہنا چاہتی ہے؟“..... ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

”ہیلو۔ میں جاسکی بول رہی ہوں،“..... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لمحے اور آواز سے وہ جوان لگتی تھی۔

”میں ڈاکٹر فرانک بول رہا ہوں۔ کون ہوتا۔ کیا کہنا چاہتی ہو اور یہ نمبر تم نے کہاں سے لیا ہے؟“..... ڈاکٹر فرانک نے تیز اور جھلانے ہوئے لمحے میں کہا۔

”ڈاکٹر صاحب۔ میں چیف سیکرٹری کارسیکا کی پرنل سیکرٹری ہوں۔ مجھے یہ نمبر چیف سیکرٹری صاحب نے دیا تھا۔ میں نے اس نمبر پر کئی بار چیف سیکرٹری صاحب کی بات آپ سے کروائی تھی،“..... دوسری طرف سے موادبانہ لمحے میں کہا۔

”اوہ اچھا۔ لیکن اب تم نے خود بات کیوں کی ہے؟“..... ڈاکٹر فرانک نے اس بارہم لمحے میں کہا۔

”چیف سیکرٹری صاحب روڈ ایکسٹریٹ میں آج صبح ہلاک ہو گئے ہیں ورنہ آج انہوں نے آپ سے خود بات کرنا تھی۔ ان کے آج رات کے شیڈول میں یہ بات شامل تھی اس لئے میں نے

سوچا کہ نئے چیف سیکرٹری صاحب نجانے کب آئیں میں چیف سیکرٹری کا پیغام آپ تک خود پہنچا دوں،..... جاسکی نے کہا۔  
”کیا پیغام ہے“..... ڈاکٹر فرانک نے چونک کر کہا۔

”یہ پیغام فون پر نہیں دیا جا سکتا کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں کارسیکا پہنچ گئی ہے اور یہ پیغام اس پاکیشیائی فارمولے کے بارے میں ہے اس لئے آپ یا تو مجھے لیبارٹری میں آنے کی اجازت دیں یا پھر آپ خود باہر تشریف لے آئیں اور جہاں آپ چاہیں میں وہیں پہنچ جاؤں گی“..... جاسکی نے کہا۔

”تم اس وقت کہاں سے بول رہی ہو“..... ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

”آفیسرز کالونی کی کوئی نمبر دوسروں سے جو میری رہائش گاہ ہے“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔ تم شارکلب پہنچ جاؤ۔ میں دو گھنٹے بعد وہاں پہنچ جاؤں گا۔ وہاں تم کوئی پیشہ روم ریزرو کر لینا اور کاؤنٹر پر اپنا نام بتا دینا۔ میں وہیں سے معلوم کر لوں گا“..... ڈاکٹر فرانک نے اس بار مطمئن مجھے میں کہا۔

”ٹھیک ہے“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈاکٹر فرانک نے رسیور رکھ دیا۔

”یہ معاملہ بے حد مشکوک ہے۔ یہ لڑکی مجھے چکر دے رہی ہے ورنہ ایسا کون سا پیغام ہو سکتا ہے کہ وہ فون پر نہیں دے سکتی“۔ ڈاکٹر

فرانک نے بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور کیے بعد دیگرے دونمبر پر نیس کر دیئے۔

”لیں سر“..... دوسری طرف سے ان کے سیکرٹری کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

”باکرنی کو میرے پاس بھیجو“..... ڈاکٹر فرانک نے تیز لمحے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ لیبارٹری کا سیکورٹی انچارج تھا۔

”لیں ڈاکٹر“..... آنے والے نے سلام کرتے ہوئے کہا۔  
”بیٹھو“..... ڈاکٹر فرانک نے کہا تو باکرنی میز کی دوسری طرف کری پر بیٹھ گیا۔

”کیا تم فوری طور پر دارالحکومت جا سکتے ہو“..... ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

”لیں سر۔ مگر کہاں سر“..... باکرنی نے چونک کر پوچھا۔

”چیف سیکرٹری کارسیکا کی پرنسپل سیکرٹری مس جاسکی مجھے کوئی خصوصی پیغام پاکیشیائی فارمولے کے بارے میں دینا چاہتی ہے لیکن وہ یہ پیغام فون پر نہیں دینا چاہتی۔ اس نے کہا ہے کہ میں رسیور رکھ دیا۔  
یہاں آنے کی تو بہرحال اسے اجازت دوں یا خود باہر جا کر اس سے ملوں۔  
ان حالات میں لیبارٹری سے باہر نہیں جانا چاہتا اس لئے تم میری

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

جگہ چلے جاؤ۔ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ وہ دو گھنٹے بعد شارکلب پہنچ جائے اور وہاں کوئی پیشل روم ریزرو کرالے اور کاؤنٹر پر اپنا نام بتا دے۔ تم شارکلب جاؤ اور کاؤنٹر سے پیشل روم نمبر پوچھ کر اس سے ملو۔ اگر وہ تمہیں پیغام نہ دینا چاہے تو میری اس سے بات کر ا دینا۔.....ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

”لیکن چیف سیکرٹری کی بجائے اس کی پرسنل سیکرٹری کیوں پیغام دینا چاہتی ہے۔.....باکرنی نے حیرت بھرے لبجے میں کہا۔

”چیف سیکرٹری آج صبح روڈ ایکسٹرنسٹ میں ہلاک ہو چکے ہیں اور مجھے اس کی اطلاع پہلے ہی مل چکی ہے اور یہ پیغام انتہائی اہم ہے۔.....ڈاکٹر فرانک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے سر۔ آپ کا حکم ہے تو میں چلا جاتا ہوں۔ آپ میں گیٹ اوپن کرنے اور لیبارٹری کی کار لے جانے کے احکامات دے دیں۔.....باکرنی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”ظاہر ہے۔ اس کے بغیر تم کیسے جاؤ گے۔ میں یہ کر دیتا ہوں۔

تم ابھی روانہ ہو جاؤ تاکہ دو گھنٹے بعد وہاں پہنچ سکو۔.....ڈاکٹر فرانک نے کہا تو باکرنی سر ہلاتا ہوا انہ کھڑا ہوا۔ اس کے واپس مرتے ہی ڈاکٹر فرانک نے رسیور اٹھایا اور نمبر پر لیس کر کے اس نے اپنے سیکرٹری کو ہدایت دی کہ لیبارٹری کا میں گیٹ کھلوا دیا جائے اور لیبارٹری کی کار باکرنی کے حوالے کر دی جائے تاکہ وہ دار الحکومت جاسکے۔ اس کے بعد اس نے رسیور رکھ دیا اور فال کی

طرف متوجہ ہو گیا لیکن اس کا ذہن اس طرح منتشر ہو چکا تھا کہ فال کے الفاظ ہی اس کی سمجھ میں نہ آ رہے تھے۔ اس نے ایک جھٹکے سے فال بند کی اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے شراب کی ایک چھوٹی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اسے منہ سے لگا لیا۔ دو تین بڑے بڑے گھونٹ پینے کے بعد اس نے بوتل میز پر رکھ دی۔

”یہ کیا ہو رہا ہے مجھے۔ ڈاکٹر فرانک کو کیا ہو رہا ہے۔.....ڈاکٹر فرانک نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ اچانک ایک خیال اس کے ذہن میں آیا تو وہ یکخت اچھل پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ پاکیشیائی ایجنسی اس جا سکی تک پہنچ گئے ہوں اور انہوں نے جا سکی کو مجبور کر کے اس سے فون کرایا ہو۔.....ڈاکٹر فرانک نے سوچا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے رسیور اٹھایا اور دو نمبر پر لیس کر دیئے۔

”لیں سر۔.....دوسری طرف سے موڈبانہ لبجے میں پوچھا گیا۔ باکرنی ابھی موجود ہے یا جا چکا ہے۔.....ڈاکٹر فرانک نے تیز لبجے میں کہا۔

”وہ تو جا چکے ہیں سر۔.....دوسری طرف سے کہا گیا۔ ”ایسا کرو کہ آفیسرز کالونی کی رہائش گاہ نمبر دو سو دس کا ایکس چنج سے فون نمبر معلوم کر کے مجھے بتاؤ۔.....ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”لیں سر“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈاکٹر فرانک نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی بجی تو ڈاکٹر فرانک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

”لیں“..... ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

”نمبر معلوم کر لیا گیا ہے جناب“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی نمبر بتا دیا گیا۔

”اوکے“..... ڈاکٹر فرانک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے فون پیس کے نیچے موجود بٹن پر لیں کیا اور پھر نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”جا سکی ہاؤس“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن یہ جاسکی کی آوازنہ تھی۔

”ڈاکٹر فرانک بول رہا ہوں۔ مس جاسکی سے بات کرواؤ“..... ڈاکٹر

فرانک نے تیز لمحے میں کہا۔

”وہ تو آفس میں ہیں جناب۔ آپ وہاں فون کر لیں“..... دوسری طرف سے مواد بانہ لمحے میں کہا گیا۔

”کب گئی ہیں“..... ڈاکٹر فرانک نے پوچھا۔

”صحیح سات بجے جناب۔ آفس ٹائم آٹھ بجے ہے۔ وہ ہمیشہ سات بجے چلی جاتی ہیں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”لیکن ابھی آدھ گھنٹہ پہلے انہوں نے مجھے اس کوٹھی سے فون کیا ہے“..... ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

”نہیں جناب۔ وہ تو صحیح سات بجے یہاں سے چلی گئی تھیں۔ سرکاری کار آتی ہے اور نہیں لے جاتی ہے“..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”کیا نمبر ہے اس کے آفس کا“..... ڈاکٹر فرانک نے پوچھا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ ڈاکٹر فرانک نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے آفس کے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”چیف سینکڑی آفس“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن یہ جاسکی کی آوازنہ تھی۔

”مس جاسکی سے بات کرائیں۔ میں ڈاکٹر فرانک بول رہا ہوں“..... ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

”ہولڈ کر لیں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ جاسکی بول رہی ہوں“..... چند لمحوں بعد جاسکی کی آواز سنائی دی اور ڈاکٹر فرانک کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ یہ واقعی وہی آواز اور وہی لمحہ تھا جو اس نے پہلے سنایا تھا۔

”ڈاکٹر فرانک بول رہا ہوں۔ آپ مجھے جانتی ہیں“..... ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

”نہیں سوری۔ آپ کون ہیں اور کیوں فون کیا ہے آپ نے“..... دوسری طرف سے حیرت بھرے لمحے میں کہا گیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”آپ نے مجھے اپنی رہائش گاہ آفیسرز کالونی کی کوئی نمبر دوسو دس سے نصف گھنٹہ پہلے فون کیا تھا“.....ڈاکٹر فرانک نے کہا۔  
”میں نے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں تو صبح سات بجے سے وہاں سے یہاں آئی ہوئی ہوں۔ میں تو آپ کو جانتی بھی نہیں۔ ایک ڈاکٹر فرانک کا نام میں نے سنا ہوا ہے جو ایک خفیہ لیبارٹری کے انچارج ہیں“.....جاسکی نے کہا۔

”کہاں سے سنا تھا یہ نام“.....ڈاکٹر فرانک نے پوچھا۔

”وہ ڈاکٹر فرانک، چیف سیکرٹری صاحب سے ملاقات کے لئے آئے تھے اور میں چیف سیکرٹری صاحب کی پرنسپل سیکرٹری ہونے کی وجہ سے آفس میں ہی موجود تھی“.....جاسکی نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ شکریہ“.....ڈاکٹر فرانک نے کہا اور ایک جھٹکے سے اس نے رسیور رکھ دیا۔ ان کے چہرے کے عضلات بری طرح پھڑک رہے تھے۔ آنکھیں پھیل گئی تھیں۔

”یہ۔ یہ یقیناً جھوٹ بول رہی ہے۔ میں اس کی آواز پہچانتا ہوں اور یہ مُکر رہی ہے۔ کیوں۔ آخر کیوں۔ اور یہ تو آفس میں بیٹھی ہے جبکہ میں نے اسے کہا تھا کہ وہ شارکلب پہنچے۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ اب باکرنی کو کیسے واپس بلا دیا جائے“.....ڈاکٹر فرانک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ کہیں یہ ساری کارروائی ان پاکیشیاں کی نہ ہو۔ اوہ۔ انہوں نے یقیناً جاسکی کو دھمکیاں دے کر روک دیا ہو گا کہ وہ اقرار نہ کرے“.....ڈاکٹر فرانک نے بڑیداتے ہوئے کہا اور پھر اچانک اسے ایک خیال آ گیا۔ وہ کرسی سے اٹھا اور اس نے عقبی طرف دیوار میں موجود ایک الماری کھول کر اس میں سے ایک جدید لیکن وسیع حیطہ عمل کا ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا اور پھر تیزی سے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نیزی سے دونہ بر پر لیں کر دیئے۔

”جو شاف کار باکرنی لے گیا ہے اس میں ٹرانسمیٹر نصب ہے یا نہیں“.....ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

”میں معلوم کر کے بتاتا ہوں جناب کیونکہ چار کاروں میں سے صرف ایک کار جو آپ کے زیر استعمال رہتی ہے اس میں ٹرانسمیٹر ہے“.....دوسری طرف سے کہا گیا۔

”جلدی معلوم کر کے بتاؤ اور ساتھ ہی اس ٹرانسمیٹر کی فریکونسی بھی معلوم کر کے بتاؤ“.....ڈاکٹر فرانک نے تیز لہجے میں کہا۔

”لیں سر“.....دوسری طرف سے موڈبانہ لہجے میں کہا گیا تو ڈاکٹر فرانک نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی کی آواز سنائی دی تو ڈاکٹر فرانک نے رسیور اٹھا لیا۔

”لیں“.....ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

”سر۔ وہ بغیر ٹرانسمیٹر والی کار لے گئے ہیں“.....دوسری طرف سے کہا گیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”اچھا۔ اب ایسا کرو کہ شارکلب کے جزل مینجر انھوںی سے میری بات کراؤ۔“.....ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

”لیں سر۔“.....دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈاکٹر فرانک نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی ایک بار پھر نجٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک جھٹکے سے رسیور اٹھا لیا۔

”جناب انھوںی لائے پر ہیں۔“.....دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کراؤ بات۔“.....ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

”ہمیلو۔ انھوںی بول رہا ہوں شارکلب سے۔“.....چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”ڈاکٹر فرانک بول رہا ہوں انھوںی۔“.....ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

”کیا ہوا ڈاکٹر فرانک جو آپ نے اس طرح فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات۔“.....دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہا۔ ایک چکر چل گیا ہے۔ لیبارٹری کے بارے میں۔ لیبارٹری کے سیکورٹی انچارج باکرنی کو تم جانتے ہو۔“.....ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

”نہیں۔ میری تو اس سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ ہوا کیا ہے کھل کر بتائیں۔“.....انھوںی نے کہا۔

”تمہیں معلوم تو ہے کہ ہماری لیبارٹری انتہائی خفیہ ہے۔ پاکیشیائی سیکرٹ ایجنس اسے ٹریں کرتے پھر رہے ہیں۔ انہوں نے کوئی چکر چلا کر چیف سیکرٹری کی پرنسپل سیکرٹری سے مجھے فون کرایا۔

کہ وہ چیف سیکرٹری کا کوئی پیغام ذاتی طور پر مجھے دینا چاہتی ہے اس لئے یا تو اسے لیبارٹری میں داخل ہونے کی اجازت دے دوں یا کسی اور جگہ میں خود پہنچ جاؤں تو میں نے اسے تمہارے کلب کا نام بتا دیا کہ وہ دو گھنٹے بعد وہاں پہنچ کر کوئی پیش روں ریزرو کر لے اور کاؤنٹر پر اپنا نام جاسکی بتا دے۔ میں نے خود جانے کی بجائے اپنے سیکورٹی انچارج باکرنی کو بھیجا ہے۔ اسے میں نے کہا ہے کہ وہ کاؤنٹر پر جاسکی کے بارے میں معلوم کرے اور پھر پیغام سن کر واپس آجائے لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ جاسکی نے مجھے فون نہیں کیا اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ ساری کارروائی پاکیشیائی ایجنسیوں کی ہو اور وہ باکرنی کو پکڑ کر اس سے لیبارٹری کے بارے میں معلوم کر لیں۔ باکرنی ایک گھنٹے بعد تمہارے کلب پہنچ جائے گا۔ میں اسے روکنا چاہتا تھا کہ وہ ان کے ہاتھ نہ آئے اس لئے تمہیں فون کیا ہے۔“.....ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

کیا حلیہ ہے اس باکرنی کا۔“.....انھوںی نے پوچھا تو ڈاکٹر فرانک نے حلیہ اور قد و قامت کی تفصیل بتا دی۔

”کار کا نمبر اور ماذل کیا ہے جس پر وہ آ رہا ہے۔“.....انھوںی نے پوچھا۔

”یہ تو مجھے معلوم نہیں۔ البتہ سیاہ رنگ کی کار ہو گی۔ جدید ماذل کی بیوک ہو گی کیونکہ یہاں لیبارٹری میں چار کاریں ہیں اور چاروں ہی سیاہ رنگ کی بیوکس ہیں۔“.....ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”ہیلو۔ ڈاکٹر فرانک بول رہا ہوں،“..... ڈاکٹر فرانک نے تیز لمحے میں کہا۔

”کرنل زیکارڈ بول رہا ہوں ڈاکٹر فرانک۔ کیوں کال کی ہے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈاکٹر فرانک نے اسے ساری بات تفصیل سے بتا دی۔

”اوہ۔ اوہ۔ دیری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیائی ایجنسٹ کسی بھی وقت لیبارٹری پہنچ سکتے ہیں۔ مجھے صدر صاحب سے بات کرنا ہو گی،“..... دوسری طرف سے انتہائی پریشان سے لمحے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر فرانک کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

”یہ کیا مطلب ہوا۔ پاکیشیائی ایجنسٹ کیسے یہاں پہنچ سکتے ہیں۔ جب پاکرنی کو پہلے ہی اطلاع مل جائے گی اور وہ واپس آجائے گا۔ یہ کرنل یا گل تو نہیں ہو گیا،“..... ڈاکٹر فرانک نے بڑھاتے ہوئے اور پھر ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھ دیا۔ وہ تو یہی سمجھا تھا کہ کرنل زیکارڈ اس کی پیش بندی پر اس کی تعریف کرے گا لیکن یہاں تو کام ہی الثا ہو گیا تھا۔

”میں صدر صاحب سے کرنل کی شکایت کروں گا۔ اس نے الثا مجھے ہی پریشان کر دیا ہے۔“..... ڈاکٹر فرانک نے بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر دس منٹ بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو ڈاکٹر فرانک نے رسیور اٹھا لیا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں کلب سے باہر کسی کو تعینات کر دیتا ہوں۔ وہ پاکرنی کو باہر ہی روک کر واپس بھجوادے گا،“..... انھوں نے کہا۔

”اوکے۔ شکریہ۔“..... ڈاکٹر فرانک نے انتہائیطمینان بھرے لمحے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”چلو یہ مسئلہ حل ہوا لیکن اس جاسکی کے خلاف مجھے رپورٹ کرنا ہو گی۔ یہ دوبارہ بھی تو شرارت کر سکتی ہے لیکن چیف سیکرٹری تو ہلاک ہو چکا ہے اور دوسرا کوئی میرا واقف نہیں ہے۔“..... ڈاکٹر فرانک نے بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک اسے اسرائیل کے قومی سلامتی کے مشیر کرنل زیکارڈ کا خیال آ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور دونبر پر لیں کر دیئے۔

”لیں سر۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اسرائیل میں قومی سلامتی کے مشیر کرنل زیکارڈ سے میری بات کرواو۔“..... ڈاکٹر فرانک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”کس عذاب میں پھنس گیا ہوں،“..... ڈاکٹر فرانک نے رسیور رکھ کر بڑھاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی نج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”لیں،“..... ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

”کرنل زیکارڈ صاحب سے بات کریں جناب۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

لوگوں سے محفوظ کرنا ہے۔ آپ اب وقت ضائع نہ کریں۔ انھیں اور روانہ ہو جائیں۔..... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر فرانک نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھا اور انھوں کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار لیبارٹری کے مین گیٹ سے نکل کر دارالحکومت کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈاکٹر فرانک عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ کار کو ڈرائیور چلا رہا تھا اور فارمولہ اس کے بریف کیس میں رکھا ہوا تھا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

”لیں۔..... ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

”اسرائیل کے صدر صاحب سے بات کریں جناب۔“ - دوسری طرف سے قدرے گھبرائے ہوئے لجھے میں کہا گیا۔

”سر۔ میں ڈاکٹر فرانک بول رہا ہوں۔“..... ڈاکٹر فرانک نے انتہائی موعدبانہ لجھے میں کہا۔

”ڈاکٹر فرانک۔ آپ نے کرنل زیکارڈ کو جو تفصیل بتائی ہے کیا وہ درست ہے۔“..... صدر کی انتہائی سخت سی آواز سنائی دی۔

”لیں سر۔ لیکن سر۔ میں نے تو بندوبست کر لیا ہے۔ وہ لوگ لیبارٹری نہیں پہنچ سکیں گے۔“..... ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

”وہ کسی بھی وقت آپ کے سر پر پہنچ سکتے ہیں۔ جوفون آپ کے خیال میں اس پرنسل سیکرٹری جاسکی نے کیا ہے وہ دراصل پاکیشیائی ایجنسٹ عمران نے کیا ہو گا۔ وہ دوسروں کی آوازوں اور لہجوں کی کامیاب نقل کرنے کا ماہر ہے اس لئے آپ فوری طور پر ایک کام کریں۔ پاکیشیائی فارمولے کی فائل لیبارٹری سے نکالیں اور اسے کارسیکا میں اسرائیلی سفارت خانے کے فرست سیکرٹری لارجنٹ کو پہنچا دیں۔ آپ خود جائیں گے۔ ابھی اور اسی وقت۔ فوراً۔ اٹ از مائی آرڈر۔“..... صدر نے یکنہت تیز اور تحکمانہ لجھے میں کہا۔

”لیں سر۔ حکم کی تعییل ہو گی سر۔ لیکن پھر اس فارمولے پر کام نہ ہو سکے گا۔“..... ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

”بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا لیکن ہم نے فارمولے کو ان

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

لیبارٹری میں رکھنے کی بجائے کسی بینک کے لاکر میں رکھوادیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ ڈاکٹر فرانک کے کوٹ کی جیب میں ریڈ کاشر ڈال دے گی۔ پھر جب ڈاکٹر فرانک واپس جانے لگے گا تو اس کا تعاقب کیا جائے گا اور اس ریڈ کاشر کی مدد سے وہ کافی فاصلے سے اس کی چیلنج کرتے رہیں گے۔ اس طرح کارز میں اس لیبارٹری تک وہ پہنچ جائیں گے۔ اس کے بعد لیبارٹری میں ریڈ ہو گا اور فارمولہ وہاں سے حاصل کر لیا جائے گا۔ اس لئے عمران اپنے ساتھیوں سمیت باہر موجود تھا۔

”عمران صاحب۔ ڈاکٹر فرانک لیبارٹری کے اندر چلا گیا تو لیبارٹری بند ہو جائے گی اور یقیناً اس کے انتہائی سخت حفاظتی انتظامات بھی ہوں گے اس لئے کیوں نہ اس ڈاکٹر فرانک کو لیبارٹری سے باہر گھیر لیا جائے۔“..... سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے صدر نے کہا۔ کیپشن شکیل اور تنور یونیورسٹی سیٹ پر موجود تھے۔

”ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ کارز یہاں سے دو اڑھائی گھنٹے کے فاصلے پر ہے اس لئے یہ کام بھی آسانی سے ہو سکتا ہے لیکن پہلے وہ آئے تو سہی۔“..... عمران نے کہا تو صدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”یہ آدمی گیٹ سے باہر آ کر بڑے عجیب سے انداز میں ہماری طرف دیکھ رہا ہے۔“..... کچھ دیر بعد صدر نے کہا۔

”یہ ہماری طرف نہیں بلکہ کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف دیکھ رہا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ یہ پارکنگ اس گیٹ کے بالکل سامنے ہے۔“

شارکلب کی عمارت دو منزلہ تھی۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک کار میں کلب کے سامنے سڑک کی دوسری طرف بنی ہوئی پارکنگ میں موجود تھا۔ انہوں نے کار کا رخ کلب کی طرف رکھا ہوا تھا۔ ابھی دو گھنٹے گزرنے میں پندرہ منٹ باقی تھے جبکہ جولیا پہلے ہی جاسکی کے نام سے ایک پیش روم ریزرو کر اچکی تھی اور اس روم میں موجود تھی جبکہ عمران اپنے دوسرے ساتھیوں سمیت باہر موجود تھا۔ اس کلب میں چونکہ ڈاکٹر فرانک کو پکڑ کر اس سے معلومات حاصل نہ کی جاسکتی تھیں اس لئے عمران نے اس کے لئے خصوصی پلانگ کی تھی اور اس پلانگ کے تحت جولیا ڈاکٹر فرانک سے جاسکی کے روپ میں ملتی۔ عمران نے جولیا پر جاسکی کامیک اپ کر دیا تھا تاکہ کسی قسم کی کوئی گزبر نہ ہو سکے۔ جولیا، ڈاکٹر فرانک کو پیغام دے گی کہ چیف سینکڑی نے کہا تھا کہ وہ پاکیشیائی فارمولے کو

عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے ایک سیاہ رنگ کی بڑی سی کار کمپاؤنڈ گیٹ میں مری اور پھر وہ پارکنگ کی طرف مری ہی تھی اس کار میں ایک آدمی تھا۔ وہ آدمی جس کی نشاندہی صدر نے کی تھی اس کار کو دیکھ کر چونکا اور پھر دوڑتا ہوا اس کے پیچھے جانے لگا۔

”صدر۔ معاملہ مشکوک ہے۔ جا کر چیک کرو“..... عمران نے کہا تو صدر سر ہلاتا ہوا تیزی سے نیچے اترा اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا سڑک کراس کر کے گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھر وہ گیٹ میں داخل ہو کر پارکنگ کی طرف مرکر ان کی نظر وہ غائب ہو گیا۔

”کیا شک پڑا ہے آپ کو اس پر“..... عقبی سیٹ پر بیٹھے کیپن شکلیں نے کہا۔

”کچھ نہیں۔ صدر زیادہ بے چین ہو رہا تھا اس لئے میں نے اسے بھیج دیا ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو کیپن شکلیں بھی بے اختیار مسکرا دیا جبکہ تنور اپنی عادت کے مطابق خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سیاہ رنگ کی کار واپس کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر جس طرف سے آئی تھی اسی طرف مرکر آگے بڑھتی چلی گئی اور چند لمحوں بعد صدر بھی واپس آتا دکھائی دیا۔ اس نے تقریباً دوڑتے ہوئے سڑک کراس کی اور پھر آگے کر وہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

”عمران صاحب۔ آنے والا لیبارٹری سے آیا تھا۔ اس کا نام باکرنی تھا۔ یہ لیبارٹری کا سیکورٹی چیف ہے۔ اس کا انتظار کرنے والے آدمی نے پارکنگ میں جا کر اس سے بات چیت کی اور میں جب وہاں پہنچا تو میرے کانوں میں یہ باتیں پڑیں کہ ہوٹل سے نکلنے والا آدمی اس کو بتا رہا تھا کہ ڈاکٹر فرانک کی کال آئی ہے کہ وہ جاسکی سے ملے بغیر فوری طور پر واپس چلا جائے جس پر اس آدمی نے کوئی بات کی تو اس آدمی نے اسے تفصیل بتائی کہ جزل منیجر انھوں کو ڈاکٹر فرانک نے کال کر کے کہہ دیا ہے کہ سیکورٹی انچارج باکرنی کو جاسکی سے نہ ملنے دیا جائے اور وہ باہر سے واپس بھجوادیا جائے۔ چنانچہ وہ باکرنی سر ہلاتا ہوا کار میں بیٹھا اور واپس گیا۔

”کیا شک پڑا ہے آپ کو اس پر“..... عقبی سیٹ پر بیٹھے کیپن شکلیں نے کہا۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی چکر چل گیا ہے۔ بہر حال ڈاکٹر فرانک نہ سمجھی یہ باکرنی ہی سمجھی۔ تم جا کر جولیا کو لے آؤ۔ اب وہاں اس کا بیٹھنا فضول ہے“..... عمران نے کہا تو صدر کار سے اترنا اور ایک بار پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا سڑک کراس کر کے کلب کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

”صدر کی یہ عادت اچھی ہے کہ وہ اپنے پاس ریڈ کاشر جیسی چیزیں رکھتا ہے“..... کیپن شکلیں نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”وہ سپر ایجنت ہے اور سپر ایجنت بن جانا اتنا مشکل نہیں ہوتا جتنا سپر ایجنت پر قائم رہنا۔ اس لئے ایسی چیزیں سپر ایجنت کو قائم رکھنے میں مدد دیتی ہیں۔“..... عمران نے جواب دیا تو کیپشن شکل مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد صدر اور اس کے پیچھے جاسکی کے روپ میں جولیا میں گیٹ سے نکل کر کمپاؤند گیٹ کی طرف آتے دکھائی دیے۔

”کیا ہوا ہے؟“..... جولیا نے کار کا دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا جبکہ صدر، کیپشن شکل اور تنور کے ساتھ عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔ عمران نے کار شارٹ کی اور پھر اسے سڑک پر لے آ کر اس طرف کو موڑ دیا جس طرف باکرنی کی کارگئی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس نے مختصر طور پر صدر کی بتائی ہوئی بات جولیا کو بتا دی۔

”یہ ریڈ کاشر رسیور لے لیں،“..... عقبی طرف سے صدر نے کہا تو عمران نے اس سے ایک ریموت کنٹرول جتنا آہل لے کر اسے کار کے ڈلیش بورڈ پر رکھ دیا۔ صدر نے اسے پہلے ہی آن کر دیا تھا۔ رسیور پر موجود سمتیوں کے تعین کے لئے ایک سرخ رنگ کا نقطہ آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہا تھا۔ یہ نقطہ اس باکرنی کی کار کی نشاندہی کر رہا تھا۔

”میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ہمیں اس باکرنی کو کارز میں داخل ہونے سے پہلے ہی گھیر لینا چاہئے،“..... صدر نے عقبی سیٹ

سے کہا۔

”کیوں۔ کوئی خاص بات؟“..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”عمران صاحب۔ اسرائیل نے لازماً کارز میں کسی نہ کسی گروپ کو ہمارے خلاف تعینات کیا ہوا ہو گا اور وہ لوگ یقیناً ہماری تاک میں ہوں گے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہمارے آڑے آ جائیں اور باکرنی نکل جانے میں کامیاب ہو جائے۔ اس طرح ہم یہ اہم کلیو بھی کھو بیٹھیں گے اور الجھ بھی جائیں گے،“..... صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”صدر ٹھیک کہہ رہا ہے،“..... جولیا نے اس کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ تمہاری بات میں بے حد وزن ہے۔ ٹھیک ہے۔ ہمیں واقعی ایسا ہی کرنا ہو گا،“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کی رفتار بڑھا دی۔ پھر تقریباً نصف گھنٹہ مزید گزرنا ہو گا کہ اچانک کاشر رسیور پر جلتا ہوا نقطہ ساکت ہو گیا۔

”اوہ۔ کار رک گئی ہے،“..... عمران نے کہا۔

”کیوں۔ کیا ہوا ہے؟“..... صدر نے چونک کر پوچھا۔

”معلوم نہیں۔ بہر حال کار رک گئی ہے،“..... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کی رفتار مزید بڑھا دی لیکن تھوڑی دیر بعد نقطہ ایک بار پھر حرکت میں آ گیا۔

”کار پھر چل پڑی ہے،“..... عمران نے کمثری کرنے کے انداز

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

میں کہا۔  
 ”کوئی مسئلہ ہو گا“..... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ یہ سڑک چونکہ دو چھوٹے شہروں جن میں ایک کارز تھا، کو جاتی تھی اس لئے اس پر ٹرینیک بھی خاصی تھی۔ عمران اب کار کی رفتار مسلسل بڑھاتا چلا جا رہا تھا کیونکہ اس نے بھی فیصلہ کر لیا تھا کہ کارز پہنچنے سے پہلے ہی باکرنی کو کور کر لے گا تاکہ اس سے لیبارٹری کا محل وقوع اور سیکورٹی کے تمام انتظامات کے بارے میں پوچھ گجھ کرنے کے بعد وہ آسانی سے اپنا مشن مکمل کر سکیں اور پھر تقریباً پچاس منٹ کی مزید ڈرائیونگ کے بعد انہوں نے اس سیاہ رنگ کی کار کو چیک کر لیا جس کی نشاندہی کا شتر کر رہا تھا۔ سڑک اس وقت ایک دیران سے علاقے سے گزر رہی تھی جس کے دونوں اطراف میں درختوں کے گھنے ذخیرے تھے۔ عمران نے کار کی رفتار ”اب ہوشیار رہنا۔ وہ بہر حال تربیت یافتہ آدمی ہے“۔ عمران نے کہا۔  
 ”عمران صاحب۔ یہاں سڑک پر کافی ٹرینیک ہے اس لئے کار روک کر اس باکرنی کی کار میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی جائے اور پھر دونوں کاروں کو درختوں کے ذخیرے میں لے جایا جائے تو بہتر رہے گا“..... صدر نے کہا۔  
 ”واہ۔ تم تو مکمل سپہ سالار ٹاپ کے ایجنت ہو۔ بہت خوب“۔

عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔  
 ”تمہارے پاس یقیناً ریڈ کا شتر کی طرح بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسل بھی ہو گا“..... عمران نے چند لمحوں بعد پوچھا۔  
 ”ہاں ہے۔“..... صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
 ”تو کار کی اپنی سائیڈ والی کھڑکی کا شیشہ کھول لو۔ میں اسے روکنے کے لئے اپنی کار سے اس کی کار کو دباتے ہوئے روکوں گا اور تم نے گیس فائر کر دینی ہے“..... عمران نے کہا تو صدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کی کار اس سیاہ کار کے برابر پہنچ گئی۔ کار میں ایک ہی آدمی تھا جو ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ عمران نے تیزی سے کار کو تھوڑا سا آگے بڑھا کر سائیڈ پر دبانا شروع کر دیا۔  
 ”رک جاؤ۔ پولیس“..... عمران نے ساتھ ہی چیخ کر کہا تو اس آدمی نے بریک لگائی اور اس کے ساتھ ہی عمران نے بھی کار کو بڑھا دی۔ اسی لمحے صدر کے ہاتھ میں موجود پسل سے کٹک کی آواز سنائی دی اور ایک چھوٹا سا کپسول کار کے اندر جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی صدر نے کار کا دروازہ کھولا اور تیزی سے پیچے اترا ہی تھا کہ عمران نے کار کا رخ درختوں کی طرف کر کے اسے تیزی سے آگے بڑھا دیا۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا کہ سڑک پر تیزی سے دوڑنے والی کاروں کو اصل معاملے کا علم ہی نہ ہو سکا۔ عمران نے کار درختوں کے اندر لے جا کر روکی تو چند لمحوں میں کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے جیب میں ڈال لیا اور پھر چیچپے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران نے کوٹ کی جیب سے خبر نکالا اور اسے پکڑ کر وہ باکرنی کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے اور پھر ایک جھٹکے سے اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ پہلے چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں گیس کے دباؤ کی وجہ سے دھند کی چھائی رہی لیکن پھر یہ دھند غائب ہو گئی اور آنکھوں میں شعور کی چمک ابھر آئی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اپنے جسم کو جھٹکا دیا لیکن بند ہے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسما کر رہا گیا۔

”یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ کون ہوتم۔ یہ کیا ہے۔ مم۔ مم۔ میں۔“

باکرنی نے انتہائی حیرت بھرے لجھے میں کہا۔ ساتھ ہی وہ اس طرح ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے اس کا ذہن پچینش کے ساتھ ایڈ جسٹ نہ ہو رہا ہو۔

”تمہارا نام باکرنی ہے اور تم لیبارٹری کے سیکورٹی انچارج ہو۔“

عمران نے سرد لجھے میں کہا۔

”تم۔ تم کون ہو اور تم نے مجھے اس طرح کیوں باندھ رکھا ہے۔“..... باکرنی نے عمران کے سوالوں کا جواب دینے کی بجائے اتنا سوال کر دیا اور اس بات سے اس کے تربیت یافتہ ہونے کا پتہ چلتا تھا کہ اس نے بہت جلد اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا اور پھر عمران نے حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ یہ کھلی جگہ تھی۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

بعد سیاہ رنگ کی کار درختوں کے اس ذخیرے میں گھستی چلی گئی۔ ڈرائیور نیٹ سیٹ پر صدر نظر آ رہا تھا۔ سیاہ کار ان کی کار کے قریب آ کر رک گئی۔ عمران اور اس کے ساتھی پہلے ہی نیچے اتر پکے تھے۔ صدر بھی نیچے اتر اور اس نے دوسری سائیڈ پر آ کر کار کا دروازہ کھولا اور بے ہوش باکرنی کو گھیٹ کر باہر کھینچ لیا۔

”کیپین ٹکلیل اور تنور۔ تم دونوں سڑک کی طرف درختوں کی اوٹ میں رک کر چیک کرتے رہو۔ کوئی اچانک آ سکتا ہے۔“

عمران نے کہا تو کیپین ٹکلیل اور تنور سر ہلاتے ہوئے سڑک کی طرف بڑھ گئے۔ عمران نے اپنی کار کا ڈلیش بورڈ کھولا۔ اس میں نائیلوں سے بنی ہوئی باریک رسی کا بندل موجود تھا۔ عمران نے بندل نکالا اور صدر کی طرف بڑھا دیا۔

”اسے درخت کے ساتھ باندھنا ہے۔ آؤ۔“..... عمران نے کہا اور پھر اس نے صدر کے ساتھ مل کر باکرنی کو درخت کے ساتھ باندھ دیا جبکہ جولیا اس دوران عقبی طرف بڑھ گئی تھی۔ شاید اس کا خیال تھا کہ عقبی طرف سے چینگ کرتی رہے کیونکہ ادھر سے بھی تو کوئی اچانک آ سکتا تھا۔

”ایٹھی گیس کی شیشی ہو گی تمہارے پاس۔ اسے ہوش میں لے آؤ۔“..... عمران نے کہا تو صدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کوٹ کی اندر ونی جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے اسے باکرنی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں

یہاں کسی بھی وقت کوئی آ سکتا تھا۔ عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ماحول باکرنی کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ خبتر نے اس کی ناک کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کاٹ دیا تھا۔ بھی چیخ کی بازگشت ختم نہ ہوئی تھی کہ عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور ایک بار پھر باکرنی کے حلق سے ہولناک چیخ نکلی۔ اس کی ناک کا دوسرا نتھنا بھی آدھے سے زیادہ کٹ گیا تھا۔

”اب تم خود ہی سب کچھ بتاؤ گے“..... عمران نے سرد لبجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خبتر کا دستہ باکرنی کی پیشانی پر ابھر آنے والی موٹی سی رگ پر مار دیا اور باکرنی کے حلق سے ایسی چینیں نکلنے لگیں جیسے اس کی روح بھی چینوں کے ساتھ باہر نکل رہی ہو۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو گیا تھا اور آنکھیں باہر کو نکل آئی تھیں۔

”بولو۔ جواب دو۔ کیا نام ہے تمہارا۔ کیا عہدہ ہے تمہارا لیبارٹری میں“..... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

”مم۔ مم۔ میرا نام باکرنی ہے اور میں لیبارٹری میں سیکورٹی انچارج ہوں“..... باکرنی کے منہ سے اس طرح الفاظ نکلے جیسے وہ لاشعوری طور پر بول رہا ہو۔

”کون انچارج ہے لیبارٹری کا“..... عمران نے پوچھا۔

”ڈاکٹر فرانک۔ ڈاکٹر فرانک“..... باکرنی نے جواب دیا تو عمران نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا کیونکہ اسے اصل خدشہ اس

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

بات کا تھا کہ باکرنی اگر سیکورٹی کا انچارج ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ کسی اور لیبارٹری کا سیکورٹی انچارج ہو۔

”اس لیبارٹری کا محل وقوع کیا ہے اور اس کے سیکورٹی انتظامات کیا ہیں“..... عمران نے پوچھا۔

”تم۔ تم کون ہو۔ کیا تم پاکیشانی ایجنسٹ ہو“..... باکرنی نے ایک بار پھر سنبھالے ہوئے لبجے میں کہا۔ وہ واقعی بے حد تربیت یافتہ آدمی تھا کہ اس حالت میں بھی اس نے اتنی جلدی اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔

”ہا۔ تم کیوں پوچھ رہے“..... عمران نے چونک کر کہا۔

”اس لئے کہ تم شکست کھا چکے ہو۔ اب تم مجھے ہلاک بھی کر دو تو پھر بھی تمہارے ہاتھ پکھ نہیں آ سکتا“..... باکرنی نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ اس کے قریب موجود صدر کے چہرے پر بھی حرمت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو“..... عمران نے سرد لبجے میں کہا۔

”ایک وعدہ کرو کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے تو میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں ورنہ زیادہ سے زیادہ تم مجھ سے لیبارٹری کے بارے میں معلوم کر لو گے لیکن تمہیں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا“..... باکرنی اس بار پوری طرح سنبھلا ہوا تھا اور عمران اس کی قوت ارادی پر چیران رہ گیا۔

”ٹھیک ہے۔ وعدہ رہا کہ میں تمہیں ہلاک نہیں کروں گا۔“..... عمران نے کہا۔

”تو پھر سن لو کہ تم جس پاکیشیائی فارمولے کو حاصل کرنا چاہتے ہو وہ تمہیں نہیں مل سکتا۔ وہ اب لیبارٹری میں نہیں ہے۔“..... باکرنی نے کہا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ وہ وہاں ہے۔“..... عمران نے سرد لبجھ میں کہا۔

”سنوا۔ چیف سیکرٹری کی پرنسپل سیکرٹری جاسکی نے ڈاکٹر فرانک کو فون کر کے اسے چیف سیکرٹری کا خصوصی پیغام دینے کی بات کی تو ڈاکٹر فرانک نے اسے شارکلب میں بلوالیا لیکن ڈاکٹر فرانک نے اپنی جگہ مجھے بھجوادیا۔ لیکن جب میں وہاں پہنچا تو پارکنگ میں ہی کلب کا ایک آدمی مجھ سے ملا۔ اس نے مجھے بتایا کہ ڈاکٹر فرانک نے کلب کے جزل منیجنر انھوں کو فون کر کے کہا ہے کہ مجھے کلب کے اندر نہ جانے دیا جائے کیونکہ وہاں جاسکی کی بجائے کوئی اور ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں بغیر جاسکی سے ملے واپس آ جاؤ۔ چنانچہ میں واپس روانہ ہو گیا۔ راستے میں اچانک مجھے دور سے ڈاکٹر فرانک کی مخصوص کار کارز کی طرف سے آتی دکھائی دی تو میں نے اشارہ دے کر اسے روکا۔ اس میں ڈاکٹر فرانک موجود تھا۔ میں نے اسے ساری بات بتائی تو اس نے مجھے کہا کہ میں لیبارٹری پہنچ جاؤ۔ وہ پاکیشیائی فارمولے کے دارالحکومت میں اسرائیلی

سفارت خانے کے فرست سیکرٹری کو دینے جا رہا ہے کیونکہ جاسکی کے بارے میں معلومات اس نے اسرائیل کے قومی سلامتی کے مشیر کرنل زیکارڈ کو فون کر کے بتائیں جس پر اسرائیل کے صدر نے انہیں فون کر کے حکم دیا کہ وہ فوراً جا کر یہ فارمولہ سفارت خانے کے فرست سیکرٹری کے حوالے کیا جائے۔ چنانچہ ڈاکٹر فرانک وہ فارمولہ لے کر دارالحکومت جا رہا ہے۔ پھر میں آگے بڑھا تھا اور تم نے مجھے گھیر لیا۔ اب وہ پاکیشیائی فارمولہ اس لیبارٹری میں نہیں ہے۔“..... باکرنی نے بتایا تو عمران اس کے لبجھ سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اسے یاد آ گیا کہ کاہنر رسیور پر کار کو حرکت میں ظاہر کرنے والا نقطہ رک گیا تھا اس لئے عمران سمجھ گیا کہ باکرنی بچ بول رہا ہے۔

”ڈاکٹر فرانک کا حلیہ بتاؤ۔“..... عمران نے پوچھا تو باکرنی نے حلیہ بتا دیا۔

”تم جھوٹ بول رہے ہو۔ اس حلیئے کا آدمی کسی کار میں نظر نہیں آیا۔“..... عمران نے کہا تو باکرنی بے اختیار بنس پڑا۔

”وہ اپنچارج ہے۔ وہ خود تو کار نہیں چلا سکتا کہ تمہیں نظر آ جاتا۔ وہ تو کار کی عقبی سیٹ پر تھا اور اس کے پاس بریف کیس تھا جس میں پاکیشیائی فارمولہ تھا۔ وہ اب وہاں پہنچنے ہی والا ہو گا۔“..... باکرنی نے جواب دیا تو عمران بھلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹا۔

”اسے ختم کر دو۔ ہم نے اس ڈاکٹر فرانک کے پیچھے جانا ہے۔“.....

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”ہاں۔ اگر ہم بروقت پہنچ گئے تو مشن مکمل ہو جائے گا۔“ عمران نے جواب دیا۔ کار اپنی پوری رفتار سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی اور وہ سب خاموش بیٹھے یہی سوچ رہے تھے کہ کیا ان کا مشن مکمل ہو جائے گا یا نہیں۔ تقریباً ایک گھنٹے کی تیز اور مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ دارالحکومت میں داخل ہوئے۔ عمران نے کار ایک پلک فون بوتھ کے قریب روکی اور پھر کار سے اتر کر دوڑتا ہوا وہ فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔ اس نے جلدی سے جیب سے کارڈ نکالا اور اسے مخصوص خانے میں ڈال کر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”انکوائری پلینر“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”اسرائیلی سفارت خانے کا نمبر دیں“..... عمران نے تیز لمحے میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور کارڈ کو مزید آگے کی طرف دھکیل دیا تو فون پیس پر سبز رنگ کا بلب جل اٹھا اور عمران نے تیزی سے انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پر لیں کر دیا۔

”سفارت خانہ اسرائیل“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”یہاں کارز لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر فرانک موجود ہوں گے۔ ان سے بات کرائیں۔ میں لیبارٹری کا سیکورٹی انچارج باکرنی ہے کہ یہ فارمولہ اسرائیل منگوالیا جائے گا“..... صدر نے کہا۔

عمران نے کہا اور ساتھ ہی خجراں نے صدر کی طرف بڑھا دیا۔ دوسرے لمحے خجراں کے ہاتھ سے نکل کر اڑتا ہوا سیدھا باکرنی کی شہرگ میں دستے تک اترتا چلا گیا۔ اس کے حق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور اس کا بندھا ہوا جسم پھر کرنے لگا اور پھر چند لمحوں بعد وہ ختم ہو گیا۔

”اس کی رسیاں کاٹ دو اور اسے اٹھا کر اس کی کار میں ڈال دو۔ جلدی کرو“..... عمران نے مڑکر اپنی کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ عمران نے اپنی کار کا دروازہ کھولا اور تین بار مخصوص وقفے سے ہارن بجا دیا۔ اس طرح دونوں اطراف میں موجود اس کے ساتھی ہارن کی آواز سن کر واپس آگئے۔

”کیا ہوا۔ تفصیل معلوم کی“..... جولیا نے کہا تو عمران نے اپنی اصل بات بتا دی۔

”ہو سکتا ہے اس نے غلط بیانی کی ہو“..... جولیا نے کہا۔ ”نہیں۔ وہ سچ بول رہا تھا۔ کار بھی آئی تھی اور پھر اس جا سکی والا ٹریپ الٹ ہو گیا“..... عمران نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی کار درختوں کے ذخیرے سے نکل کر دوڑتی ہوئی سرک پر پہنچی اور پھر مڑکر تیزی سے واپس دارالحکومت کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

”عمران صاحب۔ سفارت خانے فارمولہ بھجوانے کا مطلب ہے کہ یہ فارمولہ اسرائیل منگوالیا جائے گا“..... صدر نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”مینچر صاحب۔ اسرائیلی سفارت خانے کے فرست سیکرٹری ایئر پورٹ پہنچے ہوں گے۔ ان سے بات کرائیں“..... عمران نے تحکمانہ لجھے میں کہا۔

”مسٹر کائن فرست سیکرٹری۔ لیکن وہ تو یہاں نہیں آئے۔ ہاں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ چارڑہ سیکشن میں گئے ہوں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہاں کا نمبر بتا دیں“..... عمران نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر کارڈ کو مزید آگے کر کے اس نے تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”چارڑہ سیکشن ایئر پورٹ“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”پولیس چیف بول رہا ہوں۔ یہاں اسرائیلی سفارت خانے کے فرست سیکرٹری مسٹر کائن ہوں گے۔ ان سے بات کرائیں“۔ عمران نے کہا۔

”اوہ جناب۔ وہ تو پانچ منٹ پہلے یہاں سے فلائی کر چکے ہیں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اتھی جلدی۔ وہ ابھی تو ایئر پورٹ پہنچے تھے“..... عمران نے چونک کر کہا۔

بول رہا ہوں“..... عمران نے باکرنی کی آواز اور لجھے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”وہ تو واپس چلے گئے ہیں جناب۔ انہیں گئے ہوئے دس منٹ ہو گئے ہیں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”فرست سیکرٹری صاحب سے بات کرائیں“..... عمران نے کہا۔

”وہ ابھی ایئر پورٹ گئے ہیں۔ یہاں موجود نہیں ہیں“۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک بار پھر انکوارٹری کے نمبر پر لیں کر دیئے۔

”انکوارٹری پلیز“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”ایئر پورٹ مینچر کا نمبر دیں“..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور کارڈ کو مزید آگے کر کے انکوارٹری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پر لیں کر دیئے۔

”پی اے ٹو مینچر ایئر پورٹ“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”پولیس چیف بول رہا ہوں۔ مینچر صاحب سے بات کرائیں“۔ عمران نے سرد لجھے میں کہا۔

”لیں سر“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔ ”ہیلو۔ ولیم بول رہا ہوں ایئر پورٹ مینچر“..... چند لمحوں بعد

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

نے کریڈل دبایا اور کارڈ کو کافی آگے کرنے کے بعد جب فون میں پر بزرگ کا بلب جل اٹھا تو اس نے نمبر پلیس کرنے شروع کر دیئے۔

”لیں۔ پی اے ٹو جزل منجھر شارکلب“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوائی آواز سنائی دی۔

”کیا ڈاکٹر فرانک صاحب جزل منجھر صاحب کے آفس میں پہنچ چکے ہیں یا نہیں“..... عمران نے پوچھا۔

”آپ کون بول رہے ہیں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”میں سیکورٹی چیف باکرنی بول رہا ہوں“..... عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ ابھی چند منٹ پہلے آئے ہیں“..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”ان سے میری بات کرائیں۔ میں نے انتہائی ضروری بات کرنی ہے“..... عمران نے کہا۔

”ہولڈ کریں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ ڈاکٹر فرانک بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد ڈاکٹر فرانک کی آواز سنائی دی۔ عمران اس لئے آواز پہچان گیا تھا کہ

جاسکی کی آواز میں وہ پہلے ہی ڈاکٹر فرانک سے بات کر چکا تھا۔

”باکرنی بول رہا ہوں سر“..... عمران نے باکرنی کی آواز اور لمحے میں کہا۔

”کیا ہوا ہے۔ تم نے یہاں کیسے فون کیا“..... دوسری طرف

۔ ”جناب۔ اسرائیل کا ایک طیارہ ہر وقت تیار رہتا ہے اور انہوں نے سفارت خانے سے فون کر کے کہہ دیا تھا اس لئے اس طیارے کو فوری پرواز کے لئے تیار کر لیا گیا۔ پھر وہ جیسے ہی ایئر پورٹ پہنچ انہیں طیارے تک پہنچایا گیا اور طیارہ پرواز کر گیا“..... دوسری طرف سے باقاعدہ کمشٹری کے انداز میں جواب دیا گیا۔

”وہ اسرائیل گئے ہیں“..... عمران نے پوچھا۔

”لیں سر۔ قل ابیب“..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”ان کا طیارہ کب اسرائیل پہنچے گا“..... عمران نے پوچھا۔

”چالیس منٹ کی پرواز ہے جناب اور پانچ چھ منٹ تو ہو ہی گئے ہیں اسے فلاٹی کئے ہوئے“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”شکریہ“..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے کارڈ نکالا اور ایک طویل سانس لے کر اس نے کارڈ جیب میں ڈالا اور فون بوتھ سے نکلنے کے لئے مڑا ہی تھا کہ ایک خیال کے آتے ہی وہ واپس مڑا اور اس نے ایک بار پھر جیب سے کارڈ نکالا اور اسے مخصوص خانے میں ڈال کر اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پلیس کر دیئے۔

”انکوائری پلیز“..... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوائی آواز سنائی دی۔

”شارکلب کے جزل منجھر کا نمبر دیں“..... عمران نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

سے چونک کر کہا گیا۔

”میں نے پہلے اسرائیل سفارت خانے فون کیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ آپ وہاں سے جا چکے ہیں اس لئے میں نے یہاں فون کیا ہے۔ پاکیشیائی ایجنت کا رز پہنچ چکے ہیں فارمولہ حاصل کرنے کے لئے“..... عمران نے کہا۔

”کیسے معلوم ہوا؟“..... ڈاکٹر فرانک نے چونک کر پوچھا۔

”لیبارٹری میں فون آیا اور فون کرنے والے نے اپنا نام عمران بتایا۔ اس نے کہا کہ وہ پاکیشیائی ہے اور ڈاکٹر فرانک سے بات کرنا چاہتا ہے۔ اگر بات نہ کرائی گئی تو لیبارٹری تباہ کر دی جائے گی“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ پھر“..... ڈاکٹر فرانک نے چونک کر کہا۔

”میں نے اسے بتایا کہ ڈاکٹر صاحب تو یہاں موجود نہیں ہیں اور وہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے وہ مجھے بتا دے تو اس نے کہا کہ وہ لیبارٹری سے پاکیشیائی فارمولہ واپس حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اگر ڈاکٹر فرانک خاموشی سے فارمولہ دے دیں تو لیبارٹری کو تباہ نہیں کیا جائے گا ورنہ فارمولہ بھی حاصل کر لیا جائے گا اور لیبارٹری بھی تباہ کر دی جائے گی اور اس نے خود ہی بتایا کہ وہ کارز پہنچ کر فون کر رہا ہے۔ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کل جب واپس آئیں گے تو انہیں پیغام دے دیا جائے گا تو اس نے کہا کہ وہ کل دوبارہ فون کرے گا“..... عمران نے اپنی طرف سے پوری کہانی بن

کر بات کرتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ اسرائیل کے صدر صاحب واقعی عقل مند ہیں۔ انہوں نے فوراً فارمولہ اسرائیل منگوالیا ہے ورنہ یہ لوگ واقعی فارمولہ لے جاتے۔ بہرحال تم نے اچھا کیا کہ مجھے فون کر دیا۔ اب میں احتیاط سے واپس آؤں گا“..... ڈاکٹر فرانک نے کہا۔

”جناب۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اسرائیلی سفارت خانے پر چڑھ دوڑیں“..... عمران نے کہا۔

”وہاں سے بھی انہیں کچھ نہیں مل سکتا۔ فرست سیکرٹری صاحب کو پہلے ہی اسرائیلی صدر صاحب کی طرف سے احکامات مل چکے تھے۔ جیسے ہی میں نے انہیں فارمولے کی فائل دی وہ اسی وقت ایک پورٹ چلے گئے۔ وہاں ایک طیارہ ہر وقت ان کے لئے تیار رہتا ہے۔ وہ تو اب اسرائیل پہنچنے والے ہوں گے“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ٹھیک ہے جناب“..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے کارڈ نکال کر جیب میں ڈالا اور مزکر فون بوتھ سے باہر آ گیا۔

”کیا ہوا عمران صاحب۔ آپ نے بہت دری لگا دی“..... صدر نے کہا۔

”میں نے سوچا بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی مل جائے لیکن وہ بھی نہیں ملی“..... عمران نے کار آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”کیا مطلب۔ یہ تم نے کیا باتیں شروع کر دی ہیں،“..... جولیا  
نے حیران ہو کر کہا تو عمران نے انہیں پوری تفصیل بتا دی۔

”اوہ۔ دیری بیڈ۔ یہ تو بڑا مسئلہ بن گیا۔ اب اسرائیل میں  
داخل ہونا اور وہاں سے صرف ایک فائل حاصل کرنا تو بھوسے کے  
ڈھیر سے سوئی تلاش کرنے والی بات ہے۔“..... صدر نے کہا۔

”ہاں۔ اصل میں جاسکی والا ٹریپ واقعی الٹا ہمارے گلے میں  
پڑ گیا ہے۔ اگر یہ جاسکی والا چکر نہ ڈالا جاتا تو وہ اطمینان سے  
بیٹھے رہتے اور ہم ان سے فارمولہ واپس حاصل کر لیتے،“..... عمران  
نے کہا۔

”اب کہاں جا رہے ہو؟“..... جولیا نے پوچھا۔

”فی الحال تو رہائش گاہ پر جا رہا ہوں۔ پھر سوچتے ہیں کہ کیا کیا  
جائے۔“..... عمران نے کہا تو سب کے چہرے یکخت لٹک سے  
گئے۔

اسرائیل کے پریزیڈنٹ ہاؤس کے پیشل میٹنگ روم میں کرنل  
یوڈ، کرنل مائیک اور کرنل رونالڈ تینوں موجود تھے۔ وہ تینوں خاموش  
بیٹھے ہوئے تھے کہ میٹنگ روم کا خصوصی دروازہ کھلا اور اسرائیل  
کے صدر اندر داخل ہوئے تو وہ تینوں ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے  
ہوئے۔ پھر ان تینوں نے ہی مخصوص انداز میں سیلوٹ کیا۔

”بیٹھ جائیں،“..... صدر نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کری پر  
بیٹھ کر انہوں نے سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور پھر یکے  
بعد دیگرے دونمبر پر لیں کر دیئے۔

”پیشل میٹنگ روم آف کر دو،“..... صدر نے کہا اور پھر رسیور  
رکھ دیا۔ انہیں معلوم تھا کہ پیشل میٹنگ روم آف ہونے کا مطلب  
ہے کہ اب یہاں ہونے والی بات چیت کسی صورت بھی نہ شیپ ہو  
سکے گی اور نہ ہی کہیں سنی جاسکے گی۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

حتیٰ کہ ہم نے معروف فلسطینی گروپس میں موجود اپنے مخبروں کو بھی ارث کر رکھا ہے لیکن ابھی تک کسی طرف سے ان کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ملی۔..... کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔

”وہ یہاں آ بھی نہیں سکتے تھے کیونکہ فارمولہ یہاں موجود نہ تھا لیکن اب فارمولہ یہاں پہنچ چکا ہے اس لئے اب وہ لازماً یہاں آئیں گے اس لئے میں نے یہ پیش میٹنگ کال کی ہے۔..... صدر نے کہا تو تینوں کرنل چونک پڑے لیکن انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ خاموش بیٹھے رہے تھے۔

”میں آپ کو تفصیل بتا دیتا ہوں تاکہ آپ ہر طرح سے ارث رہیں۔ جیسا کہ گزشتہ میٹنگ میں آپ لوگوں کو ہم بتا چکے ہیں کہ کارسیکا اور اسوان کے ذریعے پاکیشائی فارمولہ حاصل کیا گیا لیکن یہ فارمولہ کارسیکا کے ایک چھوٹے شہر کارز میں موجود خفیہ لیبارٹری میں بھجوادیا گیا اور اس کے ساتھ ہی کارسیکا میں کام کرنے والی فارن ایجنسی بلیک برڈ کے چیف تھامن کو بھی میں نے اپنا تمام سیٹ اپ کارز میں قائم کرنے کا حکم دے دیا تاکہ اگر پاکیشائی سکرٹ سروس وہاں پہنچے تو وہ اسے ختم کر سکے۔ پھر مجھے اچانک اطلاع ملی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے چیف سکرٹری کی پرنسل روڈالڈ نے جواب دیا۔

کرنل ڈیوڈ۔ آپ کی کیا رپورٹ ہے۔..... صدر نے اس بار کرنل ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”جناب۔ جی پی فائیو پورے اسرائیل میں چینگ کر رہی ہے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”پاکیشائی سکرٹ سروس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔۔۔ صدر نے پوچھا۔

”پیٹھ کر جواب دیں آپ سب۔۔۔ صدر نے کہا۔

”شکریہ سر۔۔۔ کرنل مائیک نے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

”سر۔ بلیک آئی تمام شمالی سرحدوں، بحری گھاؤں، ایز پورٹس اور تمام زمینی راستوں کی مکمل نگرانی کر رہی ہے۔ ہم نے یہاں ہر جگہ مخصوص کیمرے بھی نصب کر دیے ہیں تاکہ اگر کوئی مشکوک آدمی یا گروپ سامنے نہیں آیا۔۔۔ کرنل مائیک نے موبدانہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ کی کیا رپورٹ ہے کرنل روڈالڈ۔۔۔ صدر نے ریڈ ٹاور کے چیف کرنل روڈالڈ سے پوچھا۔

”سر۔ ہم نے جنوبی سرحدوں، پہاڑیوں کے تمام ممکنہ راستوں پر اس طرح کیمرے نصب کر رکھے ہیں اور ہم بھی ہر طرح سے ارث ہیں۔ ابھی تک کوئی مشکوک آدمی سامنے نہیں آیا۔۔۔ کرنل روڈالڈ نے جواب دیا۔

”کرنل ڈیوڈ۔ آپ کی کیا رپورٹ ہے۔۔۔ صدر نے اس بار کرنل ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”جناب۔ جی پی فائیو پورے اسرائیل میں چینگ کر رہی ہے

وہی پہلے والا ہی رہے گا۔ بلیک آئی اور ریڈ ٹاور انہیں داخل ہونے سے روکیں گی جبکہ جی پی فائیو اسرائیل میں انہیں ٹریس کرے گی لیکن اس بار میں ہر صورت میں کامیابی کی رپورٹ سننا چاہتا ہوں۔..... صدر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”سر۔ یہاں کس لیبارٹری میں فارمولہ پہنچایا گیا ہے۔..... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”نو۔ یہ ٹاپ سیکرٹ ہے۔..... صدر نے کہا۔

”سر۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں آپ جانتے ہیں کہ وہ لوگ کسی نہ کسی انداز میں لیبارٹری کو ٹریس کر لیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ خود یہاں آنے کی بجائے یہاں کے کسی فلسطینی گروپ کے ذریعے یہاں سے فارمولہ نکلوائیں۔ اس طرح ہم سب مکمل طور پر ناکام رہ جائیں گے اس لئے اس لیبارٹری کا علم ہمیں ہونا چاہئے تاکہ ہم وہاں بھی اپنا سیٹ اپ قائم کر دیں تاکہ اگر عمران یا اس کے ساتھی وہاں پہنچ جائیں تب بھی ان کا خاتمه کیا جاسکے اور اگر وہ اپنی بجائے کسی فلسطینی گروپ کو استعمال کریں تب بھی ان کا راستہ روکا جاسکے۔..... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کرنل مائیک اور کرنل روئالڈ دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید وہ سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ صدر کے ساتھ اس انداز میں بات کی جاسکتی ہے۔

”کرنل ڈیوڈ۔ جس انداز کے انتظامات کرنل مائیک اور کرنل

لیا۔ ویسے بھی کرنل ڈیوڈ نے گزشتہ میٹنگ میں دارخواست کی تھی۔ بہر حال فارمولہ یہاں پہنچ چکا ہے۔ بلیک برڈ کا تھامن بھی وہاں چیکنگ کرتا رہ گیا ہے۔ وہ لوگ وہاں نہیں پہنچے بلکہ کارز سے پہلے ہی ان کے ہاتھ لیبارٹری کا سیکورٹی انچارج باکرنی لگ گیا جس پر انہوں نے تشدد کر کے معلوم کر لیا کہ فارمولہ اسرائیل سفارت خانے پہنچ چکا ہے۔ پھر وہاں سے انہوں نے فون کر کے معلوم کیا۔

پھر انہوں نے ایئر پورٹ پر فون کیا لیکن سفارت خانے کا فرسٹ سیکرٹری فارمولہ لے کر چارٹرڈ طیارے پر پہلے ہی فلاٹی کر چکا تھا اس لئے وہ ہاتھ ملتے رہ گئے اور فارمولہ یہاں پہنچ گیا۔ میں نے اب یہ فارمولہ یہاں کی ایک لیبارٹری میں بھجوایا ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ کارز لیبارٹری کے تمام سائنس دانوں کو فوری طور پر یہاں کال کر لیا جائے اور وہاں سے تمام مشینری بھی یہاں منتقل کر دی جائے تاکہ یہاں اطمینان سے اس فارمولے پر کام ہو سکے اور یقیناً عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کی اطلاع مل چکی ہے کہ فارمولہ اسرائیل پہنچ چکا ہے اس لئے اب یہ آپ تینوں ایجنسیوں کا کام ہے کہ آپ انہیں ٹریس کر کے ہلاک کریں اور یہ بھی سن لیں کہ اس بار جو ایجنٹی ناکام رہے گی اس کے چیف کا کورٹ مارشل کیا جائے گا اور ایجنٹی ختم کر دی جائے گی اور جو ایجنٹی کامیاب ہوگی اسے نہ صرف قائم رکھا جائے گا بلکہ اسے باقی تمام ایجنسیوں پر ترجیح دی جائے گی۔ سیٹ اپ

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

رونالڈ نے کر رکھے ہیں ان انتظامات کے باوجود وہ لوگ کیسے اسرائیل میں داخل ہو سکتے ہیں اور جہاں تک فلسطینی گروپ کا تعلق ہے تو آپ نے ابھی خود کہا ہے کہ ان گروپس میں آپ کے مجرم موجود ہیں۔ ایسی صورت میں کیا آپ کو اطلاع نہ مل سکے گی؟۔ صدر نے قدرے خشک لبجے میں کہا۔

”آپ درست فرمائی ہے ہیں جناب۔ لیکن میرا تجربہ بتا رہا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی بیلیک آئی اور ریڈ ٹاور سے ٹریس نہ ہو سکیں گے۔ وہ عفریت ہیں۔ یہ دونوں ایجنسیاں تمام تر انحصار کیمروں پر کتے ہوئے ہیں لیکن عمران کو میک آپ کے ایسے ایسے نئے معلوم ہیں کہ کیمرے انہیں چیک ہی نہ کر سکیں گے اور جہاں تک فلسطینی گروپوں میں مخبروں کا تعلق ہے تو عمران کسی عام فلسطینی گروپ کے عام آدمی سے تو بات نہیں کرے گا۔ وہ کسی ایسے گروپ کے چیف سے بات کرے گا جو بے حد فعال ہو گا اس لئے ہو سکتا ہے کہ ہم تاریکی میں رہ جائیں۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”گذ کرنل ڈیوڈ۔ یہ آپ کی ہی ذہانت ہے جس کا میں قائل ہوں۔ آپ نے واقعی بہترین انداز میں تجزیہ کیا ہے لیکن یہ دونوں ایجنسیاں بہر حال کام کریں گی کیونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ان ایجنسیوں کے بارے میں علم نہ ہو گا۔ وہ لامحالہ آپ کی جی پی فائیو سے بچنے کی کوشش کریں گے اس لئے مجھے یقین ہے کہ دونوں ایجنسیاں بہر حال انہیں آسانی سے ٹریس کر لیں گی۔ البتہ میں آپ

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

تینوں کو بتا دیتا ہوں کہ اس بار فارمولہ اسرائیل کے شمالی مغربی علاقہ ایلاس میں واقع یہاں تک بھجوایا گیا ہے۔ ایلاس میں یہ یہاں تری ہیوما میں ہے۔ بس اس سے زیادہ نہیں بتایا جا سکتا اور یہ بات بھی آپ تینوں کی حد تک رہے گی۔ کرنل ڈیوڈ اگر چاہیں تو ہیوما میں اپنا سیٹ آپ قائم کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

”کافی ہے سر۔ ہیوما چھوٹا سا علاقہ ہے۔ وہاں کے ایک ایک آدمی کو ہم آسانی سے چیک کر سکیں گے۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے قدرے سرست بھرے لبجے میں کہا۔

”اوے۔ آپ نے باقاعدہ رپورٹ مجھے دینی ہیں اور میرا یہ حکم سن لیں کہ کوئی ایجنٹی کسی دوسری ایجنٹی کے معاملات میں کسی صورت بھی مداخلت نہیں کرے گی۔ اگر کوئی ضرورت محسوس ہو تو مجھے رپورٹ کی جائے۔۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

”لیں سر۔۔۔۔۔ تینوں نے کہا۔

”اوے۔ اب بہر حال مجھے کامیابی کی رپورٹ ملنی چاہئے۔۔۔۔۔ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور اٹھایا اور کیے بعد دیگرے دو نمبر پر لیں کر دیئے۔

”پیشل مینٹگ روم کو اوپن کر دیا جائے۔۔۔۔۔ صدر نے کہا اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے اٹھتے ہی تینوں کرنل بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور صدر تیزی سے مڑ کر مخصوص دروازے کی ایجنسیاں بہر حال انہیں آسانی سے چلے گئے۔

مکر ادیا۔

”تم سے تو بات کرنا ہی مصیبت ہے۔ میں چیف سے بات کرتی ہوں۔ اب ہم احمقوں کی طرح یہاں بیٹھ کر ایک دوسرے کی شکلیں کب تک دیکھتے رہیں گے“..... جولیا نے انتہائی غصیلے لمحے میں کہا۔

”جب تک سب کی شکلیں عقل مندانہ نہیں ہو جاتیں“..... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور اس نے انکوائری کے نمبر پر لیں کر دیئے۔ اس کے ساتھی خاموش بیٹھے رہے۔ کسی نے اسے منع کرنے کی کوشش نہیں کی۔ شاید وہ سب ہی یہی چاہتے تھے کہ چیف سے بات ہو جانی چاہئے۔

”انکوائری پلیز“..... رابطہ قائم ہوتے ہی انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

”یہاں سے پاکیشیا کا کوڈ نمبر بتاؤ“..... جولیا نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران بھی خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے بھی جولیا کی کارروائی میں کوئی مداخلت نہ کی تھی۔ جولیا نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاڈر کا بٹن بھی پر لیں کر دیا۔

”ایکسلو“..... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی لمحے میں کہا۔

”اوی تو سوائے عمران کے باقی سب چونک کر سیدھے ہو گئے۔“

”جولیا بول رہی ہوں سر۔ کارسیکا سے“..... جولیا نے موڈبائن انتظار میں گزر گئی ہے۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

..... عمران اپنے ساتھیوں سمیت کارسیکا دار الحکومت میں اس رہائش گاہ پر موجود تھا جہاں سے وہ کارز جانے کے لئے نکلے تھے۔ فارمولہ اسرائیل گئے ہوئے دو روز گزر چکے تھے لیکن عمران اس طرح یہاں جم کر بیٹھ گیا تھا جیسے اس نے یہاں سے باہر نہ جانے کی قسم کھالی ہو۔ گواں کے ساتھیوں نے باری باری اس سے مزید کارروائی کے لئے بات کی تھی لیکن عمران نے انہیں صرف یہ کہہ کر خاموش کر دیا تھا کہ ابھی انتظار کرنا ہے۔

”آخر تم نے کیا فیصلہ کیا ہے۔ کیا یہاں بیٹھے بیٹھے فارمولہ اسرائیل سے واپس آ جائے گا“..... جولیا نے پھٹ پڑنے والے لمحے میں کہا۔

”انتظار کا اپنا ہی لطف ہوتا ہے اور میری تو ساری ہی زندگی انتظار میں گزر گئی ہے۔“..... عمران نے جواب دیا تو صدر بے اختیار

نے فارن ایجنت کو فون کر کے ہدایات دے دی ہیں۔ جب اس کی ہدایات پر عمل ہو گا تب ہی وہ حرکت میں آئے گا اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم اور تمہارے ساتھی مزید کام نہیں کرنا چاہتے تو میں تمہیں واپس بلا لیتا ہوں اور تمہاری جگہ دوسرے ممبران کو بھجوادیتا ہوں،“ چیف کا لمحہ یلخخت سخت ہو گیا۔

”سر۔ ہمارا یہ مطلب نہیں ہے۔ ہم تو خود کام کرنے کے لئے بے چین ہیں“..... جولیا نے کہا۔

”عمران تمہارا لیڈر ہے اس لئے عمران جو مناسب سمجھے گا وہی کرے گا۔ آئندہ اگر مجھے کال کیا تو اس کا نتیجہ تمہارے خلاف بھی نکل سکتا ہے۔“..... چیف نے انتہائی غصیلے لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے ہوت چباتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”تم نے کب فارن ایجنت کو فون کر کے ہدایات دی ہیں“..... جولیا رسیور رکھ کر الٹا عمران پر چڑھ دوڑی۔

”جب تم سب اپنے اپنے کروں میں آرام کر رہے تھے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”تو تم ہمیں بھی بتا سکتے تھے۔“..... جولیا نے اور زیادہ جھلانے ہوئے لمحے میں کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ تمہیں بتاتا کہ میں نے کیا ہدایات دی ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

لمحے میں کہا۔ ”کیوں کال کی ہے۔“..... دوسری طرف سے سرد لمحے میں پوچھا گیا تو جولیا نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

”مجھے معلوم ہے۔ مجھے فارن ایجنت نے رپورٹ دے دی ہے۔ کال کیوں کی ہے۔“..... چیف نے اسے درمیان میں ہی ٹوکتے ہوئے کہا۔

”عمران اب دو روز سے رہائش گاہ میں جم کر بیٹھا ہوا ہے۔ وہ آئندہ کی کوئی پلانگ بتاتا ہے اور نہ ہی حرکت میں آ رہا ہے۔ یوں لگتا ہے باس کہ عمران کا ذہن جیسے ماوف ہو کر رہ گیا ہے۔“..... جولیا نے کہا تو عمران کے چہرے پر بلکل سی مسکراہٹ ابھر آئی۔

”تمہارا کیا خیال ہے۔ عمران کو کیا کرنا چاہئے۔“..... چیف نے کہا۔

”سر۔ اسرائیل جا کر فارمولہ واپس لانا پڑے گا اور کیا کرنا ہے۔“..... جولیا نے قدرے جھلانے ہوئے لمحے میں جواب دیا۔

”تم اس سے پہلے کئی بار عمران کے ساتھ اسرائیل جا چکی ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ بس جہاز میں بیٹھو گی اور قتل ابیب پہنچ جاؤ گی۔“..... چیف نے کہا۔

”پھر بھی چیف۔ کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہو گا۔“..... جولیا نے اس بار قدرے ڈھیلے لمحے میں کہا۔

”یہی کچھ کرنے کے لئے تو عمران کام میں لگا ہوا ہے۔ اس

”ہا۔ تاکہ ہمیں بھی معلوم ہو سکتا کہ تم مشن کے بارے میں کس انداز میں سوچ رہے ہو۔“..... جولیا نے کہا۔

”لیکن تنوری کو ان ہدایات کا علم ہو جاتا اور پھر یہ ہدایات ہی بے کار ہو جاتیں۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔“..... جولیا نے چونک کر کہا جبکہ تنوری بھی چونک کر عمران کو دیکھنے لگا تھا۔

”میں نے فارن ایجنت کو کہا تھا کہ وہ یہاں ایسا کوئی آدمی تلاش کرے جسے خطبہ نکاح آتا ہو۔ گواہ یہاں موجود ہیں۔“..... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے اور وہ ایسی نظریوں نے عمران کو دیکھنے لگی جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ عمران کو وہ کچا چیا جاتی۔

”تمہارا دماغِ واقعی ماؤف ہو چکا ہے۔“..... تنوری نے بھی جھلانے ہوئے لجھے میں کہا۔

”عمران صاحب۔ کیا فلسطینی گروپ فارمولہ حاصل کر لیں گے۔“..... اچانک کیپشن شکلیل نے کہا تو سب یوں اچھلے جیسے کمرے میں اچانک بم پھٹ پڑا ہوتا کہ عمران بھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کیپشن شکلیل کو دیکھنے لگا۔

”کیا میں نے کوئی غلط بات کی ہے۔“..... کیپشن شکلیل نے قدرے گھبرائے ہوئے لجھے میں کہا۔ وہ شاید اپنی بات کے اس عمل سے گھبرا گیا تھا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”تم نے کس پیرائے میں یہ بات کی ہے۔“..... عمران نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”آپ نے خود ہی تو فارن ایجنت کو ہدایات دی تھیں۔ اب آپ خود ہی پوچھ رہے ہیں۔“..... کیپشن شکلیل نے جواب دیا۔

”کیا تم نے میری ہدایات سنی تھیں۔“..... عمران نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”آپ نے فارن ایجنت کو کہا تھا کہ قبرص میں فلسطینی گروپ ریڈ شار کے چیف ابو خالد سے رابطہ کے لئے کوئی کلیو تلاش کیا جائے۔ میں آپ کے ساتھ والے کمرے میں تھا اس لئے آپ کی آواز مجھے سنائی دے رہی تھی۔“..... کیپشن شکلیل نے جواب دیا۔

”اس سے یہ بات کیسے تم نے سمجھ لی کہ فارمولہ فلسطینی گروپ اسرائیل سے لے آئے گا۔“..... عمران نے سنجیدہ لجھے میں پوچھا۔

”اس لئے کہ آپ یہاں جنم کر بیٹھ گئے ہیں۔ آپ کے اپنے رابطے فلسطینی گروپ سے ہیں لیکن آپ نے یہ کام فارن ایجنت پر ڈال دیا ہے اور جس طرح اس خصوصی گروپ کے بارے میں آپ نے ہدایات دی ہیں اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آپ اس بار خود اسرائیل جانے کی بجائے کسی فلسطینی گروپ کو استعمال کرنا چاہتے ہیں۔“..... کیپشن شکلیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ویری گذ۔ دیسے ہے تو واقعی یہ بہترین پلانگ۔ اسرائیلی ایجنسیاں ہمارے انتظار میں رہ جائیں گی جبکہ فارمولہ وہاں سے

اس بارے میں معلومات مل سکتی ہیں اور حتیٰ معلومات حاصل کئے بغیر اسرائیل جانا سوائے حماقت کے اور کچھ نہ تھا لیکن اب کیپٹن شکیل کی بات سن کر مجھے خیال آ رہا ہے کہ واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے۔..... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی نج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”لیں۔ مائیکل بول رہا ہوں“..... عمران نے کہا۔

”گراہم بول رہا ہوں مسٹر مائیکل“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے لاڈر کا بٹن پر لیں کر دیا۔

”لیں۔ کیا رپورٹ ہے“..... عمران نے کہا۔

”مسٹر مائیکل۔ ابو خالد کا پیشل فون نمبر مل گیا ہے لیکن اس پیشل فون کا تعلق قبرص سے ہے۔ اسرائیل سے نہیں۔ پھر اس پیشل فون سیٹ کی مخصوص خاصیت ہے کہ وہ تل ابیب سے قبرص ایکس چینج کے ساتھ مسلک رہتا ہے۔ میں آپ کو فون نمبر بتا دیتا ہوں اور قبرص ایکس چینج کا مخصوص نمبر بھی۔ یہ نمبر آپ فون نمبر سے پہلے پر لیں کریں گے تو آپ کا رابطہ ابو خالد سے ہو جائے گا۔..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کے چہرے پر حیرت کام کرتا ہے اور اس کا پریذیڈنٹ ہاؤس سے گہرا تعلق ہے۔ میں

نے سوچا کہ اسرائیل کے صدر نے لازماً کوئی نہ کوئی میلنگ کال کی ہوگی یا فون کر کے یہ فارمولہ کسی کو بھجوایا ہو گا اس لئے وہاں سے

یہاں چینج جائے گا۔..... صدر نے کہا۔

”تمہارا ذہن اب بہت ایڈوانس ہو چکا ہے کیپٹن شکیل۔ اب مجھے واقعی اس سے خوفزدہ رہنا چاہئے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم نے ہمیں کیوں نہیں بتایا عمران کی ہدایات کے بارے میں“..... جولیا نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یہ کوئی ایسی بات نہیں تھی کہ میں خصوصی طور پر بتاتا۔ البتہ میں اس بارے میں مسلسل سوچتا رہا۔ پھر عمران صاحب جس طرح جنم کر بیٹھ گئے ہیں اس سے میں نے پہی اندازہ لگایا ہے کہ عمران صاحب اس پار اسرائیل جا کر اسرائیلی ایجنسیوں سے مکرانے کی بجائے کسی فلسطینی گروپ کو استعمال کرنا چاہتے ہیں“..... کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”کیا واقعی تمہارا یہی پروگرام ہے“..... جولیا نے مذکور عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”نہیں۔ جب میں نے ہدایات دی تھیں تو میرے ذہن میں یہ بات نہ تھی۔ میں نے صرف اس لئے اس فلسطینی گروپ ریڈ شار کے چیف ابو خالد کے لئے کہا تھا کہ ریڈ شار گروپ تل ابیب میں کام کرتا ہے اور اس کا پریذیڈنٹ ہاؤس سے گہرا تعلق ہے۔ میں سوچا کہ اسرائیل کے صدر نے لازماً کوئی نہ کوئی میلنگ کال کی ہوگی یا فون کر کے یہ فارمولہ کسی کو بھجوایا ہو گا اس لئے وہاں سے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

بتابدی۔

”یہ فارمولہ لازماً اسرائیلی صدر صاحب کے حکم پر اسرائیل لے جایا گیا ہے اور پرینزیپنٹ ہاؤس سے اس بارے میں معلومات مل سکتی ہیں اور آپ کا تعلق وہاں سے گھرا ہے۔ کیا آپ یہ معلومات حاصل کر سکتے ہیں؟“..... عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ مجھے کل ہی اطلاع ملی ہے کہ صدر صاحب نے اپنے خصوصی مینگ روم میں کرنل ڈیوڈ، کرنل مائیک اور کرنل رونالڈ کے ساتھ بڑی طویل مینگ کی ہے۔ میں نے اس لئے اس طرف توجہ نہیں دی تھی کہ ہمارا کوئی ایسا معاملہ نہ تھا جس پر مجھے اس طرف توجہ کرنا پڑتی۔ لیکن اب آپ کی بات سن کر مجھے یقین ہے کہ یہ مینگ اسی سلسلے میں ہوتی ہو گی۔“..... ابو خالد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا اس پیش مینگ روم میں ہونے والی کارروائی آپ معلوم کر سکتے ہیں؟“..... عمران نے پوچھا۔

”گو صدر صاحب نے اپنی طرف سے اس پیش مینگ روم کو مکمل طور پر گلوکار دیا کرتے ہیں لیکن وہاں ہونے والی تمام بات چیت کی روکارڈنگ اگر ہم چاہیں تو ہمیں مل جاتی ہے اور مجھے ایک ہفتے سے اطلاعات مل رہی ہیں کہ بلیک آئی اور ریڈ ٹاور دونوں ایجنسیوں نے اسرائیل میں داخل ہونے والے تمام راستوں پر میک اپ چیک کرنے والے کمربے نصب کئے ہوئے ہیں اور ایک ایک

”بے حد شکر یہ مسٹر مائیکل۔ ویسے مجھے اس کے لئے انتہائی خطیر رقم بھی خرچ کرنا پڑی ہے اور انھک ذاتی محنت بھی کرنا پڑی ہے۔ میں نمبر بتا دیتا ہوں۔“..... گراہم نے مسٹر بھرے لجھے میں کہا اور ساتھ ہی نمبر بتانے شروع کر دیے۔

”اوکے۔ شکر یہ۔“..... عمران نے کہا اور کریڈل دبادیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔ کافی دیر تک وہ نمبر پریس کرتا رہا۔ پھر دوسری طرف سے گھنٹی بجھنے کی آواز سنائی دی۔

”لیں۔“..... ایک سخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔ ”میں پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ مجھے ابو خالد سے بات کرنی ہے۔“..... عمران نے اس بار اپنے اصل لجھے اور آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ میں ابو خالد ہی بول رہا ہوں۔ آپ کو میرا یہ خصوصی نمبر کیسے مل گیا۔“..... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لجھے میں کہا گیا۔

”کہا تو یہی جاتا ہے کہ ڈھونڈنے والے کا جذبہ سچا ہوتا سے خدا بھی مل جاتا ہے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”آپ واقعی دوسروں کو اپنی کارکردگی سے حیرت زدہ کر دیتے ہیں۔ بہر حال حکم فرمائیں۔“..... دوسری طرف سے ہنسنے ہوئے کہا گیا تو عمران نے اسے فارمولے کی واپسی کے بارے میں تفصیل

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

بھی بتا دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں دو گھنٹے بعد خود ہی فون کر لوں گا۔“ - دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اللہ حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

”آپ نے اس سے فارمولہ حاصل کرنے کی بات نہیں کی۔“  
صدر نے کہا۔

”پہلے معلوم تو ہو کہ فارمولہ کہاں ہے۔“..... عمران نے جواب دیا  
تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر دو گھنٹے تک وہ مشن کے  
بارے میں ہی باتیں کرتے رہے اور پھر تقریباً دو گھنٹے بعد فون کی  
گھنٹی نج اٹھی۔

”لیں۔“..... عمران نے رسیور اٹھا کر کہا۔  
”ابو خالد بول رہا ہوں۔“..... دوسری طرف سے ابو خالد کی آواز  
سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا ہوا۔“..... عمران نے اس باراپنے  
اصل لمحے میں کہا۔

”کارروائی کا ٹیپ پہنچ چکا ہے۔ آپ مکمل ٹیپ سننا چاہیں گے  
یا آپ کے مطلب کی بات بتا دوں۔“..... دوسری طرف سے کہا  
گیا۔

”گذ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے مطلب کی باتیں اس میں  
موجود ہیں۔ پھر مطلب کی باتیں ہی بتاویں۔“..... عمران نے مسکراتے  
ہوئے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

آدمی کی مکمل چینگ کی جا رہی ہے۔ ہمارے لئے یہ حرمت کی بات  
تھی کیونکہ بظاہر اس کی کوئی ضرورت نظر نہ آتی تھی لیکن اب آپ  
کی کال کے بعد یہ بات ظاہر ہو گئی ہے کہ ایسا انہوں نے آپ کو  
روکنے کے لئے اور ٹریس کرنے کے لئے کیا ہوا ہے۔ ..... ابو خالد  
نے جواب دیا۔

”یہ بلیک آئی اور ریڈ ٹاور کیا نئی ایجنسیاں ہیں۔ وہ جی پی فائیو  
کا کیا ہوا۔ آپ نے کرٹل ڈیوڈ کا نام تو لیا ہے لیکن ایجنٹی کے  
بارے میں کچھ نہیں بتایا۔“..... عمران نے پوچھا۔

”جی پی فائیو بھی موجود ہے اور کرٹل ڈیوڈ ہی اس کا انچارج  
ہے۔ بلیک آئی دو سال پہلے قائم کی گئی ہے۔ اس کا انچارج کرٹل  
مائیک ہے جبکہ ریڈ ٹاور کو قائم ہوئے ایک سال ہو گیا ہے۔ اس کا  
انچارج کرٹل روئالڈ ہے۔ دونوں ملٹری ائیلی جنس سے لئے گئے  
ہیں۔ ایک ایجنٹی اسرائیل کے ملحقہ ممالک میں غیر ملکی ایجنٹوں کو  
چیک کرتی ہے جبکہ دوسری ایجنٹی فلسطینی گروپوں میں مخبری کا کام  
کرتی ہے۔ ..... ابو خالد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
”آپ کب تک یہ کام کر لیں گے۔“..... عمران نے کہا۔

”زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے میں۔ مگر صرف اس میٹنگ کی  
کارروائی کی حد تک۔ اب اس سے آپ کا مقصد حل ہوتا ہے یا  
نہیں۔ یہ بات دوسری ہے۔ آپ کہاں سے بول رہے ہیں۔“..... دوسری  
طرف سے کہا گیا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی اور اپنا فون نمبر

”عمران صاحب۔ پاکیشیائی فارمولہ جو کارسیکا سے منگوا�ا گیا تھا وہ اسرائیل کے شمال مغربی علاقے ایلاس کے ایک پہاڑی علاقے ہیوما کی کسی لیبارٹری میں بھجوایا گیا ہے اور آپ کو روکنے کا سیٹ اپ یہ کیا گیا ہے کہ بلیک آئی اور ریڈ ٹاور آپ کو اسرائیل میں داخل ہونے سے روکیں گی جبکہ جی پی فائیو وہاں ہیوما میں اپنا سیٹ اپ قائم کرے گی اور اسرائیل میں بھی آپ کو ٹریس کر کے ہلاک کرنے کا مشن مکمل کرے گی۔“..... ابو خالد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہیوما۔ لیکن وہ خاصا بڑا علاقہ ہے۔ وہاں اس لیبارٹری کا محل وقوع کیسے معلوم ہو گا؟“..... عمران نے کہا۔  
”صدر صاحب نے کرنل ڈیوڈ کی کوششوں کے باوجود اس سے زیادہ نہیں بتایا اور اسے حکم دیا ہے کہ وہ پورے ہیوما میں سیٹ اپ قائم کر لے۔“..... ابو خالد نے جواب دیا۔

”اس ہیوما تک پہنچنے کا کوئی ایسا راستہ ہے کہ ہم اسرائیل میں داخل ہوتے ہی براہ راست وہاں تک جاسکیں؟“..... عمران نے کہا۔  
”ہیوما، ایلاس کے مرکز میں ہے اور ایلاس لابان کی سرحد پر ہے۔ ایلاس بھی ریگستانی علاقہ ہے لیکن ہیوما اس کے درمیان میں نیم پہاڑی علاقہ ہے۔ ایلاس میں سے تیل نکلتا ہے اس لئے وہاں تیل صاف کرنے والی ایک بڑی ریفائنری قائم ہے اور پورے اسرائیل میں اس علاقے سے ہی تیل سپلائی کرنے کی لائیں قائم ہے۔

اس لئے پورے ایلاس میں انتہائی سخت سیکورٹی ہے اور یہاں کسی فلسطینی کو داخل ہی نہیں ہونے دیا جاتا۔ یہ سارا علاقہ یہودی آبادیوں کے لئے مخصوص ہے جس کا ایک ایک آدمی انہوں نے چیک کر رکھا ہے۔ البتہ تل ابیب سے بھی ایلاس پہنچا جا سکتا ہے لیکن یہاں بھی انتہائی سخت ترین چیکنگ ہوتی ہے۔“..... ابو خالد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لابان سرحد سے ہیوما کتنے فاصلے پر ہے؟“..... عمران نے پوچھا۔

”تقریباً سو کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ یہاں ریت ہے لیکن یہاں سڑکوں کا جال پھیلایا گیا ہے لیکن ان سڑکوں پر جگہ جگہ چیک پوسٹیں قائم ہیں۔“..... ابو خالد نے جواب دیا۔

”کیا یہ سیکورٹی فوج کی ہے؟“..... عمران نے پوچھا۔  
”جی ہاں۔“..... ابو خالد نے جواب دیا۔

”اس آئل ریفائنری میں تو بے شمار لوگ کام کرتے ہوں گے اور وہاں آتے جاتے رہتے ہوں گے۔“..... عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ لیکن وہاں زیادہ تر ایلاس کے لوگ ہی کام کرتے ہیں اور ان سب کو کمپیوٹرائزڈ کارڈ جاری کئے گئے ہیں جنہیں ہر جگہ چیک کیا جاتا ہے اور یہ کارڈ جعلی تیار نہیں ہو سکتے۔“..... ابو خالد نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ کوئی فلسطینی گروپ اس علاقے میں کام

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کرنل ڈیوڈ اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”لیں“..... کرنل ڈیوڈ نے سرد لبجے میں کہا۔

”موالاتی چینگ سفتر سے رو بن بول رہا ہوں جناب“۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے“..... کرنل ڈیوڈ نے اور زیادہ خشک لبجے میں کہا۔

”سر۔ پاکیشیائی ایجنت کو یہاں سے کی جانے والی ایک فون کال چیک کی گئی ہے“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ پاکیشیائی ایجنت کو کال اور یہاں سے۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

نہیں کر سکتا“..... عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ آپ کی بات درست ہے۔ ویسے یہ بتا دوں کہ اس لابانی سرحد پر بلیک آئی انہائی سخت گرانی کر رہی ہے اور انہوں نے میک اپ چیک کرنے والے کمپرے نصب کر رکھے ہیں“۔ ابو خالد نے جواب دیا۔

”اوکے۔ بے حد شکریہ۔ آپ کا یہ احسان پاکیشیا ہمیشہ یاد رکھے گا“..... عمران نے کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں جناب۔ پاکیشیا تو ہمارا اپنا ملک ہے“۔ ابو خالد نے کہا۔

”انشاء اللہ پھر ملاقات ہوگی۔ اللہ حافظ“..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ ہمیں خود یہ کام کرنا پڑے گا“..... جولیا نے کہا۔

”ہاں۔ ویسے بھی ہم اس قدر اہم کام دوسروں پر نہیں چھوڑ سکتے۔ صدر تم جا کر کسی پلیک لاہوری سے اسرائیل کے تفصیلی نقشے کی کاپی لے آؤ۔ خاص طور پر اس علاقے ایلاس اور اس سے ملحقہ علاقوں کا تفصیلی نقشہ مل جائے تو بہت بہتر ہو گا“..... عمران نے کہا تو صدر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے یکاخت چینخت ہوئے کہا۔

”سر۔ یہ کال تل ابیب کے کسی نواحی علاقے سے کی جا رہی تھی اور چونکہ یہ کال طویل فاصلے کی کال تھی اس لئے ہماری چینگ مشینزی نے اسے چیک کر لیا۔ یہ کال یہاں کے کسی ابو خالد نے کی ہے اور دوسری طرف سے یہ کال علی عمران نے رسیور کی ہے۔“ کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ علی عمران۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری گذ۔ کیا یہ کال شیپ ہوئی ہے۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی سرت بھرے لجھ میں کہا۔

”لیں سر۔ میں یہ شیپ آپ کے آفس بھجوادیتا ہوں سر۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ویری گذ۔ تمہیں اس کا بھاری انعام ملے گا۔ ویری گذ۔ جلدی بھیجو۔ اور ہاں۔ کیا اس مقام کا پتہ چلا ہے جہاں سے کال کی جا رہی تھی۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

”نہیں جناب۔ نہ ہی اس مقام کا پتہ چل سکا ہے۔ شاید کوئی پیشل انسر و منٹ استعمال کیا گیا ہے اور نہ ہی رسیونگ مقام کا۔ البته یہ معلوم ہوا ہے کہ کال طویل فاصلے کی تھی اور اسی لئے چیک بھی ہوئی ہے۔۔۔ روبن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم فوری یہ شیپ بھجوادو۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر دونبر پر لیں کر دیئے۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”لیں سر۔۔۔ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی موبدانہ آواز سنائی دی۔

”مواصلاتی چینگ سفر سے ایک شیپ بھجوائی جا رہی ہے۔ اسے فوراً میرے آفس بھجواد اور ساتھ ہی شیپ ریکارڈر بھی۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لجھ میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اب وہ بڑی بے چینی سے اس شیپ کا انتظار کر رہا تھا۔ پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا بیٹری سے چلنے والا شیپ ریکارڈر تھا۔ دوسرے ہاتھ میں ایک بند پیکٹ تھا۔ اس نوجوان نے سلام کیا اور شیپ ریکارڈ اور پیکٹ میز پر رکھ کر واپس مڑ گیا۔ کرنل ڈیوڈ نے تیزی سے پیکٹ کھولا تو اس میں شیپ تھا۔ اس نے اسے شیپ ریکارڈ میں ایڈ جسٹ کیا اور پھر شیپ ریکارڈر کو آن کر دیا۔

”ابو خالد بول رہا ہوں۔۔۔ ایک آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا ہوا ہے۔۔۔ دوسری آواز سنائی دی اور کرنل ڈیوڈ یہ آوازن کر بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وہ عمران کی آواز بخوبی پہچانتا تھا اور پھر جیسے جیسے گفتگو آگے بڑھتی رہی اس کے چہرے پر جوش کے تاثرات بڑھتے چلے گئے لیکن وہ ہونٹ بھینچے خاموشی سے پوری کال ستارہا۔ جب کال ختم ہو گئی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر شیپ ریکارڈر آف کر دیا۔

”ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ پرینزیڈنٹ ہاؤس کا پیش

مینگ روم کلوز ہونے کے باوجود کلوز نہیں ہوتا۔ وہاں ہونے والی تمام گفتگو  
شیپ ہو کر باہر پہنچتی رہتی ہے۔..... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔  
”یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔..... صدر نے  
حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”جو گزشتہ مینگ کال آپ نے پاکیشیائی فارمولے کے بارے  
میں کی تھی اس مینگ میں ہونے والی تمام گفتگو باہر پہنچ چکی ہے  
جناب۔..... کرنل ڈیوڈ نے بڑے فاخرانہ لمحے میں کہا۔  
”فون پر مجھے سنوا دیں۔..... صدر نے کہا۔

”لیں سر۔..... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر شیپ ریکارڈر آن کر  
کے اس نے رسیور شیپ ریکارڈر کے ساتھ رکھ دیا۔ جدید ساخت  
کے شیپ ریکارڈر میں شیپ کو دوبارہ روایتیز کرنے کی ضرورت نہ  
تھی۔ شیپ بٹن آن ہوتے ہی چند سینکڑوں میں خود بخود روایتیز ہو  
جاتی تھی اس لئے جیسے ہی کرنل ڈیوڈ نے بٹن دبایا شیپ خود بخود  
روایتیز ہو کر دوبارہ چل پڑی۔ کرنل ڈیوڈ خاموش بیٹھا رہا۔ جب  
شیپ ختم ہو گئی تو اس نے رسیور اٹھایا اور کان سے لگایا۔ ساتھ ہی  
ہاتھ بڑھا کر اس نے شیپ ریکارڈ بھی آف کر دیا۔

”سر۔ آپ نے کال سن لی ہے۔..... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی  
مودبانہ لمحے میں کہا۔

”ویری بیڈ۔ یہ لوگ آخر کس طرح کام کرتے ہیں۔ مجھے تو  
اب محسوس ہوتا ہے کہ ہماری تمام کوششوں کے باوجود وہ جو چاہتے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

مینگ روم کلوز ہونے کے باوجود ان کی دسترس میں رہتا ہے۔ مجھے  
صدر صاحب کے نوٹس میں یہ بات لانی چاہئے۔..... کرنل ڈیوڈ نے  
بروزرا تے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر  
رسیور اٹھایا، فون پیس کے نیچے موجود ایک بٹن پر لیں کر کے اسے  
ڈائریکٹ کیا اور پھر نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔  
”ملٹری سیکرٹری ٹو پریزیڈنٹ۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک  
بھاری سی آواز سنائی دی۔  
”کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں چیف آف جی پی فائیو۔ صدر  
صاحب سے انتہائی اہم بات کرنی ہے۔..... کرنل ڈیوڈ نے اپنے  
مخصوص لمحے میں کہا۔  
”ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرتا ہوں۔..... دوسری طرف سے کہا  
گیا۔

”ہیلو۔..... تھوڑی دیر بعد صدر صاحب کی آواز سنائی دی۔  
”کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں سر۔..... کرنل ڈیوڈ نے اس بار  
مودبانہ لمحے میں کہا۔  
”کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔..... صدر نے تیز لمحے میں  
کہا۔

”جناب۔ ایک کال شیپ میرے پاس موجود ہے۔ یہ کال  
اسرائیل سے پاکیشیائی ایجنسٹ علی عمران کو کی گئی ہے اور جناب اس  
شیپ میں موجود گفتگو سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کا پیشہ مینگ روم

ہیں کر گزرتے ہیں۔ دیری بیڈا۔..... صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سر۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے۔..... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیسا حکم۔..... صدر نے چونک کر پوچھا۔

”سر۔ اب عمران کو معلوم ہو گیا ہے کہ لیبارٹری کہاں ہے جہاں فارمولہ بھجوایا گیا ہے اور اب وہ یقیناً لا باñی سرحد سے اندر داخل ہو گا جبکہ سرحد پر بلیک آئی کا کنٹرول ہے لیکن آپ جانتے ہیں کہ بلیک آئی کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی کارکردگی کا تجربہ نہیں ہے اس لئے وہ لاحالہ انہیں چکر دے کر لیبارٹری تک پہنچ جائیں گے اور مجھے معلوم ہے کہ وہ ہیوما میں اس طرح داخل ہوں گے کہ انہیں کسی صورت بھی چیک نہ کیا جاسکے گا اس لئے سر میری گزارش ہے کہ لا باñی سرحد پر کنٹرول بلیک آئی سے واپس لے کر جی پی فائیو کو دے دیا جائے۔..... کرنل ڈیوڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”آپ کی بات درست ہے۔ واقعی بلیک آئی ان جادوگروں کا مقابلہ نہ کر سکے گی لیکن وہ بہر حال آئیں گے تو ہیوما میں ہی۔۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

”جناب۔ ہیوما اور لا باñی سرحد دونوں کو ہمارے کنٹرول میں دے دیں۔ میں آپ کو گارنٹی دیتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو میں کسی صورت بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا۔..... کرنل ڈیوڈ

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

نے کہا۔

”آپ وہاں کیا کریں گے۔ وہ تو کافی طویل سرحد ہے۔۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

”جناب۔ میں وہاں چھپے چھپے پر چینگ کراوں گا اور انتہائی جدید مشینزی چینگ کے لئے استعمال کروں گا۔ ہاک آئی کو بھی استعمال کیا جائے گا۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں آرڈر کر دیتا ہوں۔ آپ وہاں کا چارج سنپھال لیں۔ لیکن یہ سن لیں کہ ناکامی کی رپورٹ ملنے پر آپ کا کورٹ مارشل یقینی ہو گا اور کامیابی کی صورت میں آپ کو اسرائیل کا سب سے بڑا ایوارڈ دیا جائے گا۔۔۔۔۔ صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تحمیک یوسر۔ میں آپ کے اعتماد پر ہر صورت میں پورا اتروں گا سر۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا۔ اس کا چہرہ مرت سے دیکھنے لگ گیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ اس بار وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا ہر صورت میں خاتمه کر دے گا کیونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے یہ وہم و گمان میں بھی نہ ہو گا کہ کرنل ڈیوڈ کو ابو خالد اور اس کے درمیان ہونے والی بات چیت کا علم ہو چکا ہے۔ اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور دونہر پر لیں کر دیئے۔

پہنچوں گا۔ اس سے پہلے تم نے وہاں تمام انتظامات مکمل کرنے ہیں اور یہ سن لو کہ اگر تمہارے انتظامات میں مجھے کوئی کمی نظر آئی تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں گولی مار دوں گا۔ سمجھئے۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے آخر میں چیختنے ہوئے کہا۔

”لیں سر۔ لیکن وہاں تو بلیک آئی کا کنٹرول ہے سر۔۔۔ می مجرم ارشن نے قدرے سہی ہوئی آواز میں کہا۔

”تو تمہارا کیا خیال ہے میں احمق ہوں۔ مجھے نہیں معلوم اور تمہیں معلوم ہے۔ کیوں نائنس۔ صدر صاحب نے اب لاپانی سرحد کا مکمل کنٹرول جی پی فائیو کو دے دیا ہے اور بلیک آئی کو وہاں سے واپس بلا لیا گیا ہے۔ سن لیا ہے تم نے۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حلقت پھاڑ کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیں سر۔ حکم کی تعییل ہو گی سر۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

”نائنس۔ خود کو مجھ سے زیادہ عقل مند سمجھتے ہیں۔ نائنس۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لمحے میں کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ جسمانی طور پر وہ خاصا فٹ نظر آ رہا تھا۔ اس کی چوڑی پیشانی اور چمکدار آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ خاصا ذہین آدمی ہے۔۔۔ می مجرم رینالڈ تھا۔ جی پی فائیو کا نمبر ٹو۔۔۔ می مجرم رینالڈ ایکریمیا کی رکاری ایجنسیوں میں طویل عرصہ کام کر چکا تھا اور اس کی کارکردگی انتہائی شاندار تھی۔ ایک بار ایک مشن کے

”لیں سر۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”می مجرم رینالڈ کو میرے آفس بھیجو۔ اسے کہہ دو کہ وہ ہیڈ کوارٹر لا بہری سے لا بان اور اسرائیل کے سرحدی علاقے کا تفصیلی نقش بھی ساتھ لے آئے اور می مجرم ارشن سے میری بات کراو۔ جہاں بھی وہ ہو۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”لیں۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”می مجرم ارشن لائن پر ہیں جناب۔۔۔ دوسری طرف سے موڈبانہ لمحے میں کہا گیا۔

”کراو بات۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”سر۔ میں می مجرم ارشن بول رہا ہوں۔۔۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک موڈبانہ آواز سنائی دی۔

”می مجرم ارشن۔ تم اپنے سیکشن کو لے کر فوراً اسرائیل لاپانی سرحد پر پہنچ جاؤ۔ ہاک آئی سیکشن کو بھی ساتھ لے جاؤ۔ تم نے وہاں ہاک آئی کو فضا میں پہنچوانا ہے اور پوری سرحد پر اس طرح چینگ کراو کہ کوئی مکھی بھی چینگ کے بغیر اندر داخل نہ ہو سکے۔ وہاں میں چینگ اسٹیشن بھی قائم کرو اور ہاں۔ میرے لئے بھی وہاں علیحدہ ہیڈ کوارٹر منتخب کرو۔ دو گن شپ ہیلی کا پڑ بھی لے جاؤ اور تمام اسلحہ اور ریت پر چلنے والی مخصوص جیپیں بھی۔ میں کل وہاں

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”لیں سر۔ اس بار ان کی موت انہیں آپ کے ہاتھوں میں لا رہی ہے۔“..... میجر رینالڈ نے کہا۔

”اوہ لیں۔ تم واقعی بے حد سمجھہ دار ہو۔ دکھاؤ مجھے نقشہ۔“ کرنل ڈیوڈ نے خوش ہوتے ہوئے کہا تو میجر رینالڈ نے نقشہ کھول کر کرنل ڈیوڈ کے سامنے رکھ دیا۔

”کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہاں کہاں کہاں چیک پوسٹیں ہیں، کہاں کہاں سڑکیں ہیں۔ خاص طور پر ہیوما پہنچنے کے لئے کون کون سے راستے ہیں۔“..... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”میں جناب۔ میں تو آج تک وہاں گیا ہی نہیں۔“..... میجر رینالڈ نے قدرے سہبے ہوئے لبجھ میں کہا۔

”نانس۔ تو کیا اب تک بھاڑ جھوٹکتے رہے ہو یا گھاس کاٹتے رہے ہو۔ نانس۔ پھر مجھے اس نقشے میں کیا نظر آئے گا۔ بولو۔ کیوں اٹھا لائے ہوا سے۔ بولو۔“..... کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے سر۔ میں ہیلی کا پٹر پر جا کر سروے کر کے آتا ہوں۔“ میجر رینالڈ نے کہا۔

”ہاں جاؤ اور یہ نقشہ بھی ساتھ لے جاؤ۔ اس پر نشانات لگا کر لے آؤ اور سنو۔ وہاں جا کر سونہ جانا۔ ہم نے کل ہر قیمت پر چینگ سیٹ اپ مکمل کرنا ہے اور سنو۔ میجر مارٹن اپنے سیکشن کے ساتھ وہاں پہنچ رہا ہے۔ وہ وہاں جو جو انتظامات کرے تم نے ان مارتے ہوئے کہا۔

دورانِ اس نے کرنل ڈیوڈ کے ساتھ مل کر کام کیا تو کرنل ڈیوڈ بھی اس کی صلاحیتوں کا معرفہ ہو گیا۔ اس نے صدر سے کہہ کر اسے ایکریمیا سے فارغ کرا کر جی پی فائیو میں کال کرا لیا اور اب وہ کرنل ڈیوڈ کا نمبر ٹو تھا۔ وہ چونکہ کرنل ڈیوڈ کا کافی حد تک مزاج شناس ہو گیا تھا اس لئے وہ اسے آسانی سے ڈیل کر لیا کرتا تھا۔

”تم نے آنے میں اتنی دیر لگا دی۔ کیوں۔“..... کرنل ڈیوڈ نے اس کے سلام کرتے ہی اس پر چڑھائی کر دی۔

”میں جناب کے لئے ایسے نقشے ٹلاش کر کے لایا ہوں کہ جس سے آپ کا سارا مسئلہ ہی حل ہو جائے گا جناب۔“..... میجر رینالڈ نے موڈبانہ لبجھ میں کہا۔

”کیا مسئلہ۔ کیا مطلب۔ میرے لئے کیا مسئلہ ہو سکتا ہے۔ کیا میں کوئی گھیارہ ہوں تمہاری طرح نانس۔“..... کرنل ڈیوڈ کو اور زیادہ غصہ آ گیا تھا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمه کا مسئلہ جناب۔“..... میجر رینالڈ نے پریشان ہوئے بغیر بڑے ہمدردانہ لبجھ میں جواب دیا۔

”ہاں۔ یہ واقعی مسئلہ ہے۔ یہ لوگ واقعی مسئلہ بن گئے ہیں لیکن اس بار ایسا نہیں ہو گا۔ اس بار واقعی انہیں مرتا پڑے گا۔ میں کہتا ہوں اس بار انہیں لازماً مرتا پڑے گا۔“..... کرنل ڈیوڈ نے میز پر مکا مارتے ہوئے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کی تفصیل بھی معلوم کر کے آتا ہے۔ سمجھئے۔ جاؤ، ..... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو میجر رینالڈ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے نقشہ اٹھایا، کرنل ڈیوڈ کو سلام کیا اور پھر مژکر کمرے سے باہر نکل گیا۔

”اب میں دیکھوں گا کہ کیسے یہ عمران ہلاک نہیں ہوتا۔“ کرنل ڈیوڈ نے خود کلامی کے سے انداز میں بربرا تے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک فائل اٹھا کر سامنے رکھی اور پھر اس پر جھک گیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

جیپ کافی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑی چلی جا رہی تھی۔ سڑک کے دونوں اطراف میں دور دور تک ریت کا صحراء سا پھیلا ہوا تھا۔ سڑک کے دونوں اطراف میں چھوٹی چھوٹی دیواریں بنائی گئی تھیں تاکہ ریت اڑ کر سڑک پر نہ آ سکے۔ یہ علاقہ لابان کا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت کار سینکا سے ایک چار ٹرڈ طیارے کے ذریعے لابان کے دارالحکومت پہنچا تھا اور پھر وہاں سے ایک چار ٹرڈ فلاٹ کے ذریعے وہ لابان کے شہر ساترے پہنچا تھا۔ جہاں سے جیپ میں سوار ہو کر وہ اب اسرائیلی سرحد سے تقریباً سو کلو میٹر کے فاصلے پر ایک علاقے اربد کی طرف جا رہے تھے۔

اربد ایک کافی بڑا نگرانی تھا جہاں حریرا نامی قبیلہ رہتا تھا۔ یہ صحرائی قبیلہ تھا۔ اور ان کی تمام ترمیمیں اونٹ پالنے پر منحصر تھی۔ حریرا کا سردار ابو عبیدہ تھا۔ عمران نے لابان دارالحکومت میں ایک

فلسطینی گروپ سے رابطہ کیا اور اس گروپ کے سردار نے اسے حریرا قبیلے کی شپ دی تھی اور حریرا قبیلے تک پہنچانے کے تمام انتظامات بھی اسی سردار نے کئے تھے۔ سردار نے اسے یقین دلایا تھا کہ سردار ابو عبیدہ جو کہ یہودیوں کا کثر مخالف ہے اس کی دل کھول کر امداد کرے گا اور وہ لوگ ان کی رہنمائی میں آسانی سے ایلاس کر اس کے ہیوما پہنچ جائیں گے کیونکہ یہ قبیلہ صحراء کی ریت کے ایک ایک ذرے کو جانتا تھا اور یہ لوگ انتہائی محنتی اور جفاش تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ انتہائی وفادار بھی تھے۔ ویسے اربد خاصا بڑا علاقہ تھا اور وہاں حریرا کے علاوہ بھی کئی قبیلے آباد تھے اور وہاں لاہان کے درے شہروں سے بھی لوگ آتے جاتے رہتے تھے کیونکہ اربد اونتوں کی بہت بڑی منڈی تھی کیونکہ وہاں بننے والے تمام قبیلوں کا پیشہ اوٹ پالنا اور فروخت کرنا تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر لاہانی نوجوان حارث تھا جبکہ جولیا سائیڈ سیٹ پر اور عمران اور اس کے ساتھی عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ سب سے آخر میں چار بڑے تھیلے تھے جن میں ان کا ضروری سامان موجود تھا۔ انہیں سفر کرتے ہوئے تقریباً چھ گھنٹے ہو گئے تھے۔

”جیپ میں اتنا پڑوں ہے حارث کہ ہم اربد پہنچ جائیں۔ ایسا نہ ہو کہ باقی سفر جیپ کو دھکا لگا کر مکمل کرنا پڑے۔“..... عمران نے عقبی سیٹ سے کہا تو حارث بے اختیار ہنس پڑا۔

”جناب۔ ایک بات تو یہ ہے کہ ان جیپوں کے فیول ٹینک عام

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

جیپوں سے بڑے ہوتے ہیں۔ پھر نکل فل کرالیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ بھی تیل سے بھرے ہوئے دو کین جیپ کے عقبی حصے میں موجود ہیں اس لئے آپ بے فکر ہیں۔“..... حارث نے ہستے ہوئے کہا۔

”ارے۔ عقبی حصے میں ہم موجود ہیں۔ تم ہمیں تو فیول ٹینک کے ہیوما پہنچ جائیں گے کیونکہ یہ قبیلہ صحراء کی ریت کے ایک ایک ذرے کو جانتا تھا اور یہ لوگ انتہائی محنتی اور جفاش تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ انتہائی وفادار بھی تھے۔ ویسے اربد خاصا بڑا علاقہ تھا اور

وہاں حریرا کے علاوہ بھی کئی قبیلے آباد تھے اور وہاں لاہان کے درے شہروں سے بھی لوگ آتے جاتے رہتے تھے کیونکہ اربد اونتوں کی بہت بڑی منڈی تھی کیونکہ وہاں بننے والے تمام قبیلوں کا پیشہ اوٹ پالنا اور فروخت کرنا تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر لاہانی نوجوان

حارث نے چونک کر حیرت بھرے لجھے میں کہا۔  
”اوہ تم کتنی بار جا چکے ہو۔“..... عمران نے پوچھا۔  
”سینکڑوں، ہزاروں بار۔ کیوں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔“..... حارث نے چونک کر حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”تم کبھی اسرائیلی سرحد کے اندر بھی گئے ہو۔“..... عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں۔ کئی بار۔“..... حارث نے اطمینان بھرے لجھے میں جواب دیا تو عمران تو عمران اس کے ساتھی بھی حارث کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

”کیا تم پکڑے نہیں گئے تھے۔“..... عمران نے کہا۔

”اوہ جناب۔ پکڑے جانے کا کیا تعلق۔ چیک پوشیں صرف پختہ سڑکوں پر ہیں۔ وسیع و عریض صحراء میں کوئی چیک پوش نہیں“..... جناب۔ ایک بات تو یہ ہے کہ ان جیپوں کے فیول ٹینک عام

ہے اور صحرائی لوگ مخصوص راستوں پر پورے صمرا میں گھونٹے پھرتے رہتے ہیں۔ میں تو کئی بار ایلاس شہر تک بھی ہو آیا ہوں۔“..... عمران نے پوچھا۔  
حارت نے جواب دیا۔

”کیا ان راستوں کی فضائی چیکنگ نہیں ہوتی؟“..... عمران نے کہا۔

”ہوتی ہو گی لیکن وہ لوگ صمرا میں سفر کرنے والوں کو کچھ نہیں کہتے۔ ویسے آپ نے کسی خاص مقام پر جانا ہے؟“..... حارت نے کہا۔

”ہا۔ ہم نے ہیوما پہنچنا ہے لیکن اس طرح کہ اسرائیلی حکومت، فوج اور سرکاری ایجنسیوں کو اس کا علم نہ ہو؟“..... عمران نے کہا۔

”یہ تو بے حد آسان کام ہے جناب۔ سردار ابو عبیدہ کے بیٹے حماد کی شادی ہیوما میں ہی ہوئی ہے اور وہ ہیوما آتا جاتا رہتا ہے۔

ویسے بھی وہ بے حد دلیر اور بہادر نوجوان ہے اور اسے صحرائی لوڑی کہا جاتا ہے کیونکہ وہ اس صمرا کے ایسے ایسے راستے جانتا ہے جو شاید کسی دوسرے صحرائی کو بھی معلوم نہ ہوں۔“..... حارت نے جواب دیا۔

”کیا وہ پڑھا لکھا ہے؟“..... عمران نے پوچھا۔

”جی ہا۔ سردار ابو عبیدہ نے اسے قبرص سے اعلیٰ تعلیم دلانی ہے۔“..... حارت نے جواب دیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”کیا وہ بھی اونٹ پالنے کا کام کرتا ہے؟“..... عمران نے پوچھا۔  
”لیں سر۔ یہ تو اس پورے قبیلے کی صدیوں سے روایت ہے۔“  
حارت نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں سی پھیل گئی تھیں لیکن وہ خاموش رہا اور پھر جیپ طویل فاصلہ طے کر کے ادب نخلستان پہنچ گئی۔ یہ نخلستان ایک چھوٹے شہر جتنا وسیع تھا اور یہاں واقعی صمرا کے اندر ایک شہر بھی تھا۔ گو یہاں کی بود و باش خالصتاً صحرائی ہی تھی۔ وہی صحرائی انداز کے مکانات جو ایک وسیع دائرے کی صورت میں بنے ہوئے تھے۔ ایک طرف ایک بڑا سا پختہ مکان تھا جس کے باہر باقاعدہ ڈیرے سا بنا ہوا تھا۔ اس مکان کے اوپر سیاہ رنگ کا پرچم لہرا رہا تھا جس سے پتہ چلتا تھا کہ یہ سردار ابو عبیدہ کا مکان ہے۔ حارت نے جیپ لے جا کر ڈیرے کے اندر روک دی اور وہ نیچے اترے ہی تھے کہ ایک ادھیڑ عمر آدمی ڈیرے کے برآمدے سے نکل کر تیزی سے چلتا ہوا ان کے قریب آگیا۔

”سردار ابو عبیدہ کے مہمان ہیں؟“..... حارت نے اس ادھیڑ عمر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”خوش آمدید۔ مہمان تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتے ہیں۔ آئیے تشریف لائے۔“..... ادھر عمر نے بڑی خوش دلی سے کہا اور واپس مڑ گیا۔

”آئیے جناب۔“..... حارت نے کہا تو عمران نے اثبات میں

سرہلا دیا اور پھر وہ سب ایک بڑے ہال نما کرنے میں پہنچ گئے۔  
یہاں فرشی نشست تھی۔ گاؤں تکمیلے رکھے ہوئے تھے۔ اونٹوں کے  
بالوں کی بنی ہوئی مخصوص دریاں فرش پر بھی ہوئی تھیں۔ پورا ماحول  
خالصتاً صحرائی نظر آ رہا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت وہاں بیٹھ  
گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک لمبے قد اور بڑے چہرے کا مالک آدمی  
اندر داخل ہوا۔

”اصل و سہل مر جبا۔ میرا نام ابو عبیدہ ہے“..... آنے والے نے  
سرت بھرے لجھے میں کہا تو عمران اور اس کے ساتھی اٹھ کھڑے  
ہوئے۔ ابو عبیدہ عربی انداز میں سب سے گلے ملا اور پھر وہ سب  
وہاں بیٹھ گئے۔ اسی لمحے قبودہ ان کے سامنے رکھ دیا گیا۔

”مجھے آپ کی آمد کی اطلاع مل چکی تھی اور سردار حماس نے  
مجھے ساری تفصیل بتا دی تھی۔ مجھے بے حد سرت ہے کہ آپ کا  
تعلق پاکیشیا سے ہے جو اسلام کا قلعہ ہے اور میں پاکیشیائی بھائیوں  
کی خدمت کے لئے اپنا خون تک بہا دوں گا“..... سردار ابو عبیدہ  
نے بڑے خلوص بھرے لجھے میں کہا۔

”سردار۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ اسرائیلی حکومت نے پاکیشیا سے  
ایک فارمولہ چوری کرایا اور فارمولہ ایسا ہے کہ اگر اسرائیل اس پر  
ہتھیار تیار کر لے تو پوری دنیا کے مسلم ممالک کو تباہ کر سکتا ہے اس  
لئے ہم اس فارمولے کو واپس حاصل کرنے آئے ہیں۔ ہم نے جو  
معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق یہ فارمولہ ایلاس کے علاقے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

ہیوما کی کسی لیبارٹری میں پہنچایا گیا ہے اور ہم نے بہر حال اسے  
حاصل کرنا ہے اور آپ کے پاس اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ  
آپ ہمیں ہیوما پہنچنے کا کوئی ایسا راستہ بتا دیں کہ اس راستے پر  
اسرائیلی فوج کی چیلنج نہ ہو اور بس“..... عمران نے سردار ابو عبیدہ  
کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

”میں طویل عرصے سے ہیوما نہیں گیا۔ البتہ میرا بیٹھا حماد وہاں  
آتا جاتا رہتا ہے کیونکہ اس کے سرال ہیوما میں ہی ہیں۔ وہ پڑھا  
لکھا بھی ہے اور اسے ایسے راستوں کا یقیناً علم ہو گا جس پر آپ کو  
چیک نہ کیا جا سکتا ہو لیکن ہم آپ کی صرف اتنی مدد کر سکتے ہیں کہ  
آپ کو راستہ بتا دیا جائے اور آپ وہاں پہنچ جائیں۔ اس سے  
زیادہ نہیں کیونکہ اسرائیل ان معاملات میں بے حد سخت ہے اور ہیوما  
میں میرا بھائی اپنی فیملی کے ساتھ رہتا ہے اور حماد اس کا داماد ہے۔  
اگر اسرائیلیوں کے کان میں معمولی سی بھی بھنک پڑ گئی کہ ہم نے  
ان کے دشمنوں کی مدد کی ہے تو میرے بھائی اور اس کی پوری فیملی  
کو وہ گولیوں سے اڑا دیں گے“..... سردار ابو عبیدہ نے بڑے واضح  
اور دوٹوک الفاظ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہم بھی آپ سے صرف اتنا ہی چاہتے ہیں۔ اس سے زیادہ  
آپ کو تکلیف نہیں دینا چاہتے لیکن اس سے پہلے ایک کام آپ کو  
کرنا ہو گا“..... عمران نے کہا۔

”وہ کیا“..... ابو عبیدہ نے چونک کر پوچھا۔

بیک آئی کا چیف کریل مائیک اپنے آفس میں کری پر بیٹھا بڑی  
بے چینی سے پہلو بدلتا تھا۔ اسے اسرائیل کے صدر کی طرف  
سے حکم مل چکا تھا کہ وہ اپنی فورس کو ایلاس سے ملحتہ لابانی سرحد  
سے فوری طور پر ہٹالے اور اب وہاں جی پی فائیو چینگ کرے  
گی۔ چونکہ اسے سمجھنا آ رہی تھی کہ ایسا حکم کیوں دیا گیا ہے اس  
لئے اس نے جی پی فائیو میں اپنے ایک خاص مخبر کو حکم دیا تھا کہ وہ  
اصل بات معلوم کر کے اسے تفصیل بتائے کیونکہ ایک لحاظ سے یہ  
اس کی اور اس کی ایجنسی کی تو چیز تھی۔

گوکریل ڈیوڈ اس سے بے حد سخیر تھا اور جی پی فائیو بھی طویل  
عرصے پہلے قائم کی گئی تھی لیکن جس انداز میں صدر نے اسے وہاں  
سے سیٹ اپ ختم کرنے کا حکم دیا تھا اس سے وہ خاصا جذبہ ہوا  
تھا۔ گواں نے صدر کے حکم پر وہاں سے اپنا تمام سیٹ اپ فوری

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”آپ اپنے کسی ہوشیار آدمی کو اس راستے سے جو ہمیں آپ  
بتائیں گے ہیوما بھیجیں گے تاکہ وہ راستے میں ہونے والی چینگ  
کے بارے میں تفصیلی رپورٹ دے سکے۔“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ یہ کام ہو جائے گا۔ حماد کا دوست ابو ظریف بے حد  
ہوشیار آدمی ہے۔ وہ یہ کام آسانی سے کر لے گا اور چونکہ وہ رہنے  
والا بھی ہیوما کا ہی ہے اس لئے اس پر کوئی شک نہ کرے گا۔“  
سردار ابو عبیدہ نے کہا۔

”کیا آپ اسے ہیوما سے بلواتیں گے؟“..... عمران نے پوچھا۔  
”اوہ نہیں۔ وہ اکثر یہاں آتا جاتا رہتا ہے۔ اب بھی آیا ہوا  
ہے۔“..... سردار ابو عبیدہ نے جواب دیا تو عمران نے مطمئن انداز  
میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد نہیں کھانا پیش کیا گیا اور چونکہ طویل  
سفر کی وجہ سے انہیں خاصی بھوک لگی ہوئی تھی اس لئے وہ سب  
کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔

گے جن کی مدد سے وہ پاکیشیائی ایجنسیوں کے خلاف فوری اور تیز کارروائی کر سکیں گے۔۔۔ سمعتھ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ کیسے معلوم ہوا کہ پاکیشیائی ایجنسٹ وہاں سے اسرائیل میں داخل ہوں گے؟۔۔۔ کرنل مائیک نے پوچھا۔

”کرنل ڈیوڈ کو ان کے موافقانی چینگ سنٹر نے ایک شیپ بھجوائی ہے جو دو آدمیوں کے درمیان فون کال پر مشتمل ہے۔ اس میں ایک بات کرنے والا پاکیشیائی ایجنسٹ عمران ہے۔ کرنل ڈیوڈ نے یہ شیپ صدر صاحب کو فون پر سنوائی ہے۔ اس طرح یہ بات کنفرم ہو گئی ہے۔۔۔ سمعتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تمہیں اس کا بھاری انعام ملے گا۔۔۔ کرنل مائیک نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز کی دراز کھوئی اور اس میں سے ایک ڈائری نکال کر اسے کھولا اور تیزی سے صفحات پلنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ایک صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں۔ اس نے غور سے اسے دیکھا اور پھر اسے اٹھا کر میز پر رکھ دیا اور ساتھ ساتھ ہاک آئی کو بھی فضا میں پہنچا دیا گیا ہے۔ جس کی مدد سے وہ پورے صحراء کی چینگ کریں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ جی پی فائیو کا نمبر ٹو میجر رینالڈ بھی جی پی فائیو کے ایکشن سیکشن سمیت وہاں پہنچ چکا ہے اور کرنل ڈیوڈ صاحب بھی آج اپنے خصوصی ہیلی کاپڑ پر ایلاس پہنچ جائیں گے۔ وہاں انہوں نے اپنا ہیڈ کوارٹر منتخب کر لیا ہے۔ میجر رینالڈ کے ساتھ چار گن شپ ہیلی کاپڑ بھی ہوں

”لابان کلب“۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”کرنل مائیک بول رہا ہوں۔ خالد سے بات کراو“۔۔۔ کرنل

طور پر ختم کر دیا تھا لیکن وہ اس کی وجہات جانا چاہتا تھا اس لئے وہ خاصی بے چینی سے اپنے آدمی کی کال کا انتظار کر رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی نجٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”لیں“۔۔۔ کرنل مائیک نے تیز لمحے میں کہا۔

”سمعتھ بول رہا ہوں باس“۔۔۔ دوسری طرف سے اس آدمی کی آواز سنائی دی جس کے ذمے اس نے معلومات حاصل کرنے کا کام لگایا تھا۔ سمعتھ جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر میں ہی کام کرتا تھا۔

”لیں۔ کیا رپورٹ ہے؟۔۔۔ کرنل مائیک نے پوچھا۔

”سر۔ جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق پاکیشیائی ایجنسٹ ایلاس علاقے کے ساتھ لابان کی سرحد سے ایلاس میں داخل ہوں گے اور ہیوما پہنچیں گے جہاں پاکیشیائی فارمولہ موجود ہے اور کرنل ڈیوڈ نے اس بار وہاں انتہائی سخت ترین انتظامات کرائے ہیں۔ ہیڈ کوارٹر کا میجر مارٹن اپنے پورے سیکشن سمیت وہاں پہنچ گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہاک آئی کو بھی فضا میں پہنچا دیا گیا ہے۔ جس کی مدد سے وہ پورے صحراء کی چینگ کریں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ جی پی فائیو کا نمبر ٹو میجر رینالڈ بھی جی پی فائیو کے ایکشن سیکشن سمیت وہاں پہنچ چکا ہے اور کرنل ڈیوڈ صاحب بھی آج اپنے خصوصی ہیلی کاپڑ پر ایلاس پہنچ جائیں گے۔ وہاں انہوں نے اپنا ہیڈ کوارٹر منتخب کر لیا ہے۔ میجر رینالڈ کے ساتھ چار گن شپ ہیلی کاپڑ بھی ہوں

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

آخری تھہ بھی کھنگال سکتا ہوں۔ آپ دو گھنٹے بعد دوبارہ مجھے فون کر لیں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔“ کرنل مائیک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ خالد جو یہودیوں سے بھی زیادہ دولت کا لاقبی ہے دس گنا معاوضے کی خاطر لازماً تفصیلی معلومات حاصل کر لے گا۔ ساترے میں خالد اس کی ایجنسی کا خصوصی ایجنت تھا۔ وہ دولت پرست تھا اور دولت کی خاطر وہ اپنے خلاف بھی معلومات مہیا کرنے سے دربغ نہ کرتا تھا۔ پھر کرنل مائیک نے دو گھنٹے بڑی بے چینی کے عالم میں گزارے اور پھر دو گھنٹے گزرتے ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”لابان کلب۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”کرنل مائیک بول رہا ہوں۔ خالد سے بات کراو۔“ کرنل مائیک نے کہا۔

”لیں سر۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو سر۔ خالد بول رہا ہوں۔“ چند لمحوں بعد خالد کی آواز سنائی دی۔

”فون تو محفوظ ہے۔“ کرنل مائیک نے پوچھا۔

”لیں سر۔ میں دس گنا معاوضہ حاصل کرنے میں کامیاب رہا ہوں جناب۔“ دوسری طرف سے سرت بھرے لجھے میں کہا گیا

مائیک نے کہا۔

”اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ خالد بول رہا ہوں۔“ چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

”کرنل مائیک بول رہا ہوں۔ کیا فون محفوظ ہے۔“ کرنل مائیک نے تیز لجھے میں کہا۔

”آپ کا نام سننے ہی میں نے فون محفوظ کر لیا ہے۔ حکم فرمائیں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”پاکیشیائی ایجنسیوں پر مشتمل ایک گروپ جو کسی بھی میک اپ میں ہو سکتا ہے لابان کی سرحد سے ایلاس میں داخل ہو کر ہیوما پہنچنا چاہتا ہے اس لئے لازماً وہ لوگ ساترے پہنچیں گے اور پھر وہاں سے کس انداز میں وہ آگے بڑھیں گے۔ مجھے ان کے بارے میں تفصیل اور حتیٰ معلومات چاہئیں۔ معاوضہ دس گنا دوں گا۔“ کرنل مائیک نے کہا۔

”دس گنا۔ کیا آپ مذاق تو نہیں کر رہے۔“ دوسری طرف سے ایسے حیرت بھرے لجھے میں کہا گیا جیسے سننے والے کو اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

”ہاں۔ دس گنا۔ لیکن معلومات فوری، مصدقہ اور حتیٰ چاہئیں۔“ کرنل مائیک نے کہا۔

”آپ بے فکر ہیں۔ دس گنا معاوضے کے لئے تو میں زمین کی

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

تو کرنل مائیک کا چہرہ بھی چمک اٹھا۔  
”تفصیل بتاؤ“..... کرنل مائیک نے کہا۔

”چار مردوں اور ایک عورت پر مشتمل ایک گروپ یہاں کے ایک فلسطینی گروپ کے سردار حماس کے پاس پہنچا۔ سردار حماس نے اپنے ایک خاص آدمی حارث کے ساتھ جیپ دے کر انہیں اربد بھجوایا ہے۔ اربد میں سردار ابو عبیدہ کے پاس یہ لوگ گئے ہیں اور میں نے یہ بھی معلوم کر لیا ہے کہ سردار ابو عبیدہ کے لڑکے حماد کا سرال ہیوما میں ہے اس لئے یہ لوگ لا محلہ اربد سے اسرائیل سرحد میں داخل ہوں گئے“..... خالد نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔  
”کیا وہاں اربد میں تمہارا کوئی آدمی ہے۔ میں تفصیلی معلومات چاہتا ہوں“..... کرنل مائیک نے بے چین سے لجھ میں کہا۔

”وہاں ایک خاص آدمی ہے لیکن“..... خالد نے کہا۔  
”تم فکر مت کرو۔ اس کا علیحدہ معاوضہ دوں گا“..... کرنل مائیک نے کہا۔

”جناب۔ اس آدمی کو بھاری رقم دینا پڑے گی“..... خالد نے کہا۔

”تم فکر مت کرو۔ رقم جتنی بھی ہو گی وہ علیحدہ ملے گی اور تمہارا دس گنا معاوضہ بھی علیحدہ ملے گا“..... کرنل مائیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے سر۔ پھر آپ مجھے مزید دو گھنٹے کا وقت دیں“..... خالد

نے مرت بھرے لجھے میں کہا۔

”لیکن یہ سن لو کہ مجھے عام معلومات نہیں چاہئیں۔ جس راستے سے وہ جائیں اس راستے کے بارے میں تفصیلی معلومات چاہئیں“۔  
کرنل مائیک نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں۔ میرا آدمی سردار ابو عبیدہ کا خاص ملازم ہے اس لئے سب کچھ معلوم ہو جائے گا اور معلومات بھی جتنی ہوں گی“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے“..... کرنل مائیک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”ایک بار مجھے معلومات مل جائیں پھر میں صدر صاحب کو بتاؤ گا کہ کرنل مائیک کیا کر سکتا ہے اور کیا نہیں“..... کرنل مائیک نے رسیور رکھ کر بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے مزید دو گھنٹے جس طرح گزارے یہ اس کا دل ہی جانتا تھا۔ دو گھنٹے بعد اس نے ایک بار پھر خالد سے رابطہ کیا۔

”سر۔ تفصیل معلوم ہو گئی ہے۔ اس آدمی کو مجھے دس ہزار ڈالرز دینے کا وعدہ کرنا پڑا ہے“..... خالد نے کہا۔

”میں نے کہا ہے کہ رقم کی بات مت کرو۔ جو تم کہو گے وہی ملے گا“..... کرنل مائیک نے انتہائی بے چین سے لجھ میں کہا۔

”سر۔ اربد کے سردار ابو عبیدہ کے بیٹے حماد نے اس گروپ کو لابان سے شام کے سرحدی علاقے کانترا اور پھر کانترا سے وہ لوگ اسرائیلی سرحدی شہر کراز پہنچیں گے اور کراز سے وہ بھیرہ گلیلی میں

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

لانچ کے ذریعے سفر کر کے سیدھے ہیوما پہنچ جائیں گے اور یہ ایسا راستہ ہے جس پر چینگ خٹ نہیں ہے۔۔۔ خالد نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ واقعی یہ انتہائی محفوظ راستہ ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب بات صحیح میں آگئی ہے۔ کیا یہ لوگ روانہ ہو گئے ہیں؟۔۔۔ کرنل مائیک نے تیز لمحے میں کہا۔

”لیں سر۔ یہ لوگ دو جیپوں میں سفر کر رہے ہیں۔ ایک جیپ میں یہ گروپ ہے جبکہ دوسری جیپ میں سردار ابو عبیدہ کا بیٹا حماد ہے۔ یہ حماد انہیں اسرائیل کے سرحدی شہر کراز تک پہنچا کر واپس چلا جائے گا۔ اس سے آگے یہ لوگ خود جائیں گے۔۔۔ خالد نے کہا۔

”لیکن آگے ان کی رہنمائی اور مدد کون کرے گا۔ انہوں نے لانچوں میں سفر کرنا ہے اور بحیرہ گلیلی میں خاص چینگ بھی ہوتی ہے۔۔۔ کرنل مائیک نے کہا۔

”میں نے پوچھا تھا جناب۔ تو میرے آدمی نے بتایا کہ کراز میں حماد کا ایک دوست ہے جس کا نام ابو نجد ہے۔ ابو نجد کا بحیرہ گلیلی میں لانچوں کا ٹھیکہ ہے۔ وہ انہیں اپنی مخصوص لانچوں میں بحیرہ گلیلی کراس کر کر ہیوما پہنچائے گا۔ ہیوما میں یہ کہاں جائیں گے یہ معلوم نہیں ہوسکا۔۔۔ خالد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تمہارا معاوضہ اور انعام پہنچ جائے گا۔۔۔ کرنل مائیک نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ساتھ پڑے ہوئے انٹر کام کا

رسیور اٹھایا اور دو نمبر پر لیں کر دیئے۔

”لیں سر۔۔۔ دوسری طرف سے ایک موڈبانہ آواز سنائی دی۔

”می مجر جیمز کو بھیجو میرے پاس۔ فوراً۔ ابھی اور اسی وقت۔۔۔ کرنل مائیک نے تیز لمحے میں کہا۔

”لیں سر۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل مائیک نے رسیور رکھ دیا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد کا نوجوان جس نے سوت پہنچا ہوا تھا اندر داخل ہوا اور اس نے باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

”بیٹھو می مجر جیمز۔۔۔ کرنل مائیک نے تیز لمحے میں کہا تو می مجر جیمز کی دوسری طرف موڈبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

”سنو۔ ہم نے جی پی فائیو سے شکار چھیننا ہے تاکہ صدر صاحب کو معلوم ہو سکے کہ بلیک آئی کسی بھی طرح جی پی فائیو سے کم نہیں ہے۔ کیا تم اس کام کے لئے تیار ہو؟۔۔۔ کرنل مائیک نے کہا تو می مجر جیمز بے اختیار چونک پڑا۔

”میں تیار ہوں سر۔ آپ حکم فرمائیں۔۔۔ می مجر جیمز نے کہا۔

”تو سنو۔ پاکیشیائی گروپ ہیوما پہنچنے کے لئے لابان کے سرحدی شہر اربد پہنچ چکا ہے۔ اربد سے یہ لوگ وہاں کے سردار ابو عبیدہ کے بیٹے حماد کے ذریعے شام کے سرحدی شہر کانترا پہنچیں گے۔ کانترا سے یہ اسرائیل کے سرحدی شہر کراز پہنچیں گے اور پھر کراز سے بحیرہ گلیلی میں لانچ کے ذریعے سفر کر کے دوسرے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کنارے پر واقع ہیوما پہنچ جائیں گے۔ اس طرح یہ لوگ ایلاس میں سرے سے داخل ہی نہیں ہوں گے اور جی پی فائیو کی ساری توجہ ایلاس پر ہی رہے گی جبکہ ہم نے اس گروپ کو جو ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل ہے ہلاک کرتا ہے اور پھر ان کی لاشیں ہم صدر صاحب کے سامنے رکھیں گے تو صدر صاحب کو معلوم ہو جائے گا کہ بلیک آئی، جی پی فائیو سے کہیں تیز ہے۔۔۔ کرنل مائیک نے کہا۔

”اوہ واقعی۔ یہ ایسا راستہ ہے کہ ایلاس میں ہونے والی تمام چیلنج بے کار جائے گی اور یہ لوگ ہیوما پہنچ جائیں گے۔۔۔ میجر جیمز نے قدرے حرمت بھرے لجھے میں کہا۔

”میں چاہتا ہوں کہ انہیں اس وقت ہلاک کیا جائے جب یہ ہیوما پہنچ جائیں تاکہ ہم صدر صاحب کو بتاسکیں کہ اگر ہم ہوشیار نہ ہوتے تو جی پی فائیو کو تو یہ لوگ ڈاچ دے چکے تھے۔۔۔ کرنل مائیک نے کہا۔

”لیکن ہیوما میں بھی تو جی پی فائیو کا سیٹ اپ ہے جناب۔ ہمارا نہیں ہے اور جیسے ہی ہم وہاں پہنچے جی پی فائیو کو علم ہو جائے گا اور آپ کرنل ڈیوڈ کی فطرت سے بخوبی واقف ہیں۔۔۔ میجر جیمز نے کہا۔

”تمہاری بات درست ہے۔ پھر ہم کیوں نہ ان کے خلاف پکنگ کراز میں کر لیں۔۔۔ کرنل مائیک نے کہا۔

”جناب۔ پھر جی پی فائیو کو یہ کہنے کا موقع مل بئے گا کہ اگر ہم انہیں نہ پکڑتے تو جیسے ہی یہ لوگ کراز سے آگے بڑھتے جی پی فائیو انہیں پکڑ لیتی۔۔۔ میجر جیمز نے کہا۔

”تو پھر تم بتاؤ کہ کیا جائے۔۔۔ کرنل مائیک نے کہا۔

”میری تجویز ہے جناب کہ ہم ہیوما کے مشرق کی طرف بھیرہ گلیلی کے شمالی علاقہ سنیلا میں پکنگ کر لیں اور انہیں زیر و سیطلاشت کے ذریعے چیک کرتے رہیں۔ ہیوما میں لازماً یہ کسی نہ کسی جگہ نہ ہریں گے۔ آپ صدر صاحب کو باقاعدہ اطلاع دے کر ان پر چھاپہ مار دیں۔۔۔ میجر جیمز نے کہا۔

”لیکن اگر صدر صاحب نے کرنل ڈیوڈ کو حکم دے دیا تب۔ نہیں۔ میں انہیں پہلے ہلاک کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ کرنل مائیک نے کہا۔

”تو پھر ایک ہی صورت ہے کہ ہم بھیرہ گلیلی اور کراز کے درمیانی راستے پر پکنگ کر لیں۔ ایک ہی سڑک ہے جو کراز سے نکلتی ہے اور بھیرہ گلیلی پر جا کر ختم ہو جاتی ہے۔ اس سڑک پر کوئی چیک پوسٹ نہیں ہے بلکہ چیک پوسٹ بھیرہ گلیلی کے مغربی کنارے پر ہے اور اس چیک پوسٹ کا تعلق فوج سے ہے اور وہاں میرا ایک دوست کیپٹن سارجر تعینات ہے۔ سارجر ہم سے مکمل تعاون کرنے نے کہا۔ صرف اسے لائق دینا پڑے گا کہ اسے ہم بلیک آئی میں شامل کر لیں گے۔ ہم ان لوگوں کو وہاں ہلاک کریں گے اور پھر ظاہر یہ

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کریں گے کہ ہم نے انہیں علاقہ سمندرا میں پکڑا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ لوگ کراز سے علاقہ سمندرا میں داخل ہو کر وہاں سے ہیوما جا رہے تھے۔۔۔۔۔ میجر جیمز نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ اگر ایسا ہو جائے تو پھر واقعی ہمارا ہاتھ بھی اونچا ہو جائے گا اور کرنل ڈیوڈ کو بھی شکایت کرنے کا موقع نہ ملے گا۔“ کرنل مائیک نے سرت بھرے لبجے میں کہا۔

”یہ لوگ کب تک وہاں پہنچ جائیں گے؟“۔۔۔۔۔ میجر جیمز نے پوچھا۔

”یہ اربد سے شام کے سرحدی شہر کانترا کے لئے روانہ ہو چکے ہیں اور یہ بتا دوں کہ یہ لوگ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتے ہیں اس لئے ہمیں جس قدر جلد ممکن ہو سکے کراز پہنچ جانا چاہئے۔۔۔۔۔ کرنل مائیک نے کہا۔

”کراز نہیں سر۔ علاقہ سمندرا۔ ہم وہاں اپنا ہیڈ کوارٹر بنائیں گے۔ میں جا کر اپنے دوست سے بات کروں گا۔ پھر میں اپنے آدمیوں سمیت وہاں چیک پوسٹ پروفوجی یونیفارم میں رہوں گا۔ ان لوگوں کو چیک کر کے اور ہلاک کر کے میں انہیں علاقہ سمندرا کے ہیڈ کوارٹر میں لے آؤں گا۔ پھر وہاں سے آپ آگے کا بندوبست کر سکتے ہیں یا وہیں سے صدر صاحب کو اطلاع دے سکتے ہیں۔۔۔۔۔ میجر جیمز نے کہا۔

”ایے ہی سہی لیکن یہ سارا انتظام جس قدر جلد ممکن ہو سکے ہونا

چاہئے۔۔۔۔۔ کرنل مائیک نے کہا۔

”یہ لوگ جس قدر بھی تیزی سے کام کریں باس۔۔۔۔۔ بہر حال کل رات کو ہی کراز پہنچیں گے جبکہ ہم آج رات ہی علاقہ سمندرا پہنچ جائیں گے۔ ہم یہاں سے نیلی کاپڑ پر جائیں گے۔ وہاں ہمارا پہلے سے سیت اپ موجود ہے۔۔۔۔۔ میجر جیمز نے کہا۔

”اوکے۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ کرو انتظامات۔۔۔۔۔ لیکن خیال رکھنا۔۔۔۔۔ ہماری فورس میں بھی جی پی فائیو کے مخفر ہو سکتے ہیں اس لئے ایسا نہ ہو کہ ہماری تمام پلانگ کرنل ڈیوڈ تک پہنچ جائے اور وہ ہم سے بھی پہلے کام دکھا جائے اور ہم منہ دیکھتے رہ جائیں۔۔۔۔۔ کرنل مائیک نے کہا۔

”آپ فکر رہیں۔۔۔۔۔ میں رات ہونے سے پہلے ہی انتظامات کروں گا۔۔۔۔۔ میجر جیمز نے کہا تو کرنل مائیک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”کیا رپورٹ ہے سرحد کی طرف سے“..... کرنل ڈیوڈ نے تیز لجھے میں کہا۔

”آدمی وہاں پہنچ گئے ہیں سر۔ ابھی وہ ٹرانسیمیٹر پر رپورٹ دیں گے اس لئے میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ کے سامنے رپورٹ موصول کروں“..... میجر رینالڈ نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر نقشے پر جھک گیا۔ لیکن اسی لمحے میز پر موجود فون کی گھنٹی نج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے چونک کرفون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور ساتھ ہی لاڈر کا بنن پر لیں کر دیا۔

”لیں“..... کرنل ڈیوڈ نے سخت لجھے میں کہا۔

”چارلس بول رہا ہوں سر“..... دوسری طرف سے ایک موڈبانہ آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ کے ساتھ ساتھ میجر رینالڈ بھی چونک پڑا کیونکہ وہ بھی جانتا تھا کہ چارلس بلیک آئی میں ان کا خاص مخبر ہے۔

”کیا ہوا۔ کیوں یہاں کال کی ہے“..... کرنل ڈیوڈ نے تیز لجھے میں کہا۔

”میں نے ہیڈکوارٹر کال کی تھی۔ میری رپورٹ کی اہمیت کے پیش نظر انہوں نے یہاں کا نمبر دیا ہے جناب“..... چارلس نے موڈبانہ لجھے میں کہا۔

”کیا آفت ٹوٹ پڑی ہے بلیک آئی پر۔ کیسی رپورٹ“۔ کرنل ڈیوڈ نے جھلانے ہوئے لجھے میں کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کرنل ڈیوڈ ایلاس کے ایک پاؤانٹ میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ یہ عمارت ایلاس شہر کے نواح میں تھی۔ اس پر پہلے فوجیوں کا قبضہ تھا لیکن جی پی فائیو کے لئے خالی کرا لیا گیا تھا اور کرنل ڈیوڈ نے اسے ایلاس میں جی پی فائیو کا ہیڈکوارٹر بنالیا تھا۔ اس کے سارے انتظامات میجر مارٹن اور میجر رینالڈ نے کئے تھے۔ کرنل ڈیوڈ اپنے خصوصی ہیلی کاپٹر پر یہاں آیا تھا اور اس کا ہیلی کاپٹر اس عمارت کے وسیع میدان میں موجود تھا۔ یہاں باقاعدہ فون موجود تھا۔ کرنل ڈیوڈ کے سامنے ایک نقشہ پھیلا ہوا تھا اور اس نقشے پر جگہ جگہ سرخ دائرے پڑے ہوئے تھے اور نشانات لگے ہوئے تھے۔ کرنل ڈیوڈ اس نقشے پر جھکا ہوا اسے انتہائی غور سے دیکھنے میں مصروف تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور میجر رینالڈ اندر داخل ہوا تو کرنل ڈیوڈ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر سیدھا ہو گیا۔

”لیں سر“..... دوسری طرف سے چارلس نے جواب دیا۔  
”اوکے۔ اگر تمہاری یہ اطلاع درست ثابت ہوئی تو تمہیں دو گنا انعام ملے گا“..... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر چٹخ دیا۔

”اب بولو۔ ہم یہاں بیٹھے نقشے کو پیٹ رہے ہیں اور کرنل مائیک ہمارا شکار چھیننے کے لئے وہاں پہنچ بھی چکا ہے“..... کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ کر سامنے بیٹھے ہوئے میجر رینالڈ پر اس طرح چڑھائی کر دی جیسے سارا قصور میجر رینالڈ کا ہو۔

”کیا یہ آدمی باعتماد ہے جناب“..... میجر رینالڈ نے پوچھا۔  
”ہاں۔ آج سے پہلے تو اس کی کوئی اطلاع غلط ثابت نہیں ہوئی“..... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”تو پھر کچھ دیر انتظار کر لیجئے۔ میرا آدمی جو اطلاع دے گا اس سے یہ بات کنفرم ہو جائے گی کہ چارلس غلط کہہ رہا ہے یا درست۔ اور اگر یہ درست کہہ رہا ہے تو پھر ہم اپنے طور پر نیا سیٹ اپ قائم کر لیں گے۔ بہر حال یہ لوگ آپ کے ہاتھوں ہی ہلاک ہوں گے“..... میجر رینالڈ نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ کا چہرہ یکخت چمک اٹھا۔

”تم دوسرا نقشہ لے آؤ۔ جس میں بھیرہ گلیلی اور علاقہ سینیا شامل ہوتا کہ ہم اس پر غور کر لیں“..... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”لیں سر“..... میجر رینالڈ نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”جناب۔ کرنل مائیک اور میجر جیمز دونوں پاکیشیائی ایجنٹوں کا شکار کرنے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں“..... چارلس نے کہا تو کرنل ڈیوڈ اس طرح اچھلا جیسے کری میں یکخت طاقتو رائیکٹر کرنٹ دوڑ گیا ہو۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ بلیک آئی کا اب پاکیشیائی ایجنٹوں سے کیا تعلق رہ گیا ہے۔ کیا کہہ رہے ہو“..... کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختنے ہوئے کہا۔

”جناب۔ کرنل مائیک نے اپنے مخصوص ذرائع سے معلوم کر لیا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ بھیرہ گلیلی لانچوں سے کراس کر کے ہیوما پہنچ رہے ہیں اور انہیں ہلاک کرنے کے لئے وہ علاقہ سینیا گیا ہے۔ وہاں ان کا سب ہیڈ کوارٹر پہلے سے موجود ہے۔ وہ ہیلی کا پٹر پر سوار ہو کر گئے ہیں“..... چارلس نے کہا۔

”بھیرہ گلیلی۔ لیکن وہ تو شام کی سرحد کی طرف ہے۔ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں کیسے پہنچ سکتے ہیں۔ ننسن“..... کرنل ڈیوڈ نے چیختنے ہوئے کہا۔

”جناب۔ وہ شام کی سرحد سے اسرائیل میں داخل ہو کر بھیرہ گلیلی کو کراس کر کے ہیوما پہنچ رہے ہیں۔ میں نے بڑی مشکل سے یہ بات معلوم کی ہے“..... چارلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا یہ بات حقیقی ہے“..... اس بار کرنل ڈیوڈ نے قدرے زم لبھ میں کہا۔

طرف بڑھ گیا۔

”ہونہے۔ میرے ہاتھ سے شکار چھین رہا ہے۔ میں اسے گولی مار دوں گا۔ اس کرٹل مائیک کو“..... کرٹل ڈیوڈ نے میجر رینالڈ کے باہر جانے کے بعد بڑھاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد میجر رینالڈ واپس اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک اور نقشہ تھا۔ کرٹل ڈیوڈ نے اپنے سامنے میز پر بچھا ہوا نقشہ اٹھا کر اس طرح ایک طرف پھینک دیا جیسے یہ کوئی ردی کاغذ ہو اور پھر جیسے ہی میجر رینالڈ نے ہاتھ میں موجود نقشہ میز پر پھیلایا اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔

”اوہ سنو۔ تمہارے آدمی کی کال ہے“..... کرٹل ڈیوڈ نے چونک کر کہا اور میجر رینالڈ نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے اپنے سامنے رکھ کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ انھوں نی کانگ۔ اوور“..... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”لیں۔ میجر رینالڈ اندنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور“..... میجر رینالڈ نے کہا۔

”جناب۔ پاکیشیائی ایجنسیوں کا گروپ جو ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل ہے جیپ میں سوار ہو کر لاہان کے شہر ساتھے سے اربد پہنچا۔ وہ یہاں اربد کے سردار ابو عبیدہ کے مہمان تھے اور جناب۔ اب یہ گروپ ایک جیپ میں سوار ہو کر شام کے سرحدی

شہر کا نترا گیا ہے۔ سردار ابو عبیدہ کا بیٹا حماد بھی دوسرا جیپ میں سوار ان کے ساتھ ہے اور میں نے سردار ابو عبیدہ کے ایک ملازم کو بھاری رشوت دے کر معلوم کیا ہے کہ سردار حماد نے انہیں ہیوما پہنچنے کا جو راستہ بتایا ہے اس کے مطابق یہ گروپ کا نترا سے اسرائیل میں داخل ہو کر سرحدی شہر کراز پہنچ گا جہاں سے سردار حماد واپس چلا جائے گا جبکہ یہ گروپ کراز سے بھیرہ گلیلی کو لانچ کے ذریعے کراس کر کے ہیوما میں داخل ہو جائیں گے۔ اوور۔ انھوں نے کہا۔

”کیا یہ معلومات حقیقی ہیں۔ اوور۔“..... میجر رینالڈ نے پوچھا۔ ”لیں سر۔ اور سر۔ ایک اور بات بھی میرے نوٹس میں آئی ہے جناب کہ اس آدمی نے بھاری رشوت لے کر یہ ساری باتیں بلیک آئی کے آدمی کو بھی بتا دی ہیں۔ اوور۔“..... انھوں نے کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب تم واپس آ جاؤ۔ اور اینڈ آن۔“..... میجر رینالڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ چارلس نے جو کچھ بتایا ہے وہ سو فیصد درست ہے۔“..... کرٹل ڈیوڈ نے کہا۔

”لیں سر۔ علاقہ سینیلا چونکہ ایلاس میں شامل نہیں ہے اس لئے وہاں بلیک آئی کا سب ہیڈ کوارٹر ہے۔ اگر چارلس ہمیں اطلاع نہ دیتا تو انھوں کی اطلاع ہمارے لئے کافی تھی لیکن اب ہمیں ایلاس جناب۔ اب یہ گروپ ایک جیپ میں سوار ہو کر شام کے سرحدی

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

میں پکنگ کرنے کی بجائے کراز سے پہلے شام کی سرحد پر پکنگ کرنا ہوگی۔..... میجر رینالڈ نے کہا۔

”کہاں۔ کون سے علاقے میں۔ نقشے میں دیکھ کر بتاؤ۔“ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”جناب۔ یہ ہے کانٹرا۔ یہ شام کا سرحدی شہر ہے اور یہ ہے کراز۔ ان کے درمیان تقریباً پچاس کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ یہاں کوئی پختہ سڑک نہیں ہے بلکہ ریت پر سفر کرنا پڑے گا۔ درمیان میں ایک چھوٹا سا نخلستان آتا ہے جس کا نام بیاض ہے۔ اگر ہم بیاض میں ڈیرہ ڈال لیں تو یہ لوگ کانٹرا سے کراز کی طرف جاتے ہوئے سکتے ہیں۔ اس طرح ہم آسانی سے انہیں شکار کر سکتے ہیں اور بلیک آئی بھی منہ دیکھتی رہ جائے گی۔..... میجر رینالڈ نے کہا۔

”لیکن جب ہم اس چھوٹے سے گاؤں میں ہیلی کاپڑ پر پہنچیں گے تو دور دور تک ہماری خبر پہنچ جائے گی اور تم اس شیطان عمران کو نہیں جانتے۔ وہ تو ہزاروں میلوں سے دشمن کی بوسونگھ لیتا ہے۔“ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”جناب۔ وہ درمیان میں ہوں گے۔ پھر ہمارا ایک سیکشن سرحد پر پہنچ جائے گا۔ دوسرا بیاض میں۔ پھر یہ بھاگنا بھی چاہیں گے تو نہ بھاگ سکیں گے۔..... میجر رینالڈ نے کہا۔

”فرض کیا کہ یہ درمیان میں ہوں اور انہیں ہمارے بارے میں

اطلاع مل جائے تو یہ کہاں جا سکتے ہیں۔ نقشے میں دیکھ کر بتاؤ۔“ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”صحرا میں ہی جائیں گے۔ چاہے یہ واپس جائیں چاہے دائیں جائیں یا باسیں اور ہمارے پاس ہیلی کاپڑ ہوں گے۔ ہم ان پر میزائل فائر کر سکتے ہیں اور اس طرح ان کا آسانی سے خاتمه کر سکتے ہیں۔“ میجر رینالڈ نے کہا۔

”دائیں باسیں نخلستان کتنے فاصلے پر ہیں۔“..... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

”جناب۔ باسیں طرف دو سو کلومیٹر تک کوئی نخلستان نہیں ہے اور دائیں طرف ایک سو کلومیٹر تک کوئی آبادی نہیں ہے۔ یہ کہاں جا سکیں گے۔“..... میجر رینالڈ نے کہا۔

”ہونہے۔ تمہاری بات درست ہے۔ یہاں پہنچ کر یہ لوگ واقعی نے کہا۔

”پھنس جائیں گے۔“..... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”لیں سر۔ پھر ان کے نجع نکلنے کا ایک فیصد بھی چانس باقی نہ رہے گا۔“..... میجر رینالڈ نے کہا تو کرنل ڈیوڈ کے چہرے پر یہ لکھت سرست کے تاثرات ابھر آئے۔

”ٹھیک ہے۔ میجر مارٹن اپنے سیکشن کے ساتھ سرحد پر پکنگ کرے گا جبکہ تم اپنے سیکشن کے ساتھ بیاض میں اور میں کراز میں تاکہ یہ لوگ کسی صورت بھی نہ نکل سکیں۔“..... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔ اس نے اپنے آپ کو کراز میں اس لئے رکھنے کی بات سوچی تھی کہ

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

اس کی عادت تھی کہ وہ براہ راست عمران کے مقابلے پر نہ آتا تھا اور چونکہ اسے یقین تھا کہ میجر رینالڈ ان لوگوں کا بیاض میں ہی خاتمہ کر دے گا اس لئے اس نے اپنے لئے کراز کا انتخاب کیا تھا۔

”لیں سر۔ یہ بہترین پلانگ ہے۔ میں ان لوگوں کو ہلاک کر کے ان کی لاشیں آپ کے قدموں میں لا کر رکھ دوں گا“..... میجر رینالڈ نے سرت بھرے لبجے میں کہا کیونکہ کرنل ڈیوڈ نے اپنے لئے کراز کا انتخاب کر کے میدان جنگ اس کے لئے کھلا چھوڑ دیا ہے اور یہی بات میجر رینالڈ کو پسند آئی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہ آسانی سے ان کا خاتمہ کر لے گا اور چونکہ یہ خاتمہ اس کے ہاتھوں ہو گا اس لئے صدر اور اعلیٰ حکام کی نظروں میں اصل ہیرودی ہی ہو گا۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ کرنل ڈیوڈ اس کارناٹے کا سہرا اپنے سر باندھے گا لیکن اس کے باوجود اسے یقین تھا کہ اصل بات سامنے آ جائے گی۔

”میجر مارٹن کو بلاو۔ جلدی۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ کراز پہنچ جائیں اور ہم پلانگ ہی کرتے رہ جائیں“..... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو میجر رینالڈ سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

سردار ابو عبیدہ کا بیٹا سردار حماد لمبے قد اور قدرے بھاری جسم کا آدمی تھا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی ہر وقت طاری رہتی تھی۔ وہ اس وقت عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ایک بڑی جیپ جوریت پر چلنے کے لئے خصوصی طور پر بنائی گئی تھی، میں سوار تھا۔ ڈرائیور سیٹ پر حارث تھا جو عمران کے ساتھ لابان سے آیا تھا اور سردار حماد اسے بھی پنے ساتھ کراز تک لے آیا تھا۔ حارث کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر سردار حماد اور عقبی سیٹوں پر عمران اور اس کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔

عمران نے سردار حماد کے ساتھ مل کر ہیوما پہنچنے کا جو راستہ تلاش کیا تھا اس بارے میں عمران کو یقین تھا کہ وہ جی پی فائیو اور فوجیوں کی چیکنگ سے نجٹ کر ہیوما پہنچ جائیں گے۔ سردار حماد نے اسے یقین دلایا تھا کہ راستے میں کہیں بھی ان کے لئے کوئی رکاوٹ

آپ کو احساس ہی نہیں ہو سکتا،..... عمران نے کہا۔  
”کیسے خطرات۔ کچھ وضاحت تو کریں،..... سردار حماد نے اسی طرح ناگوار سے لبجے میں کہا۔ شاید اسے عمران کی باتیں ناگوار گز رہی تھیں۔

”کیا ایسا ممکن ہے کہ ہم کانترا میں رک جائیں اور آپ کا کوئی آدمی کانترا سے کراز تک چیلنج کر کے واپس آ کر رپورٹ دے کر راستہ کلیئر ہے یا نہیں،..... عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے کہا۔

”ہاں۔ کیوں نہیں۔ لیکن راستہ ظاہر ہے صاف ہو گا۔ وہاں کون ہو گا۔ تمام چیلنج تو ایلاس میں ہو رہی ہے،..... سردار حماد نے کہا۔

”سردار حماد۔ آپ کو ابھی علم نہیں ہے کہ ہم لوگ کس خطرے سے دوچار ہونے جا رہے ہیں۔ جی پی فائیو اور اس کا انچارج کرنل ڈیوڈ بے حد شاطر آدمی ہے اور پھر اس کے مخبر بھی جگہ جگہ موجود ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس تک ہماری پلانگ پہنچ چکی ہو اور وہ کراز میں یا کانترا میں یا کراز کے درمیان ہماری گھات لگائے بیٹھا ہو یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس نے پکنگ بجیرہ گلیلی میں کر رکھی ہو۔“ عمران نے کہا۔

”یہ بات تو سو فیصد غلط ہے کہ ہمارا آدمی مخبر ہو سکتا ہے۔ باقی راستہ نہیں ہے۔ لیکن جن خطرات کی بو میں سونگھ رہا ہوں اس کا

نہیں آئے گی کیونکہ وہ سرے سے ایلاس میں داخل ہی نہیں ہوں گے اس لئے وہ لا بان کی سرحد سے اسرائیل میں داخل ہونے کی بجائے لا بان سے شام اور پھر شام سے اسرائیلی سرحدی شہر کراز پہنچیں گے اور کراز سے رخ موز کر وہ سیدھے بجیرہ گلیلی کو کراس کر کے ہیوما میں داخل ہو جائیں گے۔ اس طرح کسی کو کانوں کا ن خبر تک نہ ہو گی۔ عمران عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے گھنٹوں پر نقشہ پھیلا ہوا تھا اور وہ اس نقشے کو اس طرح غور سے دیکھا رہا تھا جیسے وہ اسے زبانی یاد کرنا چاہتا ہو۔

”کیا آپ اس راستے سے مطمئن نہیں ہیں،..... اچانک سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے سردار حماد نے مڑکر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں تو مطمئن ہوں لیکن میری چھٹی حصہ مطمئن ہیں ہو رہی ہے۔ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ ہم پکے ہوئے پھلوں کی طرح دشمنوں کی جھوپیوں میں گرنے کے لئے جا رہے ہیں،..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر اس کا یہی حل ہے کہ ہم یہاں سے واپس چلے جائیں اور کوئی دوسرا راستہ اختیار کریں،..... سردار حماد نے قدرے ناگوار سے لبجے میں کہا۔

”یہ بات نہیں ہے سردار حماد۔ اس کے علاوہ دوسرا کوئی محفوظ راستہ نہیں ہے۔ لیکن جن خطرات کی بو میں سونگھ رہا ہوں اس کا

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

سردار حماد نے اور زیادہ غصیلے لمحے میں کہا اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ عمران بھی خاموش ہو گیا۔ جیپ اس وقت شام کے علاقے میں ریت پر سفر کرتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد وہ کانترا پہنچ گئے۔ یہاں کے ایک سردار یا سرکے ذیرے پرانہوں نے پڑا تو کیا۔ سردار یا سر، سردار حماد کا بے حد قربی دوست تھا۔

”hart۔ کیا تم کراز تک جا کر چیکنگ کر سکتے ہو“..... عمران نے حارت سے کہا۔

”کیا مجھے جیپ پر جانا ہو گا“..... حارت نے پوچھا۔

”نہیں۔ اونٹ پر جاؤ۔ اس طرح تم پرشک نہیں کیا جائے گا۔“..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ مجھے کالا اونٹ مہیا کر دیجئے۔ میں جیپ سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے کراز پہنچ کر اسی تیز رفتاری سے واپس بھی آ جاؤں گا۔“..... حارت نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”سردار حماد۔ کیا یہاں کالا اونٹ مل جائے گا۔“..... عمران نے ایک طرف بیٹھے ہوئے سردار حماد سے کہا۔

”ہاں۔ کیوں۔“..... سردار حماد نے چونک کر پوچھا۔

”میں حارت کو کراز تک چیکنگ کے لئے بھجوانا چاہتا ہوں۔“..... عمران نے کہا تو سردار حماد نے ہونٹ بھینختے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب سردار یا سر اندر آیا تو سردار حماد نے اسے

حارت کو کالا اونٹ مہیا کرنے کا کہہ دیا۔ ”ٹھیک ہے۔ پیشگی چیکنگ ضروری ہے۔ آؤ حارت۔ میں تمہیں اونٹ بھی دلوادیتا ہوں اور ساتھ ہی کراز میں اپنے دوست سردار ولید کے نام رقعہ بھی دے دیتا ہوں۔ اس طرح اگر چیکنگ ہو بھی رہی ہو گی تو تم پرشک نہیں کیا جاسکے گا۔“..... سردار یا سر نے کہا اور واپس اندر کی طرف مڑ گیا۔ حارت بھی اس کے پیچھے چلا گیا اور پھر وہ سب کھانا کھانے کے بعد آرام کرنے کے لئے وہیں لیٹ گئے۔

”عمران صاحب۔ سردار حماد کا موڈ ٹھیک نہیں ہے۔“..... صدر نے آہستہ سے سرگوشی کرتے ہوئے عمران سے کہا۔

”اس کے موڈ کی خاطر میں اپنے ساتھیوں کو رسک میں نہیں ڈال سکتا۔“..... عمران نے خشک لمحے میں کہا۔ ”لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ ایسا ہو رہا ہو گا جیسا تم سوچ رہے ہو۔“..... جو لیا نے کہا۔

”ضروری تو نہیں لیکن ہمیں ہر قدم چونک چونک کر رکھنا ہو گا۔“..... عمران نے کہا تو جو لیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً تین گھنٹوں کے بعد حارت واپس اندر داخل ہوا تو عمران اور اس کے ساتھی چونک کر سیدھے ہو گئے۔ اسی لمحے سردار حماد اور سردار یا سر بھی اندر آ گئے۔ وہ دوسرے کمرے میں تھے اور انہیں شاید حارت کی واپسی کی اطلاع مل گئی تھی۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

”کیا رپورٹ ہے حارث“..... سردار حماد نے قدرے طنزیہ لجھ میں کہا۔

کوئی راستہ بھی ہے یا نہیں“..... عمران نے خشک لجھ میں کہا۔  
”نہیں۔ اور کوئی راستہ نہیں ہے“..... سردار یاسر نے کہا۔

”صفدر اور تنوری۔ تم دونوں حارث کے ساتھ جاؤ اور سرحد کے قریب جو لوگ موجود ہیں انہیں ہلاک کر کے دونوں گن شپ ہیلی سے کراز تک جی پی فائیو چینگ کر رہی ہے۔ سرحد سے تھوڑا آگے بھی جی پی فائیو گھات لگائے موجود ہے۔ دو گن شپ ہیلی کا پڑ بھی موجود ہیں۔ مجھے انہوں نے چیک کیا لیکن سردار یاسر کے رقعہ کی وجہ سے مجھے جانے دیا گیا۔ البتہ مجھ سے سردار عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھ چکھ کی گئی لیکن میں نے انہیں بتایا کہ یہاں کوئی اجنبی نہیں آیا۔ پھر آگے درمیانی چھوٹے نخلستان بیاض میں بھی جی پی فائیو کے دو گن شپ ہیلی کا پڑ موجود ہیں اور جی پی فائیو بھی موجود ہے۔ یہاں مجھ سے سختی سے پوچھ چکھ کی گئی۔ اس کے بعد کراز میں باقاعدہ جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ موجود ہے اور وہ سب اس انداز میں وہاں موجود ہیں جیسے انہیں ہمارے راستے کا پہلے سے علم ہو۔..... حارث نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے جناب“..... حارث نے جواب دیا۔  
”اسلئے جیپ میں ہے۔ وہ لے لو۔ خیال رکھنا اس کی اطلاع حماد کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے حارث کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

”یہ تو بہت برا ہوا سردار عمران۔ آپ اب کیا کریں گے“۔ سردار یاسر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔  
”تمہارا کیا پروگرام ہے۔ کیا گن شپ ہیلی کا پڑوں سے بیاض اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ حارث کو ساتھ لے کر باہر چلے گئے۔

”تمہارا کیا پروگرام ہے۔ کیا گن شپ ہیلی کا پڑوں سے بیاض سارے بجا رہی تھی۔ اب آپ بتائیں کہ اس راستے سے ہٹ کر

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”نہیں۔ ہم گن شپ ہیلی کاپڑوں میں سرحد کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتے ہوئے سیدھے بھیرہ ٹکلی پہنچیں گے اور اگر یہ ہیلی کاپڑ راستے میں نہ اڑائے گے تو ان کے ذریعے ہم ہیوما پہنچ جائیں گے۔“..... عمران نے کہا۔

”یہاں سے فالتو پڑوں لیا جا سکتا ہے۔ گن شپ ہیلی کاپڑوں میں اضافی فیول ٹینک موجود ہوتے ہیں۔“..... کیپشن شکیل نے کہا۔

”ہاں۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا اور کیپشن شکیل دونوں خاموش ہو گئے۔

کرٹل ڈیوڈ کراز کی ایک عمارت میں آفس کے انداز میں بجے ہوئے کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے میز پر ٹرانسیمیٹر موجود تھا اور وہ بار بار ٹرانسیمیٹر کی طرف اس انداز سے دیکھ رہا تھا جیسے اسے یقین ہو کہ ٹرانسیمیٹر کی سیٹی نج رہی ہے لیکن آواز اسے سنائی نہیں دے رہی۔ ادھر مجرم مارٹن شام کی سرحد پر اپنے سیکشن سمیت موجود تھا جبکہ مجرم رینالڈ بیاض میں تھا لیکن ابھی تک ان میں سے کسی کو بھی کال نہیں آئی تھی حالانکہ اس کے اندازے کے مطابق اب تک تو عمران اور اس کے ساتھیوں کو کراز تک پہنچ جانا چاہئے تھا۔ پھر وہ یہ سوچ کر خاموش ہو جاتا کہ ہو سکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی رات پڑنے کا انتظار کر رہے ہوں۔ ویسے اب وہ سوچ رہا تھا کہ اس سے غلطی ہوئی ہے۔ اسے کم از کم ایک آدمی کانترا بھجوانا چاہئے تھا تاکہ وہاں سے روپرٹیں مل سکتیں۔ لیکن ظاہر ہے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

اب اس کا وقت نہیں رہا تھا۔

بھی اسے خیال آتا کہ عمران تو شیطان ہے۔ نجاتے وہ کیا سوچ رہا ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ بیٹھا رہ جائے اور عمران کسی پراسرار راستے سے ہیوما پہنچ جائے۔ گوہیوما میں بھی اس کا سیت اپ موجود تھا لیکن ظاہر ہے عمران کا مقابلہ تو وہ خود ہی کر سکتا تھا اس لئے وہ بڑی بے چینی سے بار بار ٹرانسیمیٹر کی طرف دیکھ رہا تھا اور پھر طویل انتظار کے بعد ٹرانسیمیٹر سے سیٹی کی آواز یکخت سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے بھلی کی سی تیزی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسیمیٹر کا بٹن پر لیس کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ مجررینالد کالنگ۔ اور۔“..... مجررینالد کی متوضی آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

”لیں۔ کرنل ڈیوڈ اشنڈنگ یو۔ کیا ہوا۔ کیا مارے گئے ہیں شیطان۔ اور۔“..... کرنل ڈیوڈ نے تیز لمحے میں کہا۔

”سر غصب ہو گیا۔ سرحد کے قریب مجرر مارٹن کے سیکشن کی لاشیں بکھری پڑی ہیں۔ مجرر مارٹن اور اس کے دونوں گپ شپ ہیلی کاپٹر غائب ہیں۔ اور۔“..... دوسری طرف سے مجررینالد کی آواز سنائی دی۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم پاگل تو نہیں ہو گئے۔ اور۔“..... کرنل ڈیوڈ نے ہدیانی انداز میں چھنتے ہوئے کہا۔

”سر۔ میرے ایک آدمی نے جو ایک اوپنچے درخت پر دوربین

سمیت موجود تھا ان گن شپ ہیلی کاپٹر کو سرحد کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تو اس نے مجھے اطلاع دی اور میں حیران رہ گیا۔ میں فوراً اپنے ہیلی کاپٹر پر وہاں پہنچا تو وہاں موجود سب افراد ہلاک ہو چکے تھے اور مجرر مارٹن اور دونوں گن شپ ہیلی کاپٹر غائب تھے۔ اور۔“..... مجررینالد نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یقیناً یہ کارروائی اس عمران کی ہو گی اور اسے اب ہیلی کاپٹر زمل گئے ہیں۔ اب وہ لازماً ان پر ہیوما پہنچے گا۔ تم اپنا سارا سیت اپ سمیت لو اور فوراً ہیوما سب ہیڈ کوارٹر پہنچو۔ میں بھی وہیں پہنچ رہا ہوں۔ جلدی کرو۔ اور۔“..... کرنل ڈیوڈ نے چھنتے ہوئے کہا۔

”سر۔ اگر آپ کہیں تو میں اپنے ہیلی کاپٹر پر ان کو چیک کروں اور جیسے ہی یہ نظر آئیں انہیں مار گراو۔ اور۔“..... مجررینالد نے کہا۔

”احمق آدمی۔ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ تم نے انہیں کیا مارنا ہے۔ وہ تمہیں تمہارے ہیلی کاپٹر سمیت بھسم کر دیں گے۔ وہ ایسے ہی لوگ ہیں اس لئے جیسے میں کہہ رہا ہوں ویسے کرو۔ اور اینڈ آل۔“..... کرنل ڈیوڈ نے چھنتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسیمیٹر آف کر دیا اور اٹھ کر دوڑتا ہوا باہر پہنچ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کا خصوصی ہیلی کاپٹر تیزی سے پرواز کرتا ہوا ہیوما کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ہیوما پہنچ کر اس نے سب ہیڈ کوارٹر کے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

باہر ہیلی کا پھر اتر دیا اور پھر وہ نیچے اتر کر دوڑتا ہوا اپنے سب ہیڈ کوارٹر کے آفس میں داخل ہوا جہاں میز پر ٹرانسیمیٹر موجود تھا۔ اس نے اس پر میجر رینالڈ کی خصوصی فریکنیسی ایڈ جسٹ کی اور پھر بن آن کر کے اس نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ اور۔"..... کرنل ڈیوڈ نے مسلسل کال دیتے ہوئے کہا۔

"لیں سر۔ میجر رینالڈ اندنگ یو۔ اور۔"..... تھوڑی دیر بعد میجر رینالڈ کی آواز سنائی دی۔

"تم کہاں ہو۔ اب تک یہاں ہیوما کیوں نہیں پہنچے۔ اور۔" کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"جناب۔ میں نے وہ دونوں ہیلی کا پھر شام کی سرحد سے نکل کر بحیرہ گلیلی کی طرف جاتے دیکھے ہیں۔ میں ان کا تعاقب کر رہا ہوں اور موقع ملتے ہی میں انہیں آسانی سے ہٹ کر دوں گا۔ اور۔" میجر رینالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر انہیں ہٹ کرنا ہے تو بحیرہ گلیلی سے پہلے ہی ہٹ کر دو ورنہ وہاں وہ بلیک آئی اور اس کا کرنل مائیک موجود ہو گا۔ وہ سارا کریڈٹ اپنے کھاتے میں ڈال لے گا۔ اور۔"..... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"لیں سر۔ اور۔"..... میجر رینالڈ نے کہا۔

"تم نے خصوصی ٹریننگ لی ہوئی ہے یا نہیں۔ اور۔"..... کرنل

ڈیوڈ نے پوچھا۔

"لیں سر۔ اور نہ صرف گن شپ پائلٹ کی ٹریننگ لی ہوئی ہے بلکہ میں نے اس نے فیلڈ میں ون آرسی بھی حاصل کیا ہوا ہے۔ اور۔"..... میجر رینالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر ٹھیک ہے۔ لیکن اس کے باوجود انتہائی ہوشیار رہنا۔ عمران اور اس کے ساتھی مجسم شیطان ہیں۔ اور۔"..... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔ "لیں سر۔ اور۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مجھے فوری رپورٹ دینا۔ اور اینڈ آل۔"..... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسیمیٹر آف کیا اور پھر میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

"میجر راجر بول رہا ہوں۔"..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ یہ ہیوما سب ہیڈ کوارٹر کا انچارج تھا۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ ہیوما میں موجود اپنے تمام آدمیوں کو ریڈ الٹ کر دو اور تم نے بھی ریڈ الٹ رہنا ہے۔ پاکیشیائی ایجنت دو گن شپ ہیلی کاپڑوں میں سوار ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہیلی کاپڑوں کے ذریعے ہی ہیوما میں داخل ہوں۔ تم نے انہیں ہر صورت میں مار گرانا ہے۔ بغیر اتنا پتہ کئے۔ سنا ہے تم نے۔"۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"لیکن گن شپ ہیلی کاپڑ تو میجر رینالڈ کے پاس بھی ہیں جناب

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

اس لئے تصدیق تو ضروری ہوگی جناب،”..... میجر راج نے قدرے سہمے ہوئے لجھے میں کہا۔

”میں کہہ رہا ہوں کہ تم نے بغیر اتا پتہ کئے گن شپ ہیلی کاپڑوں کو مار گرانا ہے اور تم مجھے مشورہ دے رہے ہو۔ نانس۔ اگر اس میں میجر رینالڈ بھی مر جاتا ہے تو اسرائیل کو اس کی کوئی پرواہ نہیں لیکن ان شیطان ایجنسوں کی موت ضروری ہے۔ اگر تم تصدیق کے چکر میں پڑ گئے تو وہ تمہارے سروں پر پہنچ جائیں گے۔ نانس،“..... کرنل ڈیوڈ نے ہدیانی انداز میں چیختنے ہوئے کہا۔

”لیں سر۔ لیں سر۔ آپ درست فرماتے ہیں سر“..... دوسری طرف سے سہمے ہوئے لجھے میں کہا گیا۔

”اور سنو۔ اگر کوئی کوتاہی ہوئی تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں گولی مار دوں گا،“..... کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر پہنچ دیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
®  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

عمران اپنے ساتھیوں سمیت دو گن شپ ہیلی کاپڑوں میں سوار شام کی سرحد کے اندر اڑتے ہوئے واپس لایاں کی سرحد کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ گن شپ ہیلی کاپڑوں میں چونکہ فالتو آدمیوں کے بیٹھنے کی گنجائش نہیں ہوتی اس لئے اس کے ساتھی دو ہیلی کاپڑوں میں بیٹھنے ہوئے تھے۔ عمران کے ساتھ صدر تھا جبکہ دوسرے ہیلی کاپڑ کی پائلٹ سیٹ پر تنوری اور اس کے ساتھ جولیا تھی جبکہ کیپشن شکلیں عقبی طرف تقریباً ٹھندا ہوا بیٹھا تھا۔ صدر اور تنوری نہ صرف دونوں گن شپ ہیلی کاپڑ لے آئے تھے بلکہ وہ میجر مارٹن کو بھی بے ہوش کر کے ساتھ لے آئے تھے اور پھر میجر مارٹن سے انہیں تمام صورت حال کا علم ہو گیا تھا اور یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ بلیک آئی کے کرنل مائیک نے بیکرہ گلیلی کے ساتھ علاقہ سینیا میں ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا ہے اور وہ وہاں موجود ہے تاکہ جیسے ہی عمران اور

ہے جو لڑاکا طیاروں کا ماہر ہو لیکن یہ کال سنتے ہی عمران کے چہرے پر تشویش کی بجائے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے ٹرانسمیٹر پر دوسرے گن شپ ہیلی کاپٹر کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اسے آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اور۔“..... عمران نے کال دیتے ہوئے کہا۔

”لیں۔ تنوری اشنڈنگ یو۔ اور۔“..... چند لمحوں بعد تنوری کی آواز سنائی دی۔

”ہمارے عقب میں میجر رینالڈ دو گن شپ ہیلی کاپٹروں پر ہمارا تعاقب کر رہا ہے۔ تم اپنا ہیلی کاپٹر آگے بڑھائے لئے چلو۔ میں یہاں سے شام کی سرحد کی اندر ورنی طرف بڑھ کر اس کے عقب میں جاؤں گا تاکہ ان دونوں ہیلی کاپٹروں کا خاتمه کیا جاسکے۔ پھر ہم صحراء میں داخل ہو جائیں گے۔ اور۔“..... عمران نے کہا۔

”میں بھی اس لڑائی میں حصہ لینا چاہتا ہوں۔ اور۔“..... تنوری نے کہا۔

”نہیں۔ اس طرح وہ چونک کر ہوشیار ہو جائیں گے۔ جیسے میں کہہ رہا ہوں ویسے کرو۔ اور اینڈ آل۔“..... عمران نے سخت لمحے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے یکنخت ہیلی کاپٹر کا رخ موڑا اور اس کی رفتار بڑھا دی۔ اب اس کے ہیلی کاپٹر کا رخ شام ہے کیونکہ وہ دن آرسی کے بارے میں جانتا تھا۔ یہ اسے دیا جاتا

اس کے ساتھی وہاں پہنچیں وہ انہیں ہلاک کر سکے۔ گو میجر مارٹن کو یہ معلوم نہ تھا کہ ہیوما میں وہ لیبارٹری کہاں ہے جہاں فارمولہ موجود ہے لیکن اس نے اپنے طور پر یہ ٹپ دی تھی کہ وہ جی پی فائیو میں شامل ہونے سے پہلے ملٹری کے اس شعبے میں تھا جس کا کام سامنی لیبارٹریوں کی نگرانی ہوتی تھی اور اسے ریکارڈ سے یہ معلوم ہوا تھا کہ ہیوما کے علاقے سبات میں لیبارٹری موجود ہے اور عمران کے لئے اتنا ہی کافی تھا۔

اس نے پروگرام یہی بنایا تھا کہ وہ شام کی سرحد کے اندر پرواز کرتا ہوا سرحد کے قریب پہنچ کر اچانک مڑ کر صحراء میں داخل ہو جائے گا۔ اس نے ہیلی کاپٹر کا ٹرانسمیٹر زیر و فریکونسی پر آن کیا ہوا تھا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کہیں میجر رینالڈ اور کرنل ڈیوڈ کو گن شپ ہیلی کاپٹروں کے بارے میں معلوم ہو گیا تو پھر وہ ان کا تعاقب بھی کر سکتے ہیں اس لئے اس نے زیر و فریکونسی پر اسے آن کر دیا تھا تاکہ اگر کوئی کال ہو تو وہ سن سکے اور پھر اچانک ٹرانسمیٹر سے سیٹی آواز سنائی دی تو عمران اور صدر دونوں چونک پڑے۔

یہ کال میجر رینالڈ کی تھی جو کرنل ڈیوڈ کو بتا رہا تھا کہ وہ دو گن شپ ہیلی کاپٹروں پر پاکیشائی ایجنٹوں کا تعاقب کر رہا ہے اور اس نے دن آرسی حاصل کیا ہوا ہے اور انہیں مار گرائے گا۔ چنانچہ عمران سمجھ گیا کہ وہ ان کا باقاعدہ اور ماہر انداز میں تعاقب کر رہا ہے کیونکہ وہ دن آرسی کے بارے میں جانتا تھا۔ یہ اسے دیا جاتا

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کی سرحد کی اندر ونی طرف تھا۔

”کہیں شام کی ایز فورس ہمیں نہ گھیر لے“..... صدر نے کہا۔  
”نہیں۔ ہم زیادہ اندر نہیں جائیں گے“..... عمران نے کہا تو  
صدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کچھ دیر بعد عمران نے ہیلی کاپٹر کا  
رخ ایک بار پھر موڑا اور پھر وہ اسے گھما کر ایک بار پھر سرحد کی  
طرف لے جانے لگا اور اب انہیں دور سے دو گن شپ ہیلی کاپٹر  
نظر آنے لگ گئے۔ وہ سرحد کے ساتھ ساتھ سیدھے بڑھے چلے جا  
رہے تھے۔ عمران نے ہیلی کاپٹر کی رفتار اور تیز کر دی کیونکہ اسے  
معلوم تھا کہ جس طرح اس نے دونوں ہیلی کاپٹروں کو دیکھ لیا ہے  
اسی طرح انہوں نے بھی اسے مارک کر لیا ہو گا اور وہ ان کے  
پوری طرح ہوشیار ہونے سے پہلے ان تک پہنچ جانا چاہتا تھا لیکن  
جیسے ہی وہ ان کے قریب پہنچا وہ دونوں ہیلی کاپٹر ٹرن کی پوزیشن  
میں آ گئے۔

”ہوشیار رہنا۔ اگر ہم ہٹ ہو گئے تو ہم نے فوراً نیچے کوڈ جانا  
ہے“..... عمران نے کہا تو صدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر  
تحوڑی دیر بعد وہاں واقعی گن شپ ہیلی کاپٹروں کی خوفناک فضائی  
جنگ کا آغاز ہو گیا۔ ایک ہیلی کاپٹر کو تو عمران نے آسانی سے  
میزائل مار کر ہٹ کر دیا لیکن دوسرے ہیلی کاپٹر کا پائلٹ واقعی ماہر  
لڑاکا تھا۔ کئی بار عمران اس کے میزائل سے بال بال بچا تھا اور  
عمران سمجھ گیا کہ اس ہیلی کاپٹر کا پائلٹ مجرر رینالد ہے جو ون آر

سی کا حامل ہے۔ لڑائی ابھی جاری تھی کہ اچانک مجرر رینالد کے  
ہیلی کاپٹر کے عقب میں ایک اور گن شپ ہیلی کاپٹر نمودار ہوا اور  
پھر اس سے پہلے کہ مجرر رینالد سنجلتا آنے والے ہیلی کاپٹر نے  
بڑے ماہرانہ انداز میں اسے میزائل سے ہٹ کر دیا اور وہ ایک  
دھماکے بے فضا میں ہی کریش ہو کر نیچے گرتا چلا گیا۔

”اوہ۔ یہ کارروائی تنویر کی ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔  
”یہ مجرراً گروں آرسی تھا تو تنویر ڈبل آرسی ہولڈر ہے“..... صدر  
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اسی لئے تو میں نے جولیا کو اس کے ساتھ بٹھایا تھا تاکہ وہ  
واقعی ڈبل آرسی ہو جائے“..... عمران نے جواب دیا اور اسی لمحے  
ٹرانسمیٹر سے سکنل موضوں ہوا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ تنویر کا نگ۔ اوور“..... تنویر کی پر جوش آواز سنائی دی۔  
”ویری گذ تنویر۔ تم نے واقعی کمال کر دیا ہے لیکن تم واپس کیوں  
میں آ گئے۔

”مجھے معلوم تھا کہ تم اکیلے دو ہیلی کاپٹروں کو نہ گرا سکو گے اس  
لئے میں واپس آ گیا تھا۔ اوور“..... تنویر کی سرست بھری آواز سنائی دی۔  
”ٹھیک ہے۔ تم نے واقعی عقل مندی سے کام لیا ہے اس لئے  
تو میں نے تمہارے ساتھ جولیا کو بھیجا تھا تاکہ تم عقل مندی کا  
منظور کرو اور میرا سکوپ بن جائے۔ اوور“..... عمران نے جواب  
دیتے ہوئے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”تمہارا سکوپ میری زندگی میں تو نہیں بن سکتا۔ اسے لکھ لو۔  
اب بتاؤ کہ ہم نے کیا کرنا ہے۔ اور“..... تنویر نے جواب دیتے  
ہوئے کہا۔

”اب ہم نے سیدھا ہیوما پہنچنا ہے لیکن ہیوما کے آثار دیکھتے  
ہی ہیوما آنے سے پہلے ہیلی کا پڑھمیں صحراء میں چھوڑنے ہوں گے  
ورنہ ہمیں مار گرا یا جائے گا۔ اور“..... عمران نے اس بار سنجیدہ لمحے  
میں کہا۔

”لیکن اس کرنل مائیک کا کیا ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہمارے  
عقب میں پہنچ جائے۔ لیکن ہم پیدل کیسے آگے بڑھیں گے۔ اور“۔

”وہاں ہیوما میں کرنل ڈیوڈ پہنچ چکا ہے اور وہاں اس کا پہلے  
سے سیٹ اپ ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہاں انہوں نے طیارہ  
شکن میزاں فٹ کر رکھے ہوں۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے۔ اور“۔

”ٹھیک ہے۔ اور اینڈ آل“..... تنویر نے جواب دیا تو عمران  
نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب وہ دونوں ہیلی کا پڑھا یک دوسرے  
کے آگے پچھے اڑتے ہوئے تیزی سے براہ راست ہیوما کی طرف  
بڑھے چلے جا رہے تھے۔

کرنل مائیک علاقہ سنیلا میں اپنے ہیڈکوارٹر میں موجود تھا۔ میجر  
جیمز بھیرہ گلیمی کے ابتدائی علاقے میں گیا ہوا تھا تاکہ پاکیشیانی  
ایجنت جیسے ہی وہاں پہنچیں وہ ان کا خاتمه کر سکے لیکن طویل وقت  
گزر گیا تھا اور ابھی تک کوئی حوصلہ افزار پورٹ نہیں ملی تھی۔ یہاں  
ان کے پاس چونکہ وارلیس فون موجود تھا اس لئے انہیں ٹرانسمیٹر  
استعمال کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ اب کرنل مائیک بینٹھا سوچ رہا تھا  
کہ یقیناً اسے ساری روپورٹیں غلط ملی ہیں۔ پاکیشیانی ایجنت اوہر نہیں  
آئیں گے ورنہ وہ اب تک یہاں پہنچ جاتے کہ اچانک فون کی گھنٹی<sup>نچ اٹھی تو</sup> کرنل مائیک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”ہیوما سے کیپٹن جیکسن بول رہا ہوں جناب“..... دوسری طرف  
سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو کرنل مائیک بے اختیار اچھل پڑا  
کیونکہ اس کا تو خیال تھا کہ کال میجر جیمز کی طرف سے ہو گی۔ ہیوما

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

سے آنے والی کال کا تو اسے تصور تک نہ تھا۔  
”تم۔ کیسے کال کی ہے۔۔۔ کرنل مائیک نے انتہائی حیرت  
بھرے لبجے میں کہا۔

”جناب۔ پاکیشیائی ایجنسٹ ہیوما میں داخل ہو گئے ہیں۔“ دوسری  
طرف سے کہا گیا تو کرنل مائیک بے اختیار اچھل پڑا۔  
”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیسے۔ کس طرح تمہیں معلوم ہوا  
ہے۔۔۔ کرنل مائیک نے حلق کے بل چینختے ہوئے کہا۔

”سر۔ میں نے سرحد کے قریب ایک اونچے درخت پر کراس  
تھرٹی فٹ کی ہوئی تھی تاکہ صحراء کی طرف سے کوئی ہیوما میں داخل  
ہوتے مجھے اطلاع مل سکے۔ پھر مجھے کاشن ملا تو میں نے چیک کیا۔ دو  
گن شپ ہیلی کا پڑ سرحد سے تقریباً دو کلومیٹر پہلے صحراء میں اتر  
گئے۔ یہ دونوں ہیلی کا پڑ جی پی فائیو کے تھے۔ میں سمجھا کہ جی پی  
فائیو کے لوگ آئے ہیں لیکن ان دونوں ہیلی کا پڑوں سے چار مرد  
اور ایک عورت باہر آئی۔ ان کے پاس بیگ تھے۔ وہ پیدل چلتے  
ہوئے سرحد کی طرف بڑھتے نظر آئے تو میں چونک پڑا۔ گو یہ سب  
مقامی تھے لیکن اس عورت کی موجودگی کی وجہ سے میں سمجھ گیا کہ یہ  
پاکیشیائی ایجنسٹ ہیں۔ میں نے ان کی چینگ کے لئے سیٹلائٹ  
گرپ اوپن کر دی اور انہیں اس گرپ میں فیڈ کر دیا۔ یہ لوگ  
سرحد میں داخل ہو کر آگے بڑھتے ہوئے رہائشی علاقے کاربیز میں  
داخل ہو گئے اور پھر وہ لوگ ایک خالی کوٹھی میں عقبی طرف سے

داخل ہو گئے اور ابھی تک وہیں موجود ہیں۔ میں نے اس لئے کال  
کیا ہے کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کوٹھی کو ہی میزاںلوں  
سے اڑا دوں،۔۔۔ کیپشن جیکسن نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ ہیوما میں ہمیں سیٹ اپ قائم کرنے کی اجازت  
نہیں ہے۔ یہ سیٹ اپ تو ہم نے خفیہ طور پر قائم کیا ہوا ہے اس  
لئے اگر تم نے کوٹھی کو میزاںلوں سے اڑا دیا تو صدر صاحب اللہ ہم  
پر چڑھ دوڑیں گے اور پھر میزاںل فائزگ سے ان کی لاشیں تک  
جل جائیں گی اور کسی نے ہماری بات پر یقین ہی نہیں کرنا کہ ہم  
نے پاکیشیائی ایجنسٹوں کو مار گرا یا ہے اس لئے تم اس کوٹھی پر بے  
ہوش کر دینے والی گیس فائز کر دوتاکہ یہ بے ہوش پڑے رہیں۔  
میں مجرم جیمز کے ساتھ پہنچ رہا ہوں۔ پھر ہم انہیں ہلاک کر کے ان  
کی لاشیں صدر صاحب کے سامنے رکھ دیں گے۔۔۔ کرنل مائیک  
نے تیز تیز لبجے میں کہا۔

”لیں سر۔ لیکن انہیں بے ہوش کرنے کے بعد انہیں ہلاک کر  
دوں،۔۔۔ کیپشن جیکسن نے کہا۔

”نہیں۔ پہلے ہم ان سے پوچھ چکھ کریں گے کیونکہ ہو سکتا ہے  
کہ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہو اور یہ وہ لوگ نہ ہوں اور اگر ہم نے غلط  
لوگوں کی لاشیں پاکیشیائی ایجنسٹ بنا کر صدر صاحب کے سامنے  
رکھیں تو تم خود سمجھ سکتے ہو کہ ہمارا کیا انجام ہو گا،۔۔۔ کرنل مائیک  
نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”ٹھیک ہے سر۔ جیسے آپ کا حکم سر“..... دوسری طرف سے  
قدرتے مایوسانہ لجھے میں کہا گیا۔

”جیسے میں کہہ رہا ہوں دیے کرو۔ ہم پہنچ رہے ہیں۔ بہر حال  
اس کا کریڈٹ تمہیں ملے گا اور نہ صرف ترقی ملے گی بلکہ انعام بھی  
ملے گا“..... کرنل مائیک نے شاید اس کے لجھے میں مایوسی کو محسوس  
کرتے ہوئے کہا۔

”تھینک یو سر“..... اس بار دوسری طرف سے سرت بھرے  
لجھے میں کہا گیا تو کرنل مائیک نے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے  
نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”لیں۔ چیک پوسٹ نمبر ایون“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک  
مردانہ آواز سنائی دی۔ یہ نمبر اس چیک پوسٹ کا تھا جو بھیرہ گلیلی  
پر واقع تھی اور جہاں میجر جیمز بیٹھا ہوا تھا۔

”کرنل مائیک بول رہا ہوں۔ میجر جیمز سے بات کراؤ“۔ کرنل  
مائیک نے تیز لجھے میں کہا۔

”لیں سر۔ ہولڈ کریں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔  
”ہیلو۔ میجر جیمز بول رہا ہوں سر“..... چند لمحوں بعد میجر جیمز کی  
آواز سنائی دی۔

”تم نے اب تک کوئی رپورٹ نہیں دی“..... کرنل مائیک نے  
کہا۔

”سر۔ ابھی تک کوئی نہیں آیا۔ ہم پوری طرح ہوشیار ہیں“۔

میجر جیمز نے کہا۔

”ہم یہاں بیٹھے ان کا انتظار کر رہے ہیں اور وہ لوگ ہیوما پہنچ  
بھی گئے ہیں“..... کرنل مائیک نے تیز لجھے میں کہا۔

”ہیوما پہنچ گئے ہیں۔ کیسے سر“..... دوسری طرف سے انتہائی  
حیرت بھرے لجھے میں کہا گیا تو کرنل مائیک نے اسے کیپٹن جیکسن  
کی رپورٹ کی تفصیل بتا دی۔

”اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ وہ جی پی فائیو کے ہیلی کاپڑے  
اڑے اور ہم یہاں انتظار کرتے رہے۔ اس کا تو مطلب ہے سر کہ  
جی پی فائیو کو بھی ان کی آمد کا علم تھا اور وہ سرحد کے قریب ہیلی  
کاپڑوں سمیت پہلے سے موجود تھے“..... میجر جیمز نے کہا۔

”ہاں۔ لازمی بات ہے۔ ورنہ ان کے ہاتھ جی پی فائیو کے  
ہیلی کاپڑز کیسے لگ سکتے تھے۔ بہر حال تم فوراً واپس آ جاؤ۔ اب ہم  
نے ہیوما پہنچنا ہے۔ فوراً آ جاؤ“..... کرنل مائیک نے کہا اور رسیور  
رکھ دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد میجر جیمز اندر داخل ہوا۔ اس کے ساتھ  
ہی فون کی گھنٹی نجٹھی تو کرنل مائیک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا  
لیا۔

”لیں۔ کرنل مائیک بول رہا ہوں“..... کرنل مائیک نے تیز لجھے  
میں کہا۔

”کیپٹن جیکسن بول رہا ہوں سر۔ آپ کے حکم کی تعییں کر دی گئی  
ہے اور اس گروپ کو بے ہوش کر دیا گیا ہے“..... دوسری طرف

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

سے کہا گیا۔

”کون سی گیس فائر کی ہے تم نے“..... کرنل مائیک نے تیز لمحے میں کہا۔

”فورسکس ایف سر“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ٹھیک ہے۔ اب یہ بہتر گھنٹوں سے پہلے کسی صورت ہوش میں نہیں آ سکتے۔ ہم واپس آ رہے ہیں۔ تم خیال رکھنا۔ جی پی فائیو کے لوگوں کو کسی صورت ان کا علم نہیں ہونا چاہئے“..... کرنل مائیک نے کہا۔

”باس۔ اگر آپ حکم دیں تو نہیں اس کوئی سے اٹھا کر سب ہیڈ کوارٹر پہنچا دیا جائے۔ اس طرح یہ مکمل طور پر محفوظ رہیں گے“..... کیپشن جیکسن نے کہا۔

”ہاں۔ یہ بہتر رہے گا۔ ہمارے پہنچنے تک تم یہ کام کرلو“۔ کرنل مائیک نے کہا اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

”آؤ میجر۔ قدرت نے ہمارا ساتھ دیا ہے اور کریڈٹ ہمیں مل گیا ہے“..... کرنل مائیک نے سامنے کھڑے میجر جیمز سے کہا تو میجر جیمز نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کرنل ڈیوڈ ہیوما کے سب ہیڈ کوارٹر میں بیٹھا میجر رینالڈ کی طرف سے کسی رپورٹ کا انتظار کر رہا تھا کہ فون کی گھنٹی نج اٹھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ فون کی وجہ سے وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ کال میجر رینالڈ کی نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ ٹرانسمیٹر پر ہی کال کر سکتا تھا۔

”کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں“..... کرنل ڈیوڈ نے اپنے مخصوص لمحے میں کہا۔

”پرائی ٹول رہا ہوں سر“..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”لیں۔ کیوں کال کی ہے“..... کرنل ڈیوڈ نے تیز لمحے میں کہا۔

”ہمارے دو ہیلی کا پڑ ریہاں سرحد سے دو کلومیٹر اندر صحراء میں موجود ہیں جناب“..... پرائی ٹول نے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ ہمارے دو ہیلی کاپڑ کیا مطلب؟“۔  
کرنل ڈیوڈ نے یکخت حلق کے بل چھنٹتے ہوئے کہا۔

”میں بس۔ مجھے ٹونی نے اطلاع دی ہے کہ صحرا میں ہمارے  
دو گن شپ ہیلی کاپڑ موجود ہیں تو میں نے خود جا کر چینگ کی۔  
واقعی وہ ہمارے ہی گن شپ ہیلی کاپڑ ہیں اور یہ ہیلی کاپڑ میجر  
مارٹن کے پاس تھے“۔ پرانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ شیطان ہیوما میں  
داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ویری بیڈ۔ تم ایسا کرو کہ  
فوری طور پر ہیلی کاپڑ بھجا کر شام کی سرحد کے قریب صحرا کو چیک  
کرو۔ میجر رینالڈ کے دو ہیلی کاپڑ ان کا تعاقب کر رہے تھے۔ ان  
کو چیک کراؤ اور دوسری بات یہ کہ پورے ہیوما میں اپنے آدمیوں  
کو الٹ کر دو۔ ہم نے ایک عورت اور چار مردوں کو ٹریس کرنا  
ہے“۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لمحے میں کہا۔

”لیں سر“۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور  
رکھا اور پھر بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔

”یہ۔ یہ مافوق الفطرت لوگ ہیں۔ یہ انسان نہیں ہیں۔ اب کیا  
کیا جائے“۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑھاتے ہوئے کہا لیکن دوسرے  
لمحے اس کے ذہن میں ایک خیال برق کے کوندے کی طرح پکا تو  
وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے تیزی سے رسیور اٹھایا اور نمبر  
پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”ایم سنٹرون“۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی  
دی۔

”کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں“۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لمحے میں کہا۔  
”لیں سر۔ حکم سر“۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ تم ڈبل ایکس تھری ایکس مشین  
سے ہیوما میں موجود لیبارٹری کو ٹریس کرو۔ تم نے کوئی رپورٹ نہیں  
دی“۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لمحے میں کہا۔

”سر۔ آپ ہیوما سے باہر صحرا میں چلے گئے تھے اس لئے آپ  
کو رپورٹ نہیں دی جاسکی۔ میں نے اسے ٹریس کر لیا ہے۔ وہ  
سباط میں ہے۔ سبات میں جو انٹشریل ایریا ہے اس میں ایک  
فیکٹری ہے جو کاروں کے سپر پارٹس تیار کرتی ہے۔ اس کے نیچے<sup>1</sup>  
لیبارٹری ہے جناب“۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”کیا یہ بات حقیقی ہے“۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

”لیں سر۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ لیبارٹری میں جو خاص قسم کی  
مشینزی کام کرتی ہے اسے یہ مشین چیک کر لیتی ہے“۔ دوسری  
طرف سے جواب دیا گیا۔

”اوکے“۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے  
کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پر لیں کر  
دیئے۔

”پرانگ بول رہا ہوں سر“۔ دوسری طرف سے سب ہیڈ کوارٹر

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

انچارج پرائیک کی آواز سنائی دی۔

”میرے احکامات کی تعقیل ہو گئی ہے“..... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔  
”لیں سر۔ میں نے ہیلی کاپڑ بھجوا دیا ہے سر۔ اور ہیوما میں موجود تمام آدمیوں کو الٹ کر دیا ہے کہ وہ ہیوما میں ایک عورت اور چار مردوں کے گروپ کو ٹریس کریں“..... پرائیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اپنے سیکشن کے دس آدمی انڈسٹریل ایریا میں کاروں کے سپئر پارٹس بنانے والی فیکٹری کی نگرانی پر لگا دو لیکن نگرانی مشینوں کے ذریعے ہونی چاہئے اور اس انداز میں کہ کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے کیونکہ اس فیکٹری کے نیچے لیبارٹری ہے۔ اول تو یہ پاکیشیائی گروپ باہر ہی ٹریس ہو کر مارا جائے گا لیکن ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ وہاں پہنچ جائیں تو پھر ہم انہیں روک کر ہلاک کر سکیں“..... کرنل ڈیوڈ نے تیز لمحے میں کہا۔

”لیں سر“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا اور پھر تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹے بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی نج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں“..... کرنل ڈیوڈ نے تیز لمحے میں کہا۔  
”پرائیک بول رہا ہوں سر۔ ہیلی کاپڑ پائلٹ نے جسے میں نے سرحد پر بھجوایا تھا، ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دی ہے کہ سرحد کے ساتھ دونوں گن شپ ہیلی کاپڑوں کے پر زے ریت پر بکھرے پڑے

ہیں۔ می مجررینالد کی لاش بھی وہاں موجود ہے اور دوسرے افراد کی لاشیں بھی پڑی ہوئی ہیں جناب“..... پرائیک نے جواب دیا۔

”ہونہ۔ اس کا مطلب ہے کہ می مجررینالد کا ون آرسی اس کے کام نہیں آیا۔ مجھے پہلے ہی خدشہ تھا۔ بہر حال اب یہاں ان لوگوں سے سب کا اکٹھا انتقام لیا جائے گا۔ تم نے لیبارٹری کی نگرانی کے احکامات دیئے ہیں یا نہیں“..... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”لیں سر۔ نگرانی شروع ہو چکی ہے“..... دوسری طرف سے موعد بانہ لمحے میں کہا گیا۔

”ہیوما زیادہ بڑا علاقہ نہیں ہے اس لئے اس گروپ کو جلد از جلد ٹریس ہو جانا چاہئے“..... کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لمحے میں کہا۔

”ٹریس ہو جائیں گے سر“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے بے اختیار رسیور کریڈل پر ٹھیک دیا۔

”می مجرر مارٹن بھی ہلاک ہو گیا ہے اور می مجررینالد بھی۔ نجانے یہ لوگ کب ہلاک ہوں گے“..... کرنل ڈیوڈ نے بڑھاتے ہوئے کہا اور طویل سانس لے کر اس نے کرسی کی پشت سے کمر لگا دی۔ ظاہر ہے اب وہ اس سے زیادہ اور کہ بھی کیا سکتا تھا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کی سرحد پر پہنچ گیا تھا اور پھر سرحد سے دو کلو میٹر پہلے انہوں نے ہیلی کاپڑوں کو صحراء میں ہی اتار دیا گیا تھا۔ اس کے بعد دو کلو میٹر تک پیدل چل کر وہ ہیوما کے آباد علاقے میں داخل ہوئے۔ صحراء کے قریب ترین ایک رہائش کالونی تھی جس میں کافی مکانات اور کوٹھیاں زیر تعمیر تھیں۔ ایک کوٹھی کے باہر براۓ فروخت کا بورڈ موجود تھا۔ چونکہ یہاں اسرائیل میں فرنشہذ کوٹھیاں فروخت کرنے کا رواج تھا اس لئے عمران نے اس کوٹھی کو فوری طور پر ٹھکانہ بنانے کا فیصلہ کر لیا اور پھر عقبی طرف سے اندر کو دکر تنویر نے عقبی دروازہ اندر سے کھول دیا اور وہ سب اندر پہنچ گئے۔ ابھی وہ سب بیٹھے آئندہ کے بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ اچانک باہر ٹکٹک کی آوازیں ابھریں اور اس کے ساتھ ہی عمران کی ناک سے نامانوس سی بوٹکرائی تو اس نے لاشعوری طور پر سانس روک لیا لیکن سانس روکنے کے باوجود اس کا ذہن اتنی تیزی سے تاریک پڑ گیا کہ جیسے کیمرے کا شتر بند ہوتا ہے اور اب اسے یہاں ہوش آیا تھا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں دیوار کے ساتھ کرسیوں پر وہ اور اس کے ساتھی بندھے ہوئے موجود تھے۔

”ہم کس کی قید میں ہیں“..... عمران نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا جو صدر کو انگلشن لگا کر واپس مڑا تھا۔

”بلیک آئی کی قید میں“..... اس آدمی نے جو لمبے قد اور ورزشی ساتھیوں سمیت گن شپ ہیلی کاپڑوں پر صحراء کو کراس کر کے ہیوما

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

عمران کے تاریک ذہن میں روشنی نمودار ہونے لگی اور پھر یہ روشنی آہستہ آہستہ تیز ہوتی چلی گئی۔ اس نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے اسے احساس ہوا کہ وہ حرکت نہیں کر سکتا۔ اس نے دیکھا کہ وہ کرسی پر رسیوں پر بندھا ہوا بیٹھا ہے جبکہ اس کے ساتھی بھی اس کی طرح کرسیوں پر رسیوں سے بندھے ہوئے موجود ہیں اور سب سے آخر میں موجود صدر کے قریب ایک آدمی کھڑا تھا جس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔ وہ صدر کو انگلشن لگا رہا تھا۔ اس کے باقی ساتھیوں کے جسموں میں بھی حرکت کے آثار نظر آ رہے تھے اور اس کے ساتھ ہی عمران کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے تمام واقعات فلمی مناظر کی طرح گھوم گئے۔ اسے یاد تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت گن شپ ہیلی کاپڑوں پر صحراء کو کراس کر کے ہیوما

کا بڑا گہرہ دوست ہو۔  
”بلیک آئی۔ بلیک ہونے کے باوجود ہم اسے کیسے نظر آ گئے۔“  
عمران نے کہا تو وہ آدمی جواب مژ کر عمران کی کری کے سامنے پہنچ  
چکا تھا بے اختیار ہنس پڑا۔

”تم واقعی بہادر آدمی ہو جوان حالات میں بھی مذاق کر سکتے  
ہو۔ بہر حال میں تمہیں تفصیل بتا دیتا ہوں کیونکہ مرنے سے پہلے یہ  
سب کچھ جاننے کا تمہیں حق ہے۔ یہ جگہ جہاں تم موجود ہو بلیک  
آئی کا سب ہیڈ کوارٹر ہے۔ میرا نام رچڈ ہے اور میں اس سب  
ہیڈ کوارٹر کا سینئنڈ انچارج ہوں اور اصل انچارج کیپشن جیکسن ہے۔  
بھی یہاں اصل ہولڈ اور سیٹ اپ جی پی فائیو کا ہے لیکن ہم نے  
بھی یہاں خفیہ طور پر یہ سیٹ اپ کیا ہوا ہے۔ ہم نے سرحد کی  
طرف ایک اونچے درخت پر کراس آئی فٹ کی ہوئی ہے تاکہ ہمیں  
بھی ساتھ ساتھ صورت حال معلوم ہوتی رہے۔ بلیک آئی کا چیف  
کرفل مائیک اور اس کا نمبر ٹو میجر جیمز بھیرہ گلیلی سے ملحقة علاقہ  
سیلیا میں تمہارے انتظار میں تھے کہ اچاک کر کاس آئی کی وجہ سے  
ہمیں اطلاع ملی کہ دو گن شپ ہیلی کا پڑ سرحد سے دو کلومیٹر کے  
فاصلے پر اترے ہیں اور ان میں سے ایک عورت اور چار مرد اتر کر  
پیدل ہیوما کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ہم سمجھ گئے کہ یہ تم لوگ ہو  
سکتے ہو۔ کیپشن جیکسن نے سیلیاٹ گرپ اوپن کر کے تمہیں اس  
میں فیڈ کر دیا۔ تم کاریز کالونی کی ایک کوٹھی میں پہنچ گئے تو کیپشن

جیکسن نے کرفل مائیک سے بات کر کے تمہیں بے ہوش کیا اور پھر  
تمہیں وہاں سے اٹھوا کر یہاں پہنچا دیا گیا۔ کرفل مائیک اور مجر  
جیمز ہیلی کا پڑ پر وہاں سے یہاں پہنچ رہے ہیں کیپشن جیکسن باہر ان  
کا انتظار کر رہے ہیں جبکہ مجھے انہوں نے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں  
ہوش میں لے آؤں۔..... رچڈ نے کری پر بیٹھ کر انتہائی اطمینان  
بھرے انداز میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”بے ہوش کر کے ہمیں ہلاک کیوں نہیں کیا گیا۔..... عمران  
نے پوچھا۔

”کیپشن جیکسن تو ایسا ہی چاہتا تھا لیکن کرفل مائیک نے کہا کہ  
وہ تمہیں چیک کر کے پھر ہلاک کر دیں گے۔ دیسے یہاں لا کر  
تمہارے میک اپ واش کئے گئے ہیں لیکن تمہارے میک اپ واش  
نہیں ہوئے اس لئے بھی کیپشن جیکسن پریشان ہے۔..... رچڈ نے  
کہا۔

”کرفل مائیک کی تو ڈیوٹی یہاں لیبارٹریوں کی حفاظت پر لگائی  
گئی ہے۔ وہ ہمارے پیچھے کیوں پڑ گئے۔..... عمران نے کہا تو رچڈ  
بے اختیار چونک پڑا۔

”ہماری ڈیوٹی نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں اور تمہاری یہ بات  
سن کر اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم میک اپ واش نہ ہونے کے  
باوجود اصل آدمی ہو۔..... رچڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم یہاں کے رہنے والے ہو یا کسی اور علاقے کے۔..... عمران

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

نے پوچھا۔

”میں نہیں کا ہوں۔ مگر کیوں“..... رچڑ نے چونک کر کہا۔  
”پھر تو تمہیں معلوم ہو گا کہ یہاں لیبارٹری کہاں ہے۔ دیے  
مجھے اتنا معلوم ہے کہ یہ لیبارٹری سباط کے علاقے میں ہے۔“  
عمران نے سکراتے ہوئے کہا تو رچڑ ایک بار پھر چونک پڑا۔  
”اوہ۔ تم واقعی بہت باخبر ہو۔ حیرت ہے کہ کرنل مائیک اور میجر  
جیمز کے ساتھ ساتھ جی پی فائیو تک کو اس کا علم نہیں ہے اور تمہیں  
علم ہے۔ حیرت ہے۔“..... رچڑ نے کہا۔  
”سباط تو کافی بڑا علاقہ ہے۔ تم بتاؤ کہ لیبارٹری ہے کہاں۔“  
عمران نے کہا۔

”تم اب معلوم کر کے کیا کرو گے۔ ابھی تمہیں ہلاک کر دیا  
جائے گا۔“..... رچڑ نے اس بار منہ بناتے ہوئے کہا۔  
”ہم ایشیائی لوگ بھی عجیب فطرت کے لوگ ہوتے ہیں۔ ہمیں  
مرتے وقت یہ اطمینان رہے گا کہ چلو ہم لیبارٹری سے اپنا فارمولہ  
حاصل نہیں کر سکے لیکن اتنا تو ہوا کہ ہم نے لیبارٹری کا سراغ لگایا  
اور تمہیں بتانے میں کوئی چکچاہت نہیں ہوئی چاہئے کہ بقول  
تمہارے ہم نے ابھی مر جانا ہے۔“..... عمران نے کہا تو رچڑ نے  
بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں بتا دیتا ہوں کیونکہ میں یہاں کا رہنے والا  
ہوں اور نہ صرف رہنے والا ہوں بلکہ میں اس لیبارٹری کی سیکورٹی

میں بھی شامل رہا ہوں۔ پھر میں نے بلیک آئی جوان کر لی تھی اس  
لئے مجھے علم ہے لیکن ایک شرط پر کہ تم کرنل مائیک یا کسی دوسرے کو  
یہ بات نہیں بتاؤ گے۔“..... رچڑ نے کہا تو عمران کی آنکھیں چمک  
اٹھیں۔

” وعدہ رہا۔ تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا۔“..... عمران نے کہا۔

” یہ لیبارٹری سباط کے انڈسٹریل ایریا میں ہے۔ وہاں کاروں  
کے سپئر پارٹس تیار کرنے والی فیکٹری ہے جس کا نام تھری ایس  
فیکٹری ہے۔ اس کے نیچے یہ لیبارٹری ہے۔“..... رچڑ نے جواب  
دیا ہی تھا کہ باہر سے قدموں کی آوازیں ابھریں تو رچڑ بجلی کی سی  
تیزی سے کری سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”کیا ہوا۔ تم نے دری رکا دی۔“..... اسی لمحے کھلے دروازے سے  
ایک بھاری جسمت کے آدمی نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔  
اس کی تیز نظریں عمران اور اس کے ساتھیوں کا جائزہ لے رہی  
تھیں۔

”میں نے انہیں ہوش دلا دیا ہے کیپشن صاحب۔“..... رچڑ نے  
مودبانہ لمحے میں کہا۔

” ان کی رسیاں چیک کر لی ہیں۔ یہ انتہائی خطرناک ایجنسٹ  
ہیں۔“..... آنے والے نے کہا جو کیپشن جیکسن تھا۔

”لیں سر۔“..... رچڑ نے جواب دیا۔

”اوکے۔ کرنل صاحب ابھی پہنچنے والے ہیں۔ تم نے یہاں

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

دی۔ دروازہ کھلا ہوا تھا لیکن اسے معلوم تھا کہ اس کی کری دروازے کے سامنے نہیں ہے اس لئے جب تک رچڑ اندر نہیں آئے گا اسے خالی کری نظر نہیں آئے گی۔ چند لمحوں بعد قدموں کی آواز ابھری تو عمران چونک کر سیدھا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد رچڑ ہاتھ میں پانی کی بوتل پکڑے اندر داخل ہوا۔ مشین گن اس نے ایک بار پھر کاندھ سے لٹکا لی تھی۔ وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا عمران کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور دوسرے لمحے وہ رچڑ کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے تھا۔ عمران کا ایک ہاتھ اس کے منہ پر جما ہوا تھا۔ پانی کی بوتل رچڑ کے ہاتھ سے نکل کر نیچے جا گری تھی لیکن چونکہ بوتل پلاسٹک کی تھی اس لئے اس کے گرنے سے کوئی دھماکہ نہ ہوا تھا۔ رچڑ نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی لیکن عمران نے بھلی کی سی تیزی سے اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا کر اس کی گردن کے گرد حائل کیا اور دوسرے لمحے رچڑ کا جسم یکنخت ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ عمران نے بھلی کی سی تیزی سے اس کی شہرگ پر انگوٹھا رکھ کر اسے مخصوص انداز میں دبا دیا تھا۔ رچڑ کا جسم ڈھیلا پڑتے ہی عمران نے اسے احتیاط سے فرش پر لٹایا اور اس کے کاندھ سے مشین گن اتار کر اپنے کاندھ سے لٹکائی اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا صدر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس کی کری سے عقب میں پہنچ کر ری کی گانٹھ کھول دی اور پھر تیزی سے اس کی میں رسیاں بھی کھول دیں۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

ہوشیار رہنا ہے۔ اگر یہ کوئی غلط حرکت کریں تو گولیوں سے اڑا دینا۔..... کیپٹن جیکسن نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

”لیں سر“..... رچڑ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے کاندھ سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار کر ہاتھوں میں لے لی اور کیپٹن جیکسن کے جانے کے بعد وہ دوبارہ کری پر بیٹھ گیا۔ مشین گن اس نے اپنی گود میں رکھ لی تھی۔

”کیا تم مجھے پانی پلا سکتے ہو؟“..... عمران نے کہا۔

”سوری۔ میں اب اس کمرے سے باہر نہیں جا سکتا۔“..... رچڑ نے اس بار سرد بجھے میں جواب دیا۔

”بکری کو ذبح کرنے سے پہلے پانی پلا دیا جاتا ہے اور تم ایک انسان کو پیاسا مارنا چاہتے ہو۔ ہم بندھے ہوئے ہیں۔ تم بے شک رسیاں چیک کرلو۔“..... عمران نے کہا۔

”اچھا چلو پلوادیتا ہوں۔“..... رچڑ نے کہا اور اٹھ کر وہ مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جیسے ہی وہ دروازے سے باہر نکلا عمران کے دونوں بازوں بھلی کی سی تیزی سے حرکت میں آگئے۔ رسیاں ناخنوں میں موجود بلیڈوں کی مدد سے باتوں کے دوران ہی وہ کاٹ چکا تھا لیکن ظاہر ہے رسیاں ہٹانے کے لئے چکا تھا اور پھر وہ بیجوں کے بل چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے دروازے کی سائیڈ میں دیوار کے ساتھ پشت لگا

کر کیپن جیکن اٹھا، عمران نے اس کے سینے پر مشین گن کی نال رکھ کر فارکھوں دیا اور کیپن جیکن چھختا ہوا واپس گرا اور تڑپنے لگا۔ لیکن دل میں اتر جانے والے برسٹ نے اسے صرف چند لمحے ہی پھر کئے کا موقع دیا اور پھر وہ ساکت ہو گیا تو عمران تیزی سے مڑا اور پھر اس نے اس پوری عمارت کا راؤنڈ لگایا لیکن وہاں مزید کوئی آدمی نہ تھا۔ عمران پھانک کی چھوٹی کھڑکی کھوں کر باہر گیا تو یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں چمک انھیں کہ یہ عمارت باقی عمارتوں سے کافی ہٹ کر تھی اور اس کے گرد اور عمارتیں نہیں تھیں۔ عمران واپس مڑا اور اس نے پھانک کو اندر سے بند کر دیا اور پھر تیزی سے برآمدے کی طرف بڑھتا چلا گیا لیکن برآمدے میں پہنچ کر وہ بے اختیار اچھل کر ایک چوڑے ستون کی اوٹ میں ہو گیا کیونکہ اس کے کانوں میں گن شپ ہیلی کا پٹر کی ہلکی سی آواز پڑی تھی۔ گن شپ ہیلی کا پٹر کی آواز عام ہیلی کا پٹروں سے زیادہ بلند ہوتی ہے۔ اسے ہیلی کا پٹر تو نظر نہ آیا لیکن اس کی آواز مسلسل سنائی دے رہی تھی اور پھر چند لمحوں بعد ہی ہیلی کا پٹر کا ہیولا دور سے آتا دکھائی دینے لگ گیا۔ اس کا رخ اس عمارت کی طرف ہی تھا۔

”عمران صاحب“..... اچانک اسے اپنے عقب میں صدر کی آواز سنائی دی۔

”وہیں کمرے میں رہو۔ باہر مت آو“..... عمران نے اوپنجی آواز میں کہا۔ مشین گن اس کے ہاتھ میں تھی اور اس نے ہاتھ کو

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”باتی ساتھیوں کو کھولو۔ میں باہر اس کیپن جیکن کو دیکھتا ہوں“..... عمران نے کہا اور تیزی سے بجنوں کے بل دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ مشین گن دیسے ہی اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی۔ دروازے کے باہر برآمدہ تھا اور برآمدے سے آگے وسیع صحن تھا جس کے بعد پھانک تھا جو بند تھا۔ برآمدے میں ہی ایک کمرے میں سے انسانی آواز سنائی دی۔ یہ بڑبڑا ہٹ کی آواز تھی۔ عمران تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ کیپن جیکن کی آواز ہو گی اور وہ شاید کرفل مائیک کے دیر سے پہنچنے پر بیٹھا بڑبڑا رہا ہو گا۔

عمارت میں اور کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا لیکن اس کے باوجود عمران محتاط تھا کیونکہ رچڑ نے اسے سب ہیڈ کوارٹر بتایا تھا۔ دروازے کے قریب رک کر اس نے آہٹ لی تو اسے الماری کھلنے کی آواز سنائی دی۔ اس نے آگے بڑھ کر اندر جھانکا تو کیپن جیکن سامنے دیوار کے ساتھ موجود ایک الماری کھوں کر اس میں سے شراب کی بوتل نکال رہا تھا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوا اور کیپن جیکن شاید آہٹ سن کر تیزی سے مڑا لیکن اسی لمحے عمران اس کے سر پر پہنچ چکا تھا۔ دوسرے لمحے کیپن جیکن کنٹشی پر زور دار ضرب کھا کر چھختا ہوا ساتھ پڑی کرسی پر گرا اور پھر کرسی سمت نیچے جا گرا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے بجلی کی سی تیزی سے مشین گن کاندھے سے اتاری اور پھر جیسے ہی کرسی ہٹا

چھانک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے چھوٹا چھانک کھولا اور باہر جہان کا لیکن جب اسے کوئی آدمی نظر نہ آیا تو وہ اطمینان بھرے انداز میں واپس مڑا۔ اسے خدشہ تھا کہ فارنگ کی آواز کی وجہ سے کوئی ادھر نہ آنکے۔

” صدر باہر آ جاؤ ” ..... عمران نے اوپھی آواز میں کہا تو صدر کے ساتھ ساتھ تنویر بھی باہر آ گیا۔

” ان دونوں لاشوں کو اٹھا کر اندر لے چلو اور تم سب سامنے اور عقبی طرف نگرانی کرو۔ مجھے اس رچڈ سے پوچھ چکھ کرنی ہے ۔ ” ..... عمران نے کہا۔

” میں نے اسے رسیوں سے باندھ دیا ہے ” ..... صدر نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں ایک کرسی پر رچڈ رسیوں سے بندھا ہوا موجود تھا۔ اندر جولیا اور کیپٹن شکلیں موجود تھے۔

” کیا ہوا ” ..... جولیا نے کہا۔

” بلیک آئی کا چیف کرنل مائیک اور اس کا نائب مجرر جیمز دونوں ہلاک ہو گئے ہیں ” ..... عمران نے کہا اور اسی لمحے صدر اور تنویر ان دونوں کی لاشیں اٹھائے اندر داخل ہوئے۔

” انہیں یہاں رکھ دو تاکہ رچڈ انہیں آسانی سے دیکھ سکے ۔ ” ..... عمران نے کہا اور اس کی ہدایت کے مطابق صدر اور تنویر نے کرنل مائیک اور مجرر جیمز کی لاشیں اس کے سامنے رکھ دیں۔

خصوصی طور پر ستون کی اوٹ میں کیا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کا پڑھا صراحتی ہو گیا۔ اس کی بلندی تیزی سے کم ہوتی جا رہی تھی اور پھر کچھ دیر بعد ہیلی کا پڑھن میں اتر گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس میں سے دو آدمی کو دکر نیچے اترے۔

” یہاں تو خاموشی ہے مجرر۔ کیا مسئلہ ہے ” ..... ایک آدمی نے کہا۔

” معلوم نہیں سر۔ کیا ہوا ہے ” ..... دوسرے آدمی نے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ اس میں سے ایک بلیک آئی کا کرنل مائیک اور دوسرا اس کا نائب مجرر جیمز ہے۔ وہ اب پوری طرح محتاط نظر آنے لگ گئے تھے اور انہوں نے جیبوں سے مشین پیشل بھی نکال لئے تھے لیکن اسی لمحے عمران نے ستون کی اوٹ سے ہی گن باہر نکالی اور پھر ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی بڑے محتاط انداز میں برآمدے کی طرف بڑھتے ہوئے کرنل مائیک اور مجرر جیمز دونوں چیختنے ہوئے اچھل کر نیچے گرے۔ عمران نے ایک اور برست مارا اور یہ دونوں اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے ایک بار پھر نیچے گرے اور ساکت ہو گئے۔ مشین پیشل ان کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گرے تھے۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور ہیلی کا پڑھ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

” اسے خطرہ تھا کہ اندر پاکٹ نہ ہو لیکن جب کوئی آدمی باہر نہ آیا تو اس نے آگے جا کر چیک کیا۔ ہیلی کا پڑھ خاصا بڑا تھا۔ عمران

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

"یہاں اسلحہ کا سشور بھی ہے۔ وہاں سے اسلحہ لے لو اور پوری طرح ہوشیار رہو۔ ان کے آدمی بھی آسکتے ہیں اور جی پی فائیو بھی یہاں ریڈ کر سکتی ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"اگر سائیلنسر لگا اسلحہ مل جائے تو زیادہ آسانی ہو گی۔"..... صدر

"چیک کرو۔ اگر وہ مل جائے تو واقعی زیادہ بہتر ہو گا۔"..... عمران نے کہا تو صدر، تنور اور کیپین شکلیں تینوں کرے سے باہر چلے گئے۔ عمران نے آگے بڑھ کر رچڑ کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار غمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹایا اور سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد رچڑ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیسے رسیوں سے آزاد ہو گئے۔ کیا مطلب۔ اوه۔ اوه۔ کرنل صاحب۔ مجھر صاحب۔ یہ سب کیا ہے۔"..... تمہارے اور کیپین جیکس کے علاوہ اور کوئی آدمی بھی نہیں ہے۔ کیا تم نے جھوٹ بولا تھا۔"..... عمران نے یک لخت سرد لبجے میں کہا۔ اس کی نظریں اب سامنے پڑی ہوئی کرنل مائیک اور مجھر جیز کی لاشوں پر جمی ہوئی تھیں۔

"تم نے چونکہ تعاون کیا ہے رچڑ اس لئے تمہیں ابھی تک زندہ رکھا گیا ہے ورنہ تمہاری شہرگاہ دبا کر تمہیں بے ہوش کرنے کی وجہے زیادہ آسانی سے تمہاری گردن توڑی جا سکتی تھی۔"..... عمران

نے خشک لبجے میں کہا۔

"مم۔ مگر تم رسیوں میں بندھے ہوئے تھے۔ پھر تم آزاد کیسے ہو گئے۔"..... رچڑ کی سوئی اسی جگہ پر انکی ہوئی تھی۔

"میرے ناخنوں میں فولادی بلیڈ نصب ہیں اس لئے رسیاں کاٹنا میرے لئے کوئی مسئلہ نہ تھا۔ مسئلہ تھا کہی ہوئی رسیاں ہٹانا اس لئے تمہیں پانی لینے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ پھر یہ دونوں احمد اکیلے ہی ہیلی کا پڑھ پڑ آ گئے اور مارے گئے۔"..... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم واقعی انتہائی خطرناک آدمی ہو۔ پلیز مجھے مت مارو۔ میری توابھی ایک ماہ پہلے ہی شادی ہوئی ہے۔"..... رچڑ نے کہا۔

"پہلی یا دوسری۔"..... عمران نے کن انکھیوں سے ساتھ بیٹھی جو لیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"پ۔ پہلی۔"..... رچڑ نے جواب دیا۔

"تم نے کہا تھا کہ یہ سب ہیڈ کوارٹر ہے۔ لیکن یہاں تو تمہارے اور کیپین جیکس کے علاوہ اور کوئی آدمی بھی نہیں ہے۔ کیا اس کی نظریں اب سامنے پڑی ہوئی کرنل مائیک اور مجھر جیز کی لاشوں پر جمی ہوئی تھیں۔"

جی پی فائیو کو سیٹ اپ قائم کرنے کی اجازت دی تھی اس لئے کرنل صاحب نے یہاں ہم دونوں کو رکھا تھا جبکہ باقی لوگوں کو علیحدہ ایک عمارت میں رکھا گیا تھا۔ انہیں وہیں سے احکامات دے کر کام کرایا

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

جاتا تھا۔ یہاں میں اور کیپٹن جیکسن رہتے تھے۔۔۔ رچڑ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سنور چڑ۔ میں تمہیں واقعی زندہ رکھنا چاہتا ہوں لیکن اس کی ایک شرط ہے کہ تم ہمیں اس لیبارٹری میں داخل ہونے کا راستہ اور اندر وہی حفاظتی انتظامات کی تفصیل بتا دو۔ تم اس سے انکار نہیں کر سکتے کیونکہ تم نے خود ہی بتایا ہے کہ تم وہاں سیکورٹی میں رہ چکے ہو اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر تم نے جھوٹ بولا تو بغیر کسی توقف کے گولیاں تمہارا سینہ چھلنی کر دیں گی۔ میرے اندر قدرتی صلاحیت موجود ہے کہ میں سچ اور جھوٹ کو فوری پہچان لیتا ہوں اس لئے جیسے ہی تم نے جھوٹ بولا میں ٹریگرڈ با دوں گا۔۔۔ عمران نے سرد لبجے میں کہا۔

”کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے۔۔۔ رچڑ نے کہا۔

”ہاں۔ وعدہ کہ میں تمہیں ہلاک نہیں کروں گا۔۔۔ عمران نے کہا تو رچڑ نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ پھر جب اس نے تفصیل بتا دی تو عمران نے اس سے سوال کرنے شروع کر دیے جس کے وہ جواب دیتا رہا۔

”لیکن یہ بتا دوں کہ اس کے باوجود تم اندر داخل نہ ہو سکو گے۔۔۔ اچانک رچڑ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”کیوں۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

”میرا بھائی جی پی فائیو میں ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ نے جی پی فائیو کے دس آدمی جن میں میرا بھائی بھی شامل ہے اس لیبارٹری کی نگرانی کے لئے تعینات کر رکھے ہیں اور وہاں انتہائی جدید ترین مشینزی بھی نصب کی گئی ہے اور یہ سارے انتظامات اس انداز میں کئے گئے ہیں کہ وہاں کسی کو بھی نہ وہ آدمی دکھائی دے سکتے ہیں اور نہ ہی وہ مشینزی۔ وہاں جانے والا ہر آدمی مسلسل ان کی نگاہوں میں رہے گا۔۔۔ رچڑ نے کہا۔

”پھر تو تمہیں معلوم ہو گا کہ یہاں جی پی فائیو کا سب ہیڈ کوارٹر کہا ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ہاں۔۔۔ رچڑ نے جواب دیا۔

”کہاں ہے۔۔۔ تفصیل بتاؤ۔۔۔ عمران نے کہا تو رچڑ نے اسے تفصیل بتا دی۔

”اس لیبارٹری کا انچارج کون ہے۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”ڈاکٹر نکلسن۔۔۔ رچڑ نے جواب دیا۔

”اور وہاں کا فون نمبر۔۔۔ عمران نے پوچھا تو رچڑ نے فون نمبر بتا دیا۔

”کیا ڈاکٹر نکلسن کو معلوم ہے کہ کرنل ڈیوڈ یہاں کا انچارج ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”مجھے نہیں معلوم۔۔۔ رچڑ نے جواب دیا۔

”جی پی فائیو کے سب ہیڈ کوارٹر کا فون نمبر کیا ہے۔۔۔ عمران

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

نے پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ میرے بھائی کو معلوم ہو گا۔ میں نے کبھی وہاں فون نہیں کیا۔“..... رچڑ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جو دس آدمی لیبارٹری کی نگرانی کر رہے ہیں کیا تمہارا بھائی ان کا انچارج ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ انچارج رابٹ ہے۔“..... رچڑ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس سے رابطہ کیسے ہو سکتا ہے۔ لازماً کرنل ڈیوڈ رابطہ کرتا ہو گا۔“..... عمران نے کہا۔

”مجھے نہیں معلوم۔“..... رچڑ نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”ٹھیک ہے۔ ہم تمہیں زندہ چھوڑے جا رہے ہیں۔ آؤ جولیا۔“..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”میری رسیاں تو کھول دو۔“..... رچڑ نے چیخ کر کہا۔

”کوئی نہ کوئی آ جائے گا۔ وہی کھول دے گا۔“..... عمران نے کہا اور مژ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اس کے پیچھے تھی۔ باہر برآمدے میں صدر اور تنور موجود تھے۔

”تمہارے پاس مشین پستل ہو گا۔“..... عمران نے صدر سے کہا۔

”ہاں۔ یہاں سے سائنسر لگا اسلحوں مل گیا ہے۔ کیوں۔“ صدر

نے چونک کر کہا۔

”اندر جا کر اس رچڑ کو آف کر دو۔ میں نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ میں اسے ہلاک نہیں کروں گا۔“..... عمران نے کہا تو صدر سر ہلاتا ہوا مژا اور اندروں کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

”تم نے اس بار تنور سے نہیں کہا صدر سے کہا ہے۔ کوئی خاص وجہ۔“..... جولیا نے کہا۔

”تنور کے لئے آگے بہت کام ہے۔ اب ہم نے جی پی فائیو کے سب ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کرنا ہے۔“..... عمران نے کہا تو تنور کا چہرہ یکخت کھل اٹھا۔

”وہاں جانے کی بجائے کیوں نہ لیبارٹری پر ریڈ کیا جائے۔ اس کی تفصیل تو تمہیں معلوم ہو گئی ہے۔“..... جولیا نے کہا۔

”وہاں سخت نگرانی ہو رہی ہے۔ وہ پہلے ہٹانی پڑے گی ورنہ ہم پھنس جائیں گے۔“..... عمران نے کہا۔

”لیکن یہ سن لو کہ میں کرنل ڈیوڈ کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔“..... تنور نے کہا۔

”اسے فوری ہلاک نہیں کرنا۔ اسی سے تو معلوم ہو گا کہ نگرانی کرنے والوں سے کیسے رابطہ ہو سکتا ہے۔“..... عمران نے ترد لجھے پیچھے تھی۔ باہر برآمدے میں صدر اور تنور موجود تھے۔ میں کہا تو تنور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

سنیلا کی طرف سے ہیوما آتے ہوئے چیک کیا گیا ہے اور جو اطلاع ملی ہے اس کے مطابق یہ ہیلی کا پڑھرا کے قریب کاروش علاقے کی ایک عمارت میں اتر گیا ہے۔۔۔ پرانگ نے کہا۔

”گن شپ ہیلی کا پڑھرا یہ کس کا ہو سکتا ہے۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”جناب۔ میرا خیال ہے کہ یہ ہیلی کا پڑھرا بلیک آئی کا ہے۔ انہوں نے یہاں بھی خفیہ طور پر اڈا بنایا ہوا ہو گا۔۔۔ پرانگ نے کہا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ علاقہ سنیلا کا نام لیا ہے تم نے۔ اوہ۔ اوہ۔ یقیناً یہ وہی ہو گا کیونکہ بھیرہ گلیلی کی سائیڈ میں علاقہ سنیلا ہے اس لئے وہ ادھر گئے ہوں گے تاکہ عمران اور اس کے ساتھی جیسے ہی وہاں پہنچیں وہ ہم سے پہلے انہیں ہلاک کر دیں اور کریڈٹ لے جائیں۔ ویری بیڈ۔ جا کر معلوم کرو۔ میں صدر صاحب سے بات کرتا ہوں۔ تم کتفرم کرو۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

”میں نے آدمی بھیج دیئے ہیں جناب۔ تھوڑی دیر میں اطلاع مل جائے گی۔۔۔ پرانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جلدی معلوم کر کے بتاؤ۔ جلدی۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لمحے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ صدر صاحب کو یہاں سے فون کر کے اس

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کرنل ڈیوڈ سب ہیڈ کوارٹر کے آفس میں بیٹھا انتہائی بے چینی سے پہلو بدال رہا تھا۔ میجر مارشن اور میجر رینالڈ دونوں ہلاک ہو چکے تھے۔ دو گن شپ ہیلی کا پڑھرا ہیوما کے قریب کھڑے انہیں مل گئے تھے اور اس نے لیبارٹری کی نگرانی کے لئے بھی انتظامات کئے ہوئے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہیوما میں موجود جی پی فائیو کے آدمی عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کر رہے تھے لیکن کسی طرف سے بھی کوئی اچھی بری تو ایک طرف، سرے سے کوئی اطلاع نہ آ رہی تھی اور جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا کرنل ڈیوڈ کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی کہ اسی لمحے فون کی گھنٹی نج اٹھی اور اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

”لیں۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق پھاڑ کر بولتے ہوئے کہا۔ ”پرانگ بول رہا ہوں باس۔ ایک گن شپ ہیلی کا پڑھرا علاقہ

بارے میں بتائے گا۔ اسے یقین تھا کہ صدر صاحب اب اس کا انتہائی سخت نوٹس لیں گے۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر نج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”لیں“..... کرنل ڈیوڈ نے رسیور اٹھا کر تیز لمحے میں کہا۔

”پرانگ بول رہا ہوں جناب“..... دوسری طرف سے پرانگ کی متوجہ سی آواز سنائی دی۔

”کیا اطلاع ہے۔ کیا واقعی یہ عمارت بلیک آئی کا اڈا ہے؟“

کرنل ڈیوڈ نے تیز لمحے میں کہا۔

”لیں سر۔ لیکن جناب۔ وہاں کرنل مائیک، ان کے نمبر ٹو میجر جیمز اور ایک اور آدمی کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں اور کوئی آدمی وہاں نہیں ہے“..... پرانگ نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کرنل مائیک کی لاش۔ کیا کہہ رہے ہو؟“..... کرنل ڈیوڈ نے ہذیانی انداز میں پیچھتے ہوئے کہا۔

”لیں سر۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ ہیلی کا پڑ بھی وہاں موجود ہے۔ اندر ایک کمرے میں فرش پر کرنل مائیک اور میجر جیمز کی لاشیں پڑی ہیں جبکہ ایک اور آدمی کی لاش کری پرسیوں سے جکڑی ہوئی حالت میں ملی ہے“..... پرانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ویری بیڈ۔ یہ سب کیا ہو گیا۔ یہ۔ یہ کام یقیناً اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا ہو گا۔ مجھے خود وہاں جانا ہو گا“..... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی

دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی جیپ تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

”اب صدر کو کیا کہا جائے۔ یہ تو بہت برا ہوا“..... کرنل ڈیوڈ نے بڑھاتے ہوئے کہا۔

”سر۔ مجھے کچھ کہا“..... ڈرامیور نے چونک کر کہا۔

”تم کار چلاو۔ ناسنس“..... کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہونٹ بھینچ لئے۔ تھوڑی دیر بعد جیپ آبادی سے ہٹ کر علیحدہ بنی ہوئی ایک عمارت کے پھانک کے سامنے جا کر رک گئی۔ وہاں ایک آدمی موجود تھا۔ اس نے کرنل ڈیوڈ کو سلام کیا۔

”تم نے چیلگ کی ہے یہاں“..... کرنل ڈیوڈ نے جیپ سے اتر کر اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”لیں سر“..... اس آدمی نے جواب دیا۔

”آؤ دکھاؤ مجھے۔ کہاں ہیں لاشیں“..... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ کر وہ چھوٹے پھانک سے اندر داخل ہو گیا۔ ہیلی کا پڑ بھی وہاں موجود تھا اور برآمدے کے قریب خون کے دھبے بھی فرش پر موجود تھے۔ کرنل ڈیوڈ اس آدمی کی رہنمائی میں ایک کمرے میں داخل ہوا تو اس کے ہونٹ بھینچ گئے۔ وہاں واقعی فرش پر کرنل مائیک کی لاش موجود تھی۔ ایک لاش اس کے ساتھ پڑی ہوئی تھی اور سامنے کری پر ایک اور آدمی کی لاش تھی جو ابھی

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

تک رسیوں سے بندھی ہوئی تھی۔

”یہاں فون ہے“..... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

”لیں سر۔ ایک کمرے میں ہے۔ وہاں بھی ایک لاش موجود ہے۔“  
اس آدمی نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے  
کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس آدمی کی رہنمائی میں اس  
کمرے میں پہنچ گیا جہاں فون موجود تھا۔ وہاں واقعی میز کے پیچے  
ایک لاش موجود تھی۔

”تم باہر جاؤ“..... کرنل ڈیوڈ نے اس آدمی سے کہا اور وہ آدمی  
خاموشی سے باہر چلا گیا تو کرنل ڈیوڈ کری پر بیٹھا اور پھر اس نے  
رسیور اٹھا کر انکوائری کے نمبر پر لیں کر دیئے۔

”لیں۔ انکوائری پلیز“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی  
آواز سنائی دی۔

”یہاں سے تل ابیب کا رابطہ نمبر بتاؤ“..... کرنل ڈیوڈ نے تیز  
لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ کرنل ڈیوڈ نے  
کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پر لیں  
کرنے شروع کر دیئے۔

”ملٹری سیکرٹری ٹو پرینڈنٹ“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک  
مردانہ آواز سنائی دی۔

”کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں چیف آف جی پی فائیو۔ صدر صاحب  
جیکسن سے بات کرنا تھی جو یہاں کے انچارج ہیں“..... دوسری

ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

”کرنل صاحب۔ صدر صاحب کے پاس غیر ملکی سفیر موجود  
ہیں۔ پندرہ منٹ بعد بات ہو سکتی ہے۔ انہوں نے خاص طور پر منع  
کیا ہوا ہے“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوہ اچھا۔ میں پندرہ منٹ بعد فون کر لوں گا“..... کرنل ڈیوڈ  
نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ پھر اس  
نے وہاں موجود آدمی کے ساتھ اس پوری عمارت کا راونڈ لگایا۔  
یہاں اسلحے کا شور بھی تھا اور ایسی دوسری چیزیں بھی تھیں جن سے  
ثابت ہوتا تھا کہ یہ باقاعدہ سب ہیڈ کوارٹر ہے۔ کرنل ڈیوڈ واپس  
اس فون والے کمرے میں آ گیا کیونکہ پندرہ منٹ گزر گئے تھے  
لیکن ابھی وہ کری پر بیٹھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی نج اٹھی تو اس نے  
ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”لیں۔ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں“..... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے  
میں کہا۔

”آپ۔ مگر۔ مگر“..... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے  
لہجے میں کہا گیا۔

”کیا آپ آپ لگا رکھی ہے۔ کون ہو تم“..... کرنل ڈیوڈ نے  
انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”میں کیپشن جیکارڈ بول رہا ہوں جناب۔ میں نے تو کیپشن  
سے بات کرائیں۔ انہیں ایک اہم اور فوری اطلاع دینی ہے“۔ کرنل

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

طرف سے کہا گیا۔

”تمہارا تعلق بلیک آئی سے ہے۔“..... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

”لیں سر“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”تم کہاں سے فون کر رہے ہو۔“..... کرنل ڈیوڈ نے تیز لمحے میں پوچھا۔

”مگنیکسی ٹاؤن سے سر۔ یہاں ہمارا ایک اڈا ہے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”سنوا۔ یہاں کرنل مائیک کی لاش پڑی ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ میجر جیمز اور ایک دوسرے آدمی کی لاشیں بھی ملی ہیں اور یہاں اس فون کرنے والے کمرے میں بھی ایک لاش موجود ہے۔ تم یہاں آ جاؤ۔ میں پریزیڈنٹ صاحب سے بات کر رہا ہوں۔ پھر میں واپس اپنے سب ہیڈکوارٹر چلا جاؤں گا۔“..... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”کرنل مائیک ہلاک ہو گئے ہیں۔“..... دوسری طرف سے حیرت بھرے لمحے میں کہا گیا۔

”جب میں کہہ رہا ہوں تو کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ ننسس۔“..... کرنل ڈیوڈ نے چخ کر کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”ملٹری سیکرٹری ٹو پریزیڈنٹ“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ صدر صاحب فارغ ہو گئے ہیں یا نہیں۔“..... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”ہاں۔ فارغ ہیں۔ ہوٹ کریں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔“..... چند لمحوں بعد صدر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

”ہیوما سے کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔“..... کرنل ڈیوڈ نے مواد بانہ لمحے میں کہا۔

”ہیوما سے۔ اوہ۔ کہیں پھر آپ ناکامی کی خبر تو نہیں سنانا چاہتے۔“..... صدر نے چونک کر کہا۔

”اوہ نہیں جناب۔ مشن تو ہر لحاظ سے اوکے ہے سر۔“..... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”تو پھر کیوں کال کی ہے۔“..... صدر نے اس بار قدرے اطمینان بھرے لمحے میں کہا۔

”سر۔ یہاں کرنل مائیک کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔“..... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کرنل مائیک۔ کون کرنل مائیک۔“..... صدر نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”بلیک آئی کے کرنل مائیک جناب۔“..... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”بلیک آئی کے کرنل مائیک کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ہیوما میں۔ کیا مطلب۔ ہیوما میں تو ان کا سیٹ اپ ہی نہیں تھا۔“..... صدر

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

نے انہتائی الجھے ہوئے لجھے میں کہا۔

”سر۔ میں بھی یہی سمجھ رہا تھا لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے یہاں خود کریڈٹ لینے کے لئے باقاعدہ اپنا سب ہیڈ کوارٹر قائم کیا ہوا ہے اور یہاں گلیکسی ٹاؤن میں بھی ان کا اڈا ہے۔“..... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ پاکیشیائی ایجنت ہیوما میں پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے کرنل مائیک کو ہلاک کر دیا ہے۔“..... صدر نے قدرے غصیلے لجھے میں کہا۔

”سر۔ پاکیشیائی ایجنت تو یہاں پہنچے ہی نہیں۔ ہم نے تو پورے ہیوما میں مشینی نگرانی کرا رکھی ہے اور پورے ہیوما میں ہمارے آدمی چیکنگ کر رہے ہیں۔ یہاں تو یہی معلوم ہو رہا ہے کہ ان کے آدمیوں نے غداری کی ہے اور یہ سانحہ ہو گیا ہے۔“..... کرنل ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ویری بیڈ۔ یہاں اب بلیک آئی کا کوئی آدمی موجود ہے۔“ صدر نے کہا۔

”سر۔ ابھی ان کے دوسرے اڈے سے کسی کیپشن جیکارڈ کی کال آئی تھی۔ میں نے اسے یہاں بلا لیا ہے۔ وہ پہنچنے ہی والا ہو گا۔“..... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”اسے حکم دے دیں کہ وہ کرنل مائیک کی لاش بھی بھجوادے اور تمام واقعہ کی تحقیقات کر کے تفصیلی رپورٹ بھی پریزیڈنٹ ہاؤس

بھجوائے۔“..... صدر نے کہا۔

”لیں سر۔“..... کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو جانے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔

”اب ظاہر ہے اسے اس کیپشن جیکارڈ کا انتظار کرنا تھا۔ اس نے باہر موجود ایک آدمی کو بلایا۔

”لیں سر۔“..... اس آدمی نے اندر آ کر کہا۔

”یہاں سے لاش اٹھا کر باہر لے جاؤ اور اسے بھی اسی کمرے میں ڈال دو جہاں پہلے لاشیں پڑی ہوئی ہیں اور پھر باہر جا کر رکو۔ جیسے ہی کیپشن جیکارڈ آئے اسے فوراً میرے پاس بھجو۔“..... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”لیں سر۔“..... اس آدمی نے جواب دیا اور پھر اس نے میز کی دوسری طرف فرش پر پڑی ہوئی لاش کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ کرنل ڈیوڈ اب کیپشن جیکارڈ کا انتظار کرنے لگا لیکن کیپشن جیکارڈ کی آمد ہی نہ ہو رہی تھی۔ وہ اسے صدر کی ہدایات دیئے بغیر واپس بھی نہ جانا چاہتا تھا۔ ایک بار تو

اسے خیال آیا کہ وہ اسے وہاں اپنے سب ہیڈ کوارٹر میں بلوائے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ کیپشن جیکارڈ نے صدر کو رپورٹ بھیجنی ہے۔ اگر اس رپورٹ میں اس نے لکھ دیا

کہ وہ اسے ہدایات دیئے بغیر واپس چلا گیا ہے تو صدر صاحب اپنے احکامات کی تعییل نہ ہونے سے ناراض بھی ہو سکتے ہیں۔ اسے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”لیں سر“..... کیپٹن جیکارڈ نے کہا تو کرنل ڈیوڈ اٹھا اور کمرے سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا پھائک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جہاں باہر اس کی جیپ موجود تھی۔ وہاں موجود اپنے آدمی کو بھی اس نے واپس جانے کا کہہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی جیپ واپس اپنے سب ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

”خواہ مخواہ اتنا وقت ضائع ہو گیا“..... کرنل ڈیوڈ نے بڑھاتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد جیپ جب سب ہیڈ کوارٹر کے میں گیٹ پر رکی تو ڈرائیور نے مخصوص انداز میں ہارن بجا لیکن جب کسی نے انہوں نے مجھے چھوڑا ہے تو میں یہاں پہنچا ہوں“..... کیپٹن جیکارڈ نے مودبانہ لمحے میں کہا۔

”ناسنس۔ انہیں کیا ہو گیا ہے“..... کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لمحے میں بڑھاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد ڈرائیور باہر آیا تو اس کا چہرہ مسخ سا ہوا تھا۔

”سر۔ سر۔ اندر تو قتل عام ہوا پڑا ہے جناب“..... ڈرائیور نے جیپ کے قریب آ کر انتہائی متوضش لمحے میں کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا ہوا پڑا ہے۔ کیا کہہ رہے ہو۔“  
کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

”جناب۔ اندر سب لوگ ہلاک ہوئے پڑے ہیں۔ لاشیں پڑی ہیں“..... ڈرائیور نے کانپتے ہوئے لمحے میں کہا تو کرنل ڈیوڈ تیزی سے نیچے اترنا اور دوڑتا ہوا چھوٹے گیٹ سے اندر داخل ہوا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی حالت بھی دیکھنے والی ہو رہی تھی۔ وہاں اپنے آدمیوں کو بھی واپس بھجوادو“..... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

اس کیپٹن جیکارڈ کا فون نمبر بھی معلوم نہ تھا اس لئے وہ خون کے گھونٹ پی کر رہ گیا اور پھر نجات کتنی دیر بعد ایک آدمی اندر داخل ہوا اور اس نے سیلوٹ کیا۔

”کیا تم ہو کیپٹن جیکارڈ“..... کرنل ڈیوڈ نے پھنکارتے ہوئے لمحے میں کہا۔

”لیں سر۔ راستے میں جیپ کا ایکسٹینڈ ہو گیا تھا۔ ایک آدمی ہلاک ہو گیا تھا اس لئے وہاں پولیس آگئی تھی سر۔ بڑی مشکل سے انہوں نے مجھے چھوڑا ہے تو میں یہاں پہنچا ہوں“..... کیپٹن جیکارڈ نے موددانہ لمحے میں کہا۔

”تمہاری وجہ سے میں یہاں بیٹھا سوکھ رہا ہوں اور تم آہی نہیں رہے“..... کرنل ڈیوڈ نے پھاڑ کھانے والے لمحے میں کہا۔

”سر۔ میں نے پولیس کو بلیک آئی کا کارڈ بھی دکھایا لیکن وہ مان ہی نہیں رہی تھی۔ پھر پولیس آفیسر نے تل ابیب فون کر کے وہاں سے تصدیق کرائی تب میری جان چھوٹی“..... کیپٹن جیکارڈ نے جواب دیا۔

”سنو۔ صدر صاحب کو میں نے فون کر کے یہاں کے بارے میں بتا دیا ہے۔ انہوں نے حکم دیا ہے کہ تم یہاں کا چارج سنبھال لو اور اس سارے سانحہ کی تحقیقات کر کے انہیں پریزیڈنٹ ہاؤس رپورٹ دو اور کرنل مائیک کی اور دوسری لاشیں بھی تل ابیب بھجواد اور اپنے آدمیوں کو بھی واپس بھجوادو“..... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

موجود آٹھ آدمی پر انگ سمیت ہلاک کر دیئے گئے تھے۔ پر انگ کی لاش بھی فرش پر پڑی تھی اور اس کا چہرہ مسخ ہو رہا تھا۔ آنکھیں باہر کو نکلی ہوئی تھیں اور گردن پکھلی ہوئی نظر آ رہی تھی۔

”یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟“..... کرنل ڈیوڈ نے محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اپنے بال نوچتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ مسخ ہو رہا تھا اور یہ سب کچھ دیکھ کر اس کی آنکھیں پھٹنے کے قریب ہو رہی تھیں۔ اس کا ذہن ماوف ہو رہا تھا۔ وہ اپنے آفس میں آ کر کری پر اس طرح بیٹھ گیا تھا جیسے کوئی جواری اپنی آخری پونجی بھی جوئے میں ہار بیٹھتا ہے۔

”یہ۔ یہ اس عمران کی ہی کارستائی ہے۔ پہلے اس نے کرنل مائیک کو ہلاک کیا اور پھر وہ مجھے ہلاک کرنے یہاں آیا۔ جب میں نہیں ملا تو اس نے غصے میں آ کر سب کو ہلاک کر دیا۔“..... کرنل ڈیوڈ نے بڑبراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکخت اچھل پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ میں نیچ گیا۔ اوہ۔ وہ واقعی مجھے ہلاک کرنے آیا تھا۔ اوہ۔ یہ تو اچھا ہوا کہ میں وہاں اس کیپٹن جیکارڈ کے انتظار میں بیٹھا رہا دردنا یہاں میری لاش بھی پڑی ہوتی۔“..... کرنل ڈیوڈ نے اس بارقدرے اوپنجی آواز میں بڑبراتے ہوئے کہا۔ اپنی زندگی کے محفوظ رہ جانے کا خیال اس کے اعصاب کے لئے بے حد تقویت کا باعث بنتا تھا۔ اس کا چہرہ فوری طور پر بحال ہو گیا تھا۔

”مجھے ان کا خاتمہ کرنا چاہئے۔ کسی بھی طرح۔ جس طرح بھی ممکن ہو۔“..... کرنل ڈیوڈ نے بڑبراتے ہوئے کہا اور پھر فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ آفس کا دروازہ کھلا اور وہ آدمی اندر داخل ہوا جسے اس نے کرنل مائیک والے سب ہیڈ کوارٹر سے یہاں پیدل بھیجا تھا۔ اس کے چہرے پر ہوا یاں اثر رہی تھیں۔

”کیا ہے۔ کیوں آئے ہو۔ اب کیا بدخبر لے کر آئے ہو۔ بولو۔“..... کرنل ڈیوڈ یکخت اس پر اس طرح چڑھ دوڑا جیسے یہاں ہونے والے قتل عام کا ذمہ دار رہی ہو۔ وہ آدمی سہم کر پیچھے ہٹ گیا۔

”سر۔ سر۔ وہ رابرٹ آیا ہے سر۔ وہ آپ سے فوری ملنا چاہتا ہے سر۔“..... اس آدمی نے انتہائی سہمے ہوئے لجھ میں کہا۔

”رابرٹ۔ کون رابرٹ؟“..... کرنل ڈیوڈ نے چونک کر کہا۔

”پر انگ کا استنٹ سر۔“..... اس آدمی نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ کہاں ہے وہ۔ بلاو اسے۔“..... کرنل ڈیوڈ نے یکخت اچھلتے ہوئے کہا۔

”بب۔ بب۔ باہر موجود ہے سر۔“..... اس آدمی نے جواب دیا۔

”بلاو اسے۔ فوراً بلاو۔ جلدی۔“..... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور وہ آدمی تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا اس طرح آفس سے باہر نکلا جیسے اگر اسے ایک منٹ کی بھی دیر ہو گئی تو اس پر کوئی

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

قیامت نوٹ پڑے گی۔

”رابرت۔ مگر رابرت کی سرکردگی میں تو دس افراد کو پر انگ نے لیبارٹری کی نگرانی کے لئے بھیجا تھا۔ اوہ۔ اوہ۔ یقیناً رابرت نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر کے مار گرایا ہو گا۔“..... کرنل ڈیوڈ نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ چمک اٹھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور رابرت اندر داخل ہوا۔

”سر۔ مجھے پر انگ اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت پر بے حد افسوس ہوا ہے۔“..... رابرت نے باقاعدہ تعریف کرتے ہوئے کہا۔

”یہ کمی باتیں چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ عمران اور اس کے ساتھی مرے ہیں کہ نہیں۔“..... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لمحے میں کہا۔

”عمران اور اس کے ساتھی۔ نہیں جناب۔ مجھے تو آپ نے حکم دیا تھا کہ میں نگرانی ختم کر دوں اور واپس اپنے سینڈ اڈے پر ساتھیوں سمیت فوراً چلا جاؤں۔ چنانچہ آپ کے حکم کی فوری تعمیل کرتے ہوئے میں نے نگرانی کی مشینری آف کی اور ساتھیوں کو جمع کرنے لے کر سینڈ اڈے پر چلا گیا۔ میں تو اب یہ مشینری یہاں جمع اطلاع ملی ہے جناب۔“..... رابرت نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”میں نے تو تمہیں کال ہی نہیں کی۔ میں تو یہاں موجود ہی نہ تھا۔“..... کرنل ڈیوڈ نے اچھلتے ہوئے کہا۔

”مم۔ مم۔ مگر سر۔ آپ کی آواز اور لمحہ تو میں اچھی طرح پہچانتا ہوں سر۔“..... رابرت نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ وہی شیطان ہو گا وہی عمران۔ اوہ۔ کاش میں یہاں ہوتا۔ اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم ایسا کرو کہ یہاں کا چارج سنچال لو۔ تم لاشیں تل ابیب بھجواؤ۔ اپنے ساتھیوں کو بھی شہر میں پھیلا دو۔ جلدی کرو۔ اب ان شیطانوں کو ہلاک کرنا ضروری ہو گیا ہے۔“..... کرنل ڈیوڈ نے تیز لمحے میں کہا۔

”لیں سر۔“..... رابرت نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

”کچھ بھی ہو۔ اس کو بہر حال لیبارٹری کا تو علم نہ ہو گا اس لئے اب لیبارٹری کی حفاظت کے لئے مزید اقدامات کرنے ہوں گے۔ مجھے ڈاکٹر نکلسن سے بات کرنا ہو گی۔“..... کرنل ڈیوڈ نے بڑی بڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجھنے کی آواز سنائی دیتی رہی لیکن کسی نے کال اشٹ نہ کی۔

”یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ کال کیوں اشٹ نہیں کی جا رہی۔ کیا ساتھ لے کر سینڈ اڈے پر چلا گیا۔ میں تو اب یہ مشینری یہاں جمع کرنے آیا تو مجھے پر انگ اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی اطلاع ملی ہے جناب۔“..... رابرت نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”میں نے تو تمہیں کال ہی نہیں کی۔ میں تو یہاں موجود ہی نہ تھا۔“..... کرنل ڈیوڈ نے اچھلتے ہوئے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

"لیں سر"..... اس آدمی نے موڈبانہ لبجے میں کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"..... کرنل ڈیوڈ نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"مارجرس"..... اس آدمی نے جواب دیا۔

"جاو" اور ہیلی کا پڑتیار کراو۔ میں نے فوراً جانا ہے۔ جاؤ"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو مارجرس ہلاتا ہوا مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا۔

"سر۔ عقیبی طرف کوئی ہیلی کا پڑنہیں ہے"..... مارجر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ ہیلی کا پڑنہیں ہے۔ کیا مطلب۔ کون لے گیا ہے۔ پائلٹ کہاں ہے"..... کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چینتے ہوئے کہا۔

"پائلٹ کی لاش تو پرانگ کے ساتھ وائے کمرے میں پڑی ہوئی ہے جناب۔ ہیلی کا پڑ وہاں موجود نہیں ہے سر"..... مارجر نے سہے ہوئے لبجے میں کہا تو کرنل ڈیوڈ کی حالت ایک بار پھر دیکھنے والی ہو گئی۔ وہ ایک بار پھر کرسی پر جیسے گر سا گیا۔

"سر۔ سر۔ ہیلی کا پڑ وہ پاکیشی ایجنت لے گئے ہوں گے وہ کتنی دیر تک اسی انداز میں بیٹھا رہا تھا کہ فون کی گھنٹی نج اٹھی اور سر"..... مارجر نے اس کی حالت دیکھتے ہوئے کہا تو کرنل ڈیوڈ ایک بار پھر چیخ پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم نے لیبارٹری دیکھی ہوئی ہے۔ تم نے دیکھی ہے"

لیبارٹری"..... کرنل ڈیوڈ نے چینتے ہوئے کہا۔

"نہیں سر۔ میں نے تو نہیں دیکھی"..... مارجر نے جواب دیا۔

"رابرٹ کو بلاو۔ رابرٹ کو۔ اس نے دیکھی ہوئی ہے۔ بلاو۔

رابرٹ کو"..... کرنل ڈیوڈ نے یکخت حلق کے بل چینتے ہوئے کہا۔

"لیں سر"..... مارجر نے کہا اور مژکر ایک بار پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ یہ سب آخر کیا ہو رہا ہے۔ سب کچھ ختم ہوتا جا رہا ہے۔ اب میرا ہیلی کا پڑنہیں ہے۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں۔ اب میں ہیلی کا پڑ کو زنجروں سے باندھ کر رکھنے سے تو رہا"..... کرنل ڈیوڈ خود ہی چیخ چیخ کر بولتا چلا جا رہا تھا۔ اس کا ذہن واقعی ماؤف ہو چکا تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور رابرٹ اندر داخل ہوا۔

"رابرٹ۔ میری جیپ لے جاؤ اور جا کر لیبارٹری کو چیک کرو۔ وہاں کال ائند نہیں کی جا رہی۔ وہاں سے مجھے فون کرو۔ جاؤ جلدی۔ فوراً۔ جلدی کرو۔ جاؤ دفع ہو جاؤ"..... کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا تو رابرٹ تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا اور کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر دونوں ہاتھوں میں سر پکڑ لیا۔ پھر نجات دہ کتنی دیر تک اسی انداز میں بیٹھا رہا تھا کہ فون کی گھنٹی نج اٹھی اور کرنل ڈیوڈ گھنٹی کی آواز سن کر اس طرح چونکا جیسے گھری نیند سے بیدار ہوا ہو۔ اس نے پہلے تو اس انداز میں ادھر ادھر دیکھا جیسے "اوہ۔ اوہ۔ تم نے پہلے تو اس انداز میں ادھر ادھر دیکھا جیسے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”جاو۔ تم جاو۔ سب کچھ ختم ہو گیا ہے۔ سب کچھ۔ اب مجھے کورٹ مارشل سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ جاو تم۔ جاو“..... کرنل ڈیوڈ نے بڑھانے کے سے انداز میں کہا۔ اسی لمحے میز پر موجود ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی اور کرنل ڈیوڈ نے جیسے میکانیکی انداز میں ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کالنگ ٹو جناب کرنل ڈیوڈ چیف آف جی پی فائیو۔ اوور“..... عمران کی شکفتہ سی آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ اس طرح اچھلا جیسے کری میں اچانک انتہائی طاقتور الیکٹرک کرنٹ دوڑنے لگ گیا ہو۔

”تم۔ تم۔ شیطانِ اعظم۔ تم میرے ہاتھ سے ہر بار بچ نکلتے ہو۔ میں اب قبر تک تمہار پیچھا نہیں چھوڑوں گا۔ اوور“..... کرنل ڈیوڈ نے بٹن دبا کر حلق کے بل چینختے ہوئے کہا۔

”ارے۔ ارے۔ اتنا غصہ صحت کے لئے اچھا نہیں ہوتا۔ دماغ کی رگ پھٹ جاتی ہے۔ میں نے تو تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ تمہیں نئی زندگی پرمبارک باد دوں۔ تم اپنے سب ہیڈ کوارٹر میں موجود نہیں تھے ورنہ اس بار میرے ساتھیوں نے تمہیں ہلاک کرنے کا حتمی فیصلہ کر لیا تھا اور ہاں۔ ہم اپنا پاکیشیائی فارمولہ واپس لے جا رہے ہیں اور تمہارا ہیلی کا پڑھ واقعی انتہائی آرام دہ ہے۔ ہم بڑے اطمینان سے لا بان پہنچ چکے ہیں۔ ویسے میں نے تمہارا ہیلی کا پڑھ سرحد سے کچھ پہلے اتار کر چھوڑ دیا ہے۔ تم وہاں سے اسے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

اسے سمجھنہ آ رہی ہو کہ وہ کہاں ہے لیکن پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لمحے میں کہا۔

”رابرت بول رہا ہوں جناب۔ لیبارٹری سے۔ لیبارٹری کا مین گیٹ کھلا ہوا ملا ہے اور اندر لاشیں ہی لاشیں پڑی ہوئی ہیں جناب۔ آٹھ افراد کی لاشیں۔ جو سب سائنس دان لگتے ہیں جناب۔ تمام مشینزی تباہ کر دی گئی ہے جناب“..... رابرت کی آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ کو اچانک یوں محسوس ہوا جیسے رابرت کی آواز کسی انتہائی گہرے کنویں سے آ رہی ہو۔ رسیور اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔

”سر۔ سر“..... رابرت کی ہلکی سی آواز اب بھی رسیور سے سنائی دے رہی تھی لیکن کرنل ڈیوڈ کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی تمام حصیں ماوف ہو کر رہ گئی ہوں۔ وہ بت کی طرح ساکت بیٹھا ہوا دروازہ کھلنے کی آواز سن کر وہ ایک بار پھر اچھل پڑا۔ کمرے میں رابرت داخل ہو رہا تھا۔

”سر۔ سر۔ آپ کی طبیعت خراب ہے سر۔ میں ڈاکٹر کو کال کروں سر“..... رابرت نے انتہائی موڈبانہ لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر میز پر پڑا ہوا رسیور اٹھا کر کریڈل پر رکھ دیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو  
حسب عادت احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

”بیٹھو“..... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور خود بھی اپنی  
مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

”عمران صاحب۔ اس بار آپ کا دوست قسمت سے نج گیا ہے۔“  
بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”کس کی بات کر رہے ہو“..... عمران نے چونک کر پوچھا۔  
”جی پی فائیو کے چیف کرنل ڈیوڈ کی“..... بلیک زیرو نے  
مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”ہاں واقعی۔ اس بار سارے ساتھی اسے ہلاک کرنے پر تھے  
ہوئے تھے لیکن وہ اپنے سب ہیڈ کوارٹر میں موجود نہ تھا“۔ عمران  
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

واپس حاصل کر سکتے ہو۔ چونکہ تم میرے ساتھیوں کے ہاتھوں نج  
گئے ہو اس لئے میری طرف سے ایک بار پھر نئی زندگی مبارک ہو۔  
وہ کیا کہتے ہیں یا رزندہ صحبت باقی۔ تب تک گذ بائی۔ اور اینڈ  
آل۔ ..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم  
ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ نے بے خیالی کے انداز میں ٹرانسیور آف کر  
دیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”اس کا مطلب ہے کہ اسے پہلے سے اطلاع مل گئی تھی کہ آپ اس کے سب ہیڈکوارٹر پر ریڈ کرنے والے ہیں“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”اگر ایسا ہوتا تو ہمارا نجع نکانا ناممکن ہو جاتا۔ اس بار اس کی قسمت اچھی تھی کہ وہ وہاں موجود نہ تھا اور ہماری خوش قسمتی تھی کہ اس کی عدم موجودگی میں ہمیں کام آگے بڑھانے اور مشن مکمل کرنے کا موقع مل گیا۔ دیسے مجھے معلوم تھا کہ وہ کہاں ہے۔“

”آپ کو کیسے معلوم تھا۔ جولیا نے تو اپنی رپورٹ میں اس بارے میں کوئی ذکر نہیں کیا“..... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

”ہم جب کرنل مائیک کے اڈے سے نکل کر گلیوں میں چھپ کر اس کے سب ہیڈکوارٹر کی طرف جا رہے تھے تو میں نے اس کی جیپ کو گزرتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس کا رخ اسی طرف تھا جدھر سے ہم آ رہے تھے۔ اسے کرنل مائیک کے بارے میں اطلاع مل گئی تھی اس لئے وہ وہاں جا رہا تھا۔ البتہ میں نے احتیاطاً اس کی فوری واپسی کے ڈر سے صدر کو میں گیٹ پر تعینات کر دیا تھا لیکن شاید وہ وہاں الجھ گیا تھا اس لئے فوری واپس نہ آ سکا اور ہمیں مشن مکمل کرنے کا موقع مل گیا“..... عمران نے کہا۔

”جولیا نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ آپ نے اس کا مخصوص کوشش کی کہ اسے تباہ کر دوں لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ اس کے بعد ہیلی کا پڑھ وہاں سے اڑایا اور لیبارٹری کے سامنے اتر گئے۔ یہ ٹھیک

ہے کہ اس ہیلی کا پڑھ کو سب پہچانتے تھے لیکن کسی نے مداخلت کیوں نہیں کی“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”کسی میں جرأت ہے کہ وہ کرنل ڈیوڈ کے کاموں میں مداخلت کرے۔ وہ تو اس کی جیپ دیکھ کر ہی اس طرح منہ چھپا کر بھاگتے ہیں جیسے انہیں موت نظر آ گئی ہو“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

”عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ اس بار آپ نے بڑی آسانی سے مشن مکمل کر لیا ہے۔ کہیں بھی آپ کو کوئی رکاوٹ نہیں آئی ورنہ اسرائیل میں مشن اتنی آسانی سے مکمل نہیں ہوا کرتا۔“

بلیک زیرو نے کہا۔

”پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ ایک ٹارگٹ مشن تھا۔ ہمارا ٹارگٹ فکسڈ تھا۔ فارمولے کی واپسی اور پھر یہ فارمولہ لابان کی سرحد کے قریبی علاقے میں پہنچایا گیا تھا اس لئے ہمیں تل ابیب جانا ہی نہیں پڑا۔ ہم لابان سے ہی براہ راست ٹارگٹ تک پہنچ گئے تھے لیکن یہ بات غلط ہے کہ مشن آسان تھا۔ وہاں کرنل ڈیوڈ مع جی پی فائیو اور کرنل مائیک بلیک آئی کے آدمیوں سمیت ہمارے شکار کے لئے موجود تھے۔ البتہ واقعات کا رخ اس وقت تبدیل ہو گیا جب تنوری نے اس مجررینالڈ کا گن شپ ہیلی کا پڑھ عقب سے آ کر تباہ کر دیا ورنہ مجررینالڈ واقعی بے حد ماہر جنگی پاکٹ تھا۔ میں نے بڑی کوشش کی کہ اسے تباہ کر دوں لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ اس کے بعد

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

نے پوچھا۔

”لیں“..... عمران نے سنجیدہ لبجے میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔ وہ کافی دیر تک مسلسل نمبر پر لیں کرتا رہا۔ پھر جیسے ہی اس نے ہاتھ بھٹایا دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

”لیں“..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ ”علی عمران ایم ایسی۔ ڈی ایسی (آکسن) بول رہا ہوں ابو خالد صاحب“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ میں ابو خالد ہی بول رہا ہوں۔ حکم فرمائیئے“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”آپ نے پہلے بھی اسرائیلی پریزیڈنٹ ہاؤس میں ہونے والی خفیہ میٹنگ کی کارروائی ہمیں بتائی تھی۔ اب میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ہیوما میں اسرائیل کی لیبارٹری تباہ ہونے کے بعد جی پی فائیو کے کریڈل ڈیوڈ کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ کیا آپ پریزیڈنٹ ہاؤس سے یہ معلوم کر سکتے ہیں؟“..... عمران نے کہا۔

”معلوم کرانے کی ضرورت نہیں ہے عمران صاحب۔ مجھے پہلے سے معلوم ہے کہ صدر صاحب نے کریڈل ڈیوڈ کے خلاف کورٹ مارشل کا حکم دے دیا ہے اور اسے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ دو روز بعد اس کے خلاف کورٹ مارشل کی کارروائی ہو گی اور پھر اسے فارنگ

واقعات ہمارے حق میں مسلسل تبدیل ہوتے چلے گئے اور یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ویسے میری چھٹی حس کہتی ہے کہ اس بار کریڈل ڈیوڈ کو اپنی ناکامی کا خاصاً عبرتاک نتیجہ بھلگتا پڑے گا“..... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”کیوں۔ کیا مطلب۔ یہ خیال تمہیں کیسے آ گیا؟“..... عمران نے حیرت بھرے لبجے میں کہا۔

”بس۔ میرا دل کہہ رہا ہے۔ ویسے تو بظاہر کوئی وجہ نہیں ہے۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تمہاری بات درست ہو سکتی ہے۔ مجھے کچھ کرنا چاہئے؟“..... عمران نے کہا۔

”آپ کیا کر سکتے ہیں۔ یہ تو اسرائیل کا اپنا معاملہ ہے۔ ویسے ضروری نہیں کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ درست ہو“..... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پر لیں کر دیئے۔ اس کے چہرے پر یکخت سنجیدگی ابھر آئی تھی۔

”انکوائری پلیز“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوی آواز سنائی دی۔

”یہاں سے قبرص کا رابطہ نمبر دیں“..... عمران نے کہا۔

”ہولڈ کریں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں؟“..... چند لمحوں بعد انکوائری آپ پریٹر

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”اہمیت کے لئے تو یہی کافی ہے کہ میں نے یہ فقرہ کہا تھا۔“  
عمران نے منہ بنتے ہوئے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار  
کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”لیکن اب آپ کا یہ فقرہ کرنل ڈیوڈ کے کام نہیں آ سکتا۔“  
بلیک زیرو نے ہستے ہوئے کہا۔

”کیوں نہیں آ سکتا۔“..... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس  
نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔  
”لیں۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بار پھر وہی مردانہ آواز  
سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں ابو خالد صاحب۔ کیا آپ کو اسرائیل  
کے صدر کا وہ فون نمبر معلوم ہے جو ایکریمین سیکلائٹ سے مسلک  
ہے اور جس کے ذریعے براہ راست کال کی جاسکتی ہے۔“..... عمران  
نے کہا۔

”جی ہاں۔ کیا آپ کو چاہئے یہ نمبر۔“..... ابو خالد نے جواب  
دیا۔

”ہاں۔“..... عمران نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا  
ڈیا گیا۔ شاید ابو خالد نے اپنی فون ڈائریکٹری کر کر یہ نمبر بتایا تھا۔

”شکریہ۔ اللہ حافظ۔“..... عمران نے کہا اور ایک بار پھر کریڈل  
دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پر لیں کرنے شروع کر  
دیئے۔

اسکوارڈ کے حوالے کر دیا جائے گا۔ ویسے مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ ہیوما  
میں کارروائی آپ نے کی ہے۔..... ابو خالد نے جواب دیتے  
ہوئے کہا۔

”بلیک آئی کا کرنل مائیک جو ہلاک ہو گیا ہے اس بلیک آئی کا  
کیا ہوا۔“..... عمران نے پوچھا۔

”یہ ایجنسی ختم کر دی گئی ہے عمران صاحب اور اس ایجنسی کے  
خاتمے سے ہم فلسطینیوں کو بے حد فائدہ پہنچا ہے۔“..... دوسری  
طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔ اس اطلاع کا بے حد شکریہ۔“..... عمران نے کہا اور  
رسیور رکھ دیا۔

”لو۔ تمہاری دعا قبول ہو گئی ہے۔“..... عمران نے رسیور رکھ کر  
بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں نے دعا کی بات تو نہیں کی تھی۔ مجھے بس احساس ہو رہا  
تھا۔ آپ نے باقاعدہ کنفرم کرا لیا۔“..... بلیک زیرو نے مسکراتے  
ہوئے جواب دیا۔

”جو لیا نے تمہیں جو رپورٹ دی ہے اس میں لکھا ہے کہ میں  
نے لاہان سے کرنل ڈیوڈ کو ٹرانسمیٹر کال کر کے باقاعدہ اسے کہا تھا  
کہ یار زندہ صحبت باقی۔“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ یہ بات تو جو لیا نے نہیں لکھی۔ کیا اس کی کوئی خاص  
اہمیت ہے۔“..... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”پریزیڈنٹ ہاؤس“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔ پاکیشیا سے۔ صدر صاحب سے بات کرائیں۔ فوراً۔ ورنہ اسرائیل کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ جائے گا۔ فوراً بات کرائیں“..... عمران نے تیز لمحے میں کہا۔ ”لیں سر۔ ہولڈ کریں سر“..... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لمحے میں کہا گیا۔

”ہیلو“..... چند لمحوں بعد اسرائیل کے صدر کی بھاری سی آواز سنائی دی۔

”پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ مجھے ابھی ایک بہت بڑی خوشخبری ملی ہے اور یہ خوشخبری آپ کی وجہ سے ملی ہے اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کا شکریہ ادا کر دوں“..... عمران نے چمکتے ہوئے لمحے میں کہا۔ ”کیسی خوشخبری“..... صدر نے چونک کر پوچھا۔

”مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ نے جی پی فائیو کے چیف کریل ڈیوڈ کے کوٹ مارشل کا حکم دے دیا ہے اور دو روز بعد انہیں فائرنگ اسکوارڈ کے حوالے کر دیا جائے گا۔ یہ ہمارے لئے واقعی بہت بڑی خوشخبری ہے کیونکہ کریل ڈیوڈ کا تجربہ اور کارکردگی ہمارے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ تھی اور اب یہ رکاوٹ آپ کی وجہ سے دور ہو رہی ہے۔ اب ہم آئندہ اسرائیل میں مشن مکمل

کرتے ہوئے بڑی آسانی محسوس کریں گے“..... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرد کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کرنل ڈیوڈ تجربہ کا ضرور ہیں لیکن وہ آج تک تمہارے مقابلے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکا اور اس بار تو حد ہو گئی۔ وہ وہاں خود موجود تھا لیکن اس کے باوجود نہ صرف تم نے لیبارٹری تباہ کر دی بلکہ فارمولے کے ساتھ ساتھ اس کا ہیلی کا پڑبھی لے اٹے اور وہ احتمالوں کی طرح منہ دیکھتا رہ گیا“۔ صدر نے غصیلے لمحے میں کہا۔

”جناب صدر صاحب۔ آپ کو معلوم نہیں ہے کہ کرنل ڈیوڈ اگر اپنے سب ہیڈکوارٹر میں موجود ہوتا تو ہم یہ ساری کارروائی کسی صورت بھی نہ کر سکتے تھے اس لئے میں نے کرنل مائیک اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا۔ وہ بے چارہ نیا آدمی تھا اس لئے آسانی سے شکار ہو گیا اور پھر کرنل ڈیوڈ کو اس کی اطلاع دے دی۔ اس طرح کرنل ڈیوڈ وہاں چلا گیا اور ہمیں اس کی عدم موجودگی میں کارروائی کرنے کا موقع مل گیا اور ہمارا مشن بھی اس لئے مکمل ہوا ہے کہ ہم نے اس کے سب ہیڈکوارٹر کے غیر تجربہ کا رہ آدمیوں سے لیبارٹری کے بارے میں تمام معلومات حاصل کر لیں اور یہ بھی سن لیں کہ ہمارا پروگرام اسرائیل کو سزا دینے کا بھی تھا کیونکہ آپ نے ہمارے ملک کا فارمولہ چوری کرایا تھا اور اس کے لئے ہم نے ہیوما

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کے کورٹ مائل کا حکم واپس لے لیں گے۔..... بلیک زیو نے کہا۔  
”ہاں۔ تم دیکھنا کہ ایسا ہی ہو گا۔ اس طرح کرنل ڈیوڈ زندہ  
رہے گا اور یار زندہ صحبت باقی والا محاورہ بھی قائم رہے گا۔“ عمران  
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں عمران صاحب۔ اسرائیلی صدر صرف آپ کی بات سن کر  
اپنا حکم واپس نہیں لے سکتا۔ کیا کرنل ڈیوڈ کے مرنے کے بعد وہاں  
لوگوں کا قحط پڑ جائے گا۔“..... بلیک زیو نے کہا۔

”اسی لئے تو میں نے یہ کوشش کی ہے کیونکہ کرنل ڈیوڈ کے زندہ  
رہنے سے ہمیں بے شمار آسانیاں ہو جاتی ہیں۔ نیا آدمی تو بہر حال  
نیا ہی ہوتا ہے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”آسانیاں۔ مگر آپ تو اسے رکاوٹ کہہ رہے تھے۔“..... بلیک  
زیو نے چونک کر کہا۔

”اگر میں سرائیل کے صدر کو کہہ دیتا کہ کرنل ڈیوڈ کے زندہ  
رہنے سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو آسانی رہتی ہے کیونکہ ہمیں اس  
کی ذہنی اپروپر، اس کی کارکردگی کا اندازہ اور اس کے بارے میں  
بہت کچھ پہلے سے معلوم ہوتا ہے اس لئے ہم اس کے مطابق اپنی  
کارروائی کو ایڈ جست کر لیتے ہیں اور نتیجہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے  
ہمارے حق میں نکل آتا ہے تو وہ یقیناً اپنے ہاتھوں سے جا کر کرنل  
ڈیوڈ کو گولیوں سے اڑا دیتے لیکن اب انہیں احساس ہو گا کہ کرنل  
ڈیوڈ باوجود ہر بار ناکام رہ جانے کے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی راہ

میں موجود اسرائیل کی سب سے بڑی آئل ریفائزی کو تباہ کرنے کا  
فیصلہ کر لیا تھا اور یہ کام ہمارے لئے بے حد آسان تھا۔ آپ خود  
سوچیں کہ اگر یہ آئل ریفائزی تباہ ہو جاتی تو اسرائیل کی معیشت کا  
کیا حشر ہوتا۔ اسرائیل معاشری طور پر شاید کئی سالوں تک نہ سنبھل  
سکتا لیکن کرنل ڈیوڈ کی وجہ سے ہمیں یہ فیصلہ بدلتا پڑتا کیونکہ ہم  
اس کے علم میں واقعات کے آنے سے پہلے ہی لا بان پہنچ جانا  
چاہتے تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ کرنل ڈیوڈ جیسا تجربہ کار آدمی ہمارے  
راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ بن جاتا ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا  
خاص فضل و کرم ہوتا ہے اور چونکہ ہم حق پر ہوتے ہیں اس لئے ہم  
واقعات و حالات ہمارے حق میں داخل جاتے ہیں اس لئے ہم  
کامیاب ہو جاتے ہیں لیکن اب کرنل ڈیوڈ والی رکاوٹ بھی آپ ہٹا  
رہے ہیں اور یہ ہمارے لئے واقعی بہت بڑی خوبخبری ہے۔ ہماری  
طرف سے شکریہ قبول کریں۔“..... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا  
اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر  
شرط بھری مسکراہٹ تھی۔

”یہ آپ نے کیا کیا ہے عمران صاحب۔“..... بلیک زیو نے  
حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”میں نے یار زندہ صحبت باقی والے محاورے کو قائم رکھنے کی  
کوشش کی ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ اسرائیل کے صدر صاحب کرنل ڈیوڈ

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

میں رکاوٹ ہے تو وہ لازماً اپنا حکم واپس لے لیں گے۔ اسی لئے تو میں نے انہیں آئل ریفارسری والی بات کہہ دی تھی اور اب وہ بیٹھے کانپ رہے ہوں گے کہ اگر واقعی ہم وہ آئل ریفارسری تباہ کر دیتے تو اسرائیل کا کیا حشر ہوتا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”ویسے اگر آپ اسے تباہ کر سکتے تھے تو تباہ کر ہی دیتے تو زیادہ بہتر تھا۔..... بلیک زیرد نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”تم جو کچھ محسوس کر رہے ہو اس سے الٰہ اسرائیل کا صدر محسوس کر رہا ہو گا۔ ویسے یہ بات حقیقت ہے کہ اگر ہم وہاں رک جاتے تو پھنس بھی سکتے تھے۔ آئل ریفارسری اتنی آسانی سے تباہ نہیں ہو سکتی جتنی آسانی سے وہ چھوٹی سی لیبارٹری تباہ ہو گئی تھی۔..... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی نج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا۔

”ایکسٹو۔..... عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

”سلطان بول رہا ہوں۔ کیا عمران یہاں ہے۔..... دوسری طرف سے سلطان کی آواز سنائی دی۔

”نہ بھی ہوت بھی کان سے پکڑ کر بارگاہ سلطانی میں حاضر کیا جاسکتا ہے۔..... عمران نے اس باراپنے اصل لمحے میں کہا۔

”عمران۔ سرداور تم سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے

تمہارے فلیٹ پر فون کیا لیکن وہاں سے کال اٹھا ہی نہ کی گئی تو انہوں نے مجھے فون کیا کہ میں چیف کو کہہ کر تمہیں ٹریس کر کے ان سے بات کراؤ۔..... سرسلطان نے سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”کیا ہوا ہے۔ کوئی خاص بات۔..... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔ بلیک زیرد بھی چونک کر سیدھا ہو گیا تھا۔

”میں نے پوچھا بھی تھا لیکن انہوں نے کہا کہ وہ خود کوئی بات کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے تو بتانے سے وہ ٹال گئے تھے۔..... سرسلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں کر لیتا ہوں انہیں فون۔..... عمران نے کہا۔

”ویسے ان کے انداز سے مجھے بھی پریشانی ہو رہی ہے۔ تم ان سے بات کر کے مجھے بھی فون کر دینا۔ میں آفس میں ہی ہوں۔ اللہ حافظ۔..... سرسلطان نے کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

”آپ سرداور کو فون نہیں کر رہے۔ کوئی خاص بات ہی ہو گی اس لئے وہ بے چین ہیں۔..... بلیک زیرد نے عمران کو رسیور رکھ کر اطمینان سے بیٹھے دیکھ کر کہا۔

”ابھی چیف، عمران کو ٹریس کر رہا ہے۔ جب ٹریس کر لے گا تو پھر عمران کو اطلاع ملے گی اور جب تک عمران ٹریس نہ ہوا اور اسے اطلاع نہ ملے وہ کیسے سرداور کو فون کر سکتا ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرد بے اختیار مسکرا دیا۔

”آپ شاید فطری طور پر اتنے محتاط ہیں کہ بعض اوقات تو آپ

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کی احتیاط پر واقعی حیرت ہوتی ہے۔..... بلیک زیرو نے کہا۔

”یہ سیٹ اپ جو ہم نے قائم کر رکھا ہے یہ اس قدر نازک ہے کہ اس بارے میں محتاط رہنا پڑتا ہے اور پھر جب مقابلہ عقل مندوں سے ہو اگر میں فوری فون کر دیتا تو ظاہر ہے سرداور جیسے سائنس دان یہ بھی سمجھ سکتے تھے کہ میں ایکسٹو کے پاس بیٹھا ہوا تھا،..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”میں تو ان کی بے چینی کی وجہ سے کہہ رہا تھا،..... بلیک زیرو نے کہا۔

”ان کی بے چینی کی وجہ میں جانتا ہوں،..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

”آپ جانتے ہیں۔ کیسے۔ بغیر ان سے بات کئے آپ کیسے جان سکتے ہیں،..... بلیک زیرو نے حقیقتاً حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”کیونکہ اس بے چینی کی اصل وجہ میں ہوں،..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات،..... بلیک زیرو نے اور زیادہ حیران ہوئے کہا۔

”جس طرح ایک خوشخبری میں اسرائیل کے صدر کے نوٹس میں لے آیا ہوں اسی طرح ایک خوشخبری میں نے سرداور تک بھی پہنچا دی ہے اس لئے وہ اب بے چین ہو رہے ہیں،..... عمران نے

جواب دیا۔

”کیسی خوشخبری،..... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے جواب دینے کی بجائے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”داور بول رہا ہوں،..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بربان خود بول رہا ہوں،..... عمران نے اپنے مخصوص چکتے ہوئے لجھے میں کہا۔

”عمران۔ میں تم سے بات کرنے کے لئے انتہائی بے چین ہو رہا تھا لیکن تم کہیں دستیاب ہی نہیں ہو رہے تھے،..... سرداور نے چونک کر کہا۔

”آپ کی وجہ سے چیف نے پوری ٹیم کو پیچھے لگا دیا اور انہوں نے بھی حد کر دی۔ کنوں تک میں بانس ڈلوادیئے اور آخر کار مجھے کان سے پکڑ کر حکم دیا کہ میں آپ کو فون کروں،..... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

”عمران۔ تم اسرائیل سے جو فارمولہ واپس لائے ہو اس کے ساتھ ہی ایک اور کاغذ بھی ہے اور اس کا غذ پر جو کچھ موجود ہے اس نے نہ صرف مجھے بلکہ میرے ساتھی سائنس دانوں کو بھی چونکا دیا ہے۔ اس کا غذ پر جو کچھ درج ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

انہتائی جدید ترین لڑاکا طیارے کا فارمولہ ہے جس پر کوئی میزائل اثر ہی نہیں کر سکتا تھا۔ اسے عام فیول کی بجائے ایٹمی بیٹری کی مدد سے اڑایا جاسکتا ہے اس لئے یہ طیارہ بغیر رکے ہزاروں میل کا سفر کر سکتا ہے۔..... دوسری طرف سے تیز تیز لمحے میں کہا گیا۔

”آپ نے درست سمجھا ہے۔ یہ اسرائیل کے انہتائی خفیہ پر اے طیارے کی مشینزی اور ڈھانچے کا فارمولہ ہے اور اسی لئے میں اسے لے آیا تھا تاکہ ہم بھی اس طیارے کو تیار کر سکیں“..... عمران نے جواب دیا۔

”لیکن یہ صرف نوٹس ہوں۔ اصل فارمولہ کہاں ہے۔“ سردار نے کہا۔

”اصل فارمولہ تو میں نے وہیں چھوڑ دیا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ ہمارے سامنس داں اتنے قابل ہیں کہ انہیں اصل فارمولے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ وہ ان نوٹس سے ہی اصل فارمولہ خود تیار کر لیں گے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”یہ۔ یہ کیا غصب کیا تم نے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ صرف نوٹس کی مدد سے اصل فارمولہ تیار کر لیا جائے۔ اب یہ فارمولہ تمہیں وہاں سے لازماً حاصل کرنا ہو گا۔“..... سردار نے غصیلے لمحے میں کہا۔

”جناب۔ اس میں چیف صاحب کی کنجوی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔“..... عمران نے بڑے مسمے سے لمحے میں کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔“..... سردار نے چونک کر کہا۔

”چیف صاحب انہتائی کنجوں واقع ہوئے ہیں۔ ایک ایک روپے کو دانتوں سے پکڑنے کے عادی ہیں۔ ابھی تک مجھے پاکیشیائی فارمولہ واپس لے آنے کا چھوٹا سا چیک بھی نہیں ملا اور آپ دوسرے فارمولے کی بات کر رہے ہیں۔“..... عمران نے بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

”تم اس بات کو چھوڑو۔ میں تمہیں حکومت کی طرف سے جتنا تم کھو گے معاوضہ دلوادوں گا۔ تم اس کا فارمولہ لے آؤ۔ پلیز۔ یہ پاکیشیا کے دفاع کے لئے انہتائی اہمیت رکھتا ہے۔“..... سردار نے کہا۔

”جناب۔ مسئلہ صرف میرا ہی نہیں ہے۔ میں اکیلا تو اسرائیل جا کر یہ مشن مکمل نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے سیکرٹ سروس کی ٹیم کا بھی میرے ساتھ جانا ضروری ہے اور ٹیم چیف صاحب کے حکم پر ہی جا سکتی ہے۔ البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ سرسلطان کو کہیں کہ وہ چیف کو کہہ کر مجھے پاکیشیائی فارمولہ واپس لانے کا کوئی بڑا چیک دلوادیں اور دوسرا فارمولہ لے آنے کا بھی بڑا سا چیک ایڈوانس دے دیں تو میں حاضر ہوں۔“..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں بات کرتا ہوں۔ نہیں تو میں صدر صاحب سے کہوں گا۔“..... سردار نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

”نہیں۔ میں واقعی ایک ہی کاغذ لے آیا ہوں۔ اس پر صرف نوش تھے۔..... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی تھی نبجٹ اٹھی اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

”ایکسٹو۔..... عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

”سلطان بول رہا ہوں۔ عمران ہے یہاں۔..... دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

”عمران امیدوار بڑا چیک یا عمران محروم چیک۔ کس عمران کے بارے میں پوچھ رہے ہیں آپ۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”عمران بیٹے۔ مجھے حیرت ہے کہ تم جیسا آدمی پاکیشیا کے مفادات کے مقابل چیکوں کی بات کر رہا ہے۔ اگر تمہیں واقعی اتنی ضرورت ہے تو میرا پروایڈنٹ فنڈ اتنا تو ضرور ہو گا کہ تمہاری ضرورت پوری کر سکے اور اگر اس سے بھی زیادہ تمہیں ضرورت ہے تو میں تمہاری آنثی سے کہہ دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اپنے زیورات تمہیں دینے میں ذرا بھی نہ بچکھا میں گی۔..... سرسلطان نے انتہائی سنجیدہ لمحے میں کہا تو عمران اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سرسلطان کیوں اس قسم کی باتیں کر رہے ہیں۔

”آپ واقعی خارجہ پالیسی کے بین الاقوامی ماہر ہیں۔ اب مجھے

”ارے۔ ارے۔ یہ غصب نہ کیجھے گا۔..... عمران نے کہا۔ ”کیا مطلب۔ کیا غصب۔..... سرداور نے الجھے ہوئے لمحے میں کہا۔

”چیف صاحب سفارش کے سخت خلاف ہیں اور صدر صاحب نے سفارش کر دینی ہے۔ پھر یہ فارمولہ کبھی نہیں آئے گا۔ البتہ سرسلطان واحد آدمی ہیں جن کا کہا وہ مان لیتے ہیں۔..... عمران نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں سرسلطان سے بات کرتا ہوں۔ مجھے پاکیشیا کے مفاد میں ہر صورت میں یہ فارمولہ چاہئے۔..... سرداور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”آپ کیوں فارمولہ ساتھ نہیں لے آئے حالانکہ جس انداز میں آپ نے کام کیا ہے ایک کیا دس فارمولے بھی آسکتے تھے۔..... بلیک زیر دنے کہا۔

”اور آغا سلیمان پاشا کو کون سنبھالتا۔ اگر میں ایسے ایک مشن میں دو مشن نمائتا رہا تو پھر آغا سلیمان پاشا نے مجھے واقعی بھوکا مار دینا ہے۔..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”مجھے لگتا ہے کہ یہ فارمولہ بھی آپ لے آئے ہوں گے۔ لیکن آپ نے سرداور کو صرف ایک صفحہ ہی بھجوایا ہو گا کیونکہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ آپ ایسا فارمولہ چھوڑ دیں۔..... بلیک زیر دنے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

معلوم ہوا ہے کہ ساری دنیا کے حکام آپ کی کیوں اس قدر عزت کرتے ہیں۔ بہر حال آپ سرداور کو کہہ دیں کہ آپ نے بڑی منیں کر کے چیف کو منالیا ہے اس لئے اب وہ فارمولہ بھی آجائے گا۔ عمران نے ہستے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ شکریہ۔“ سرسلطان نے بھی ہستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ہستے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”سرسلطان واقعی انسانی نفیات کے ماہر ہیں۔“ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہا۔ وہ بات ہی اس انداز میں کرتے ہیں کہ دوسرے شرمندہ ہو جاتے ہیں۔“ عمران نے کہا۔

”تو کیا اب آپ دوبارہ اسرائیل جائیں گے فارمولہ لینے۔“ بلیک زیرو نے کہا۔

”ارے نہیں۔ میں اس فارمولے کو اچھی طرح پڑھ آیا ہوں اس لئے وہ میرے ذہن میں ہے۔ میں لاہبری میں بیٹھ کر اسے لکھ لوں گا اور پھر اسے ٹائپ کر کے سرداور کو بھجوادیا جائے گا۔“

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیا۔

”لیکن آپ اسے ساتھ لے آتے۔ اس میں کیا حرج تھا۔“ بلیک زیرو نے کہا۔

”یہاں بیٹھ کر احکامات دینا دوسری بات ہوتی ہے اور مشن پر

کام کرنا اور بات ہوتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اگر میں فارمولہ لے آتا تو یہ فارمولہ اس قدر اہم تھا کہ اسرائیل تو اسرائیل، ایکریمیا کی ایجنسیاں یہاں قیامت برپا کر دیتیں۔ اب فارمولہ وہاں موجود ہے اس لئے وہ مطمئن رہیں گے اور ہم بھی طیارہ تیار کر لیں گے۔“..... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر عمران کے لئے تحسین کے تاثرات واضح طور پر ابھر آئے تھے۔

”صرف اطمینان بھرا سانس لینے سے کام نہیں چلے گا۔ جلدی جلدی دو بڑی مالیت کے چیک لکھ کر میرے حوالے کروتا کہ میں بھی تمہاری طرح اطمینان بھرا طویل سانس لے سکوں۔“..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

”دو چیک کیوں عمران صاحب۔ مشن تو آپ نے ایک کامل کیا ہے۔ چیک دو کیوں طلب کر رہے ہیں۔“..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ارے۔ ابھی تمہارے سامنے دوسرے مشن کی بات نہیں ہوئی۔“..... عمران نے شکوہ بھرے لبھے میں کہا۔

”اس مشن میں نہ آپ کی خدمات حاصل کی گئیں اور نہ ہی یہ کوئی مشن بنتا ہے۔ آپ کو اتفاقاً وہاں فارمولہ مل گیا اور بس۔“ بلیک زیرو بھی باقاعدہ بحث پر اتر آیا۔

”کسی طرح بھی ملا۔ ملا تو ہے۔ دو مشن دو چیک۔“..... عمران

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

عمران سیریز میں ایک یادگار اور تیز رفتار ایڈ و نچر

مکمل ناول

# گولڈن کراس

مصنف

منظہر کلیم ایم اے

گولڈن کراس = یہودیوں کی ایسی تنظیم جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مکمل ناکامی سے دوچار کر دیا۔

گولڈن کراس = جس نے پاکیشیا میں اپنی کارروائی اس تیزی اور مہارت سے مکمل کر لی کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس منہد یکھتی رہ گئی۔

وہ لمحہ = جب ٹائیگر اکیلا ہی بین الاقوامی تنظیم گولڈن کراس سے ٹکر آگیا۔

وہ لمحہ = جب اسرائیل کے صدر کو اس بات کا اعتراف کرنا پڑا کہ ٹائیگر کی شکل میں پاکیشیا کو دوسرا عمران مل گیا ہے۔ کیسے اور کیوں؟

وہ لمحہ = جب جولیا کی وجہ سے مشن مکمل ہو سکا ورنہ عمران اور دوسرے ساتھی بے بس ہو چکے تھے۔

انہائی حیرت انگیز واقعات، تیز رفتار ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس سے بھر پورا ایک ایسا ناول جو ہر لحاظ سے یادگار حیثیت کا حامل ہے۔

خان برادر ز گارڈن ٹاؤن ملتان  
ناشران

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

نے اصرار بھرے لجھے میں کہا۔  
”یہ بہر حال علیحدہ مشن نہیں بنتا۔ زیادہ سے زیادہ ٹوان ون بنتا ہے۔“..... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹوان ون۔ چلو ایسا کرو کہ ایک ہی چیک میں ٹوکر دوتا کہ میں بھی اسے ٹوان ون کہہ سکوں“..... عمران نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں ایک چیک پر ٹوکھ کر آپ کے حوالے کر دیتا ہوں۔ اب تو آپ خوش ہیں“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ صرف ٹوکھ کر دے دو گے۔ ارے۔ ٹو کے آگے ٹونٹی صفریں ڈال دو۔ صفروں کی کوئی قیمت تو نہیں ہوتی۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرا عہدہ ایکس ٹو ہے اور کوڈ نام بلیک زیرو۔ اس لئے یہ ہو سکتا ہے کہ میں ایک چیک پر ٹوکھ کر اس سے پہلے ایکس لکھ دوں اور آگے ایک زیرو۔ چلیں اب تو آپ خوش ہیں نا۔“..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”کاش میں سر سلطان سے وعدہ نہ کرتا۔ پھر دیکھتا کہ تم کیسے یہ سب کرتے ہو۔“..... عمران نے بڑے ماہوسانہ لجھے میں کہا تو بلیک زیرو اس کی اداکاری پر بے اختیار ہنس پڑا۔

ختم شد